هفت روزه
الفضل
انٹرنیشنل
مدیر أعلیٰ نصیر أحمد قمر
جلد ۳ جمعة المبارک ۲۶ اپریل ۱۹۹۶ء شمارہ ۱۷

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حج ایک اعلیٰ درجہ کی چیز ہے جو کمال سلوک کا آخری مرحلہ ہے

"حج سے صرف اتنا ہی مطلب نہیں کہ ایک شخص گھر سے نکلے اور سمندر چیر کر چلا جاوے اور رسمی طور پر کچھ لفظ منہ سے بول کر ایک رسم ادا کر کے چلا آوے۔ اصل بات یہ ہے کہ حج ایک اعلیٰ درجہ کی چیز ہے جو کمال سلوک کا آخری مرحلہ ہے۔ سمجھنا چاہئے کہ انسان کا اپنے نفس سے انقطاع کا یہ حق ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی کی محبت میں کھویا جاوے اور تعشق باللہ اور محبت الٰہی ایسی پیدا ہو جاوے کہ اس کے مقابلہ میں نہ اسے کسی سفر کی تکلیف ہو اور نہ جان و مال کی پروا ہو، نہ عزیز و اقارب سے جدائی کا فکر ہو۔ جیسے عاشق اور محب اپنے محبوب پر جان قربان کرنے کو تیار ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی کرنے سے دریغ نہ کرے۔ اس کا نمونہ حج میں رکھا ہے جیسے عاشق اپنے محبوب کے گرد طواف کرتا ہے اسی طرح حج میں بھی طواف رکھا ہے۔ یہ ایک باریک نکتہ ہے جیسا بیت اللہ ہے ایک اس سے بھی اوپر ہے۔ جب تک اس کا طواف نہ کرو یہ طواف مفید نہیں اور ثواب نہیں۔ اس کا طواف کرنے والوں کی بھی یہی حالت ہونی چاہئے جو یہاں دیکھتے ہو کہ ایک مختصر سا کپڑا رکھ لیتے ہیں۔ اسی طرح اس کا طواف کرنے والوں کو چاہئے کہ دنیا کے کپڑے اتار کر فروتنی اور انکساری اختیار کرے اور عاشقانہ رنگ میں پھر طواف کرے۔ طواف عشق الٰہی کی نشانی ہے اور اس کے معنے یہ ہیں کہ گویا مرضات اللہ ہی کے گرد طواف کرنا چاہئے اور کوئی غرض باقی نہیں"۔ (ملفوظات جلد ۹ [مطبوعہ لندن] صـ ۱۲۳، ۱۲۴)

نفس کو معبود بنانے کی ایک وجہ انانیت ہے اور اسی کی ایک شکل تکبر ہے اور تکبر دراصل احساس کمتری سے پیدا ہوتا ہے۔ اگرچہ بظاہر نظر یہ آتا ہے کہ یہ احساس برتری ہے

(خلاصہ خطبہ جمعہ، ۱۲ اپریل ۱۹۹۶ء)

لندن [۱۲ اپریل]: سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے گزشتہ خطبات کے مضمون کو ہی مزید آگے بڑھاتے ہوئے نفس کے بعض اندھیروں کی نشان دہی فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ نے تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد سورہ الجاثیہ کی آیت نمبر ۲۴ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ اگر نفس کے اندھیروں کو نفس سے دور نہ کیا جائے تو روشنی وہاں جگہ نہیں بنا سکتی۔ اس بات میں بظاہر تضاد بھی ہے کہ روشنی ہی تو ہے جو اندھیروں کو دور کرتی ہے۔ مگر قرآن کریم نے جو نقشہ کھینچا ہے وہ یہ ہے کہ نفس کے اندھیرے اس وقت پیدا ہوتے ہیں جب روشنی کے راستے بند کر دئے جائیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مذکور حضرت آدم علیہ السلام کو زمین میں اللہ تعالیٰ کے خلیفہ بنانے اور اس پر فرشتوں کے اعتراض اور اللہ تعالیٰ کے جواب اور اسی طرح طالوت اور جالوت کے واقعہ کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ جسے خدا کی طرف سے مقرر کیا جائے اس کی اطاعت لازم ہے۔ اور اسی میں سب برکتیں ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ جماعت کی طاقت کا راز اس اطاعت میں ہے جو فرشتوں نے دکھائی تھی۔ حضور ایدہ اللہ نے جماعت احمدیہ کی تاریخ کے حوالہ سے بتایا کہ جس نے بھی اطاعت سے باہر قدم رکھا وہ ناکام و نامراد اور ذلیل ہوا۔ حضور نے فرمایا کہ آپ غور کر کے دیکھ لیں کوئی ہے جو جماعت کے مقابل پر فتنے کا سر اٹھانے کے بعد اس سر کو باقی رکھ سکا ہو۔ ان لوگوں کی سرداریاں اور عزتیں جماعت کی وجہ سے تھیں اور جب انہوں نے اس حقیقت کو بھلا کر نظام سے عدم اطاعت یا بغاوت کا رستہ اختیار کیا وہ ساری عزتیں جاتی رہیں۔ حضور نے فرمایا کہ عزت خدا کے ہاتھ میں ہے۔ انانیت سے کوئی عزت نصیب نہیں ہو سکتی۔ نفس کو معبود بنانے کی ایک وجہ انانیت ہے اور اسی کی ایک شکل تکبر ہے اور انانیت اور تکبر دراصل احساس کمتری سے پیدا ہوتے ہیں اگرچہ بظاہر نظر یہ آتا ہے کہ یہ احساس برتری ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ روحانی جماعتوں کی طاقت کا راز امر الٰہی میں مضمر ہے۔ یہاں سے آپ ہٹیں تو آپ کا کچھ بھی باقی نہیں رہے گا اور ہزار قسم کے اندھیرے آپ کو گھیر لیں گے۔ حضور نے فرمایا کہ آج آپ کو سیاست میں، تجارت میں، اقتصادیات میں، معاشرتی امور میں جہاں بھی آپ دیکھیں ہر پہلو سے ہمیشہ تمام اندھیروں کی جڑ امر الٰہی سے انحراف میں نظر آئے گی۔ لہو و لعب، انسان کی جنسی خواہشات، عیش و عشرت کے سامان کی تمنا، دل بہلاوے کے سامان کرنا یہ ساری چیزیں اس میں شامل ہیں۔ جو لوگ اپنے نفس کی خواہشات کو معبود بنا لیتے ہیں وہ ان ساری چیزوں میں غرق رہتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے قرآنی آیات کے حوالہ سے بتایا کہ شیطان کی خصلت یہ ہے کہ اپنے رب کا ناشکرا ہوتا ہے اور کسی چیز کو بے محل خرچ کرنا یا جتنی طاقت ہے اس سے بڑھ کر خرچ کرنا یہ بھی ناشکری ہے۔ یہ اندھیرے علم اور روشنی کے اندھیرے ہیں۔ جو اسراف کرتا ہے اس کی آنکھیں کھلی ہیں لیکن اس کو بڑا مزا آتا ہے کہ میری بڑی شہرت ہو رہی ہے۔ اس کو مزا اس لئے آتا ہے کہ دراصل وہ اپنے نفس کی عبادت کر رہا ہے۔

مختصرات

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کی عالمگیر نشریات کے آغاز کے بعد اس کی ایک عظیم الشان برکت اس رنگ میں سامنے آئی ہے کہ اب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کسی وقت بھی براہ راست ساری دنیا کو یا حسب ضرورت کسی معین ملک کے احباب جماعت سے مخاطب ہو سکتے ہیں۔ یہ امر اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان ہے اور صداقت احمدیت کا ایک زندہ و تابندہ ثبوت۔

اس برکت کا ایک تجربہ ۶ اپریل کو ہوا جب کہ بعد دوپہر سوا پانچ بجے کے قریب سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا کی سالانہ مجلس شوریٰ کے ممبران سے براہ راست خطاب فرمایا۔ عین اس وقت سب نمائندگان شوریٰ ٹورنٹو کے بیت الاسلام میں پیارے آقا کے ارشادات سننے کے لئے ہمہ تن گوش تھے اور ہزاروں میل کے فاصلہ سے حضور انور ان سے براہ راست مخاطب تھے۔ حضور کا یہ خطاب جو قریباً پون گھنٹہ جاری رہا، اسی وقت ساری دنیا میں دیکھا اور سنا گیا اور عالمگیر ناظرین نے بھی اس سے استفادہ کیا۔

ہفتہ، ۶ اپریل ۱۹۹۶.

معمول کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ نے بچوں کی کلاس لی جس میں بچوں نے ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے بارہ میں خود کہی ہوئی انگریزی نظمیں سنائیں۔ اول آنے والے بچے کو حضور ایدہ اللہ نے انعام عطا فرمایا۔ اس کے بعد بچوں نے کچھ تقاریر بھی کیں۔

اتوار، ۷ اپریل ۱۹۹۶.

آج ماریشس کے چند احمدی احباب کے ساتھ مجلس سوال و جواب میں حضور انور نے مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات عطا فرمائے۔

☆ حضرت عیسیٰؑ کی قبر کشمیر میں ہے۔ کیا اس قبر کی مزید تصدیق کے لئے اس کو کھول کر دیکھنا درست ہوگا اور کیا ہندوستان کی حکومت اس کے لئے تیار ہوگی۔

☆ پولوس کا عیسائیت میں کیا مقام اور کردار ہے؟

☆ مسلمانوں کے لئے وقت پر نماز کی ادائیگی کی کیا اہمیت ہے۔ وقت پر نماز نہ پڑھنے میں کیا نقصان ہے؟

☆ ہم احمدی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو ہر سورت کا حصہ شمار کرتے ہوئے اس کو آیت نمبر ایک یقین کرتے ہیں۔ غیر احمدی لوگ اسے آیت کے طور پر شمار نہیں کرتے اس کی کیا وضاحت ہے؟

☆ قرآن مجید کی تعلیم ہے کہ حلال چیزیں کھاؤ۔ سوال یہ ہے کہ جن جانوروں کو غیر حلال خوراک دی جاتی ہے کیا ان کا کھانا درست ہے؟

☆ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز انسان کے فائدہ کے لئے پیدا کی ہے۔ سور کا کیا فائدہ ہے؟

☆ ایک غریب آدمی کا کہنا ہے کہ میرا پہلا فرض اپنا اور اپنے اہل و عیال کا پیٹ بھرنا ہے اور خدا کی عبادت کا فریضہ اس کے بعد آتا ہے۔ اسے کس رنگ میں جواب دینا چاہئے۔

☆ جب ہم نماز میں "السلام علیک ایہا النبیؐ" کے الفاظ کہتے ہیں تو اس میں شرک کا کوئی پہلو تو شامل نہیں ہوتا؟

☆ حضور انور کی نظر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھی ہے اور ہم نے حضور کو عینک لگاتے نہیں دیکھا۔ عمومی صحت بھی بہت عمدہ ہے۔ اس کا راز کیا ہے؟

☆ چاند اور سورج گرہن کی کیا اہمیت ہے؟

☆ موجودہ زمانہ میں الجھے ہوئے معاشی نظام میں سود کی پہچان کافی مشکل ہے اس کا کیا حل ہے؟

سوموار، ۸ اپریل ۱۹۹۶ء.

آج کی ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۱۲۳ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورہ یوسف کی آیت نمبر ۳۱ تا ۵۳ کا ترجمہ اور ضروری مقامات کی تشریح بیان فرمائی۔

منگل، ۹ اپریل ۱۹۹۶ء.

قرآن کریم کے ترجمہ کی کلاس نمبر ۱۲۴ میں حضور ایدہ اللہ نے سورہ یوسف کی آیت ۵۴ تا ۸۰ کا ترجمہ سکھایا۔ نیز ضروری مقامات کی تفسیر بیان فرمائی۔ اس ضمن میں آیت نمبر ۶۸ کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے آثار قدیمہ میں دلچسپی رکھنے والے احمدی احباب کو تحقیق کرنے کی تلقین فرمائی۔

اداریہ

لبیک اللھم لبیک

یہ حج کے مبارک ایام ہیں دنیا بھر کے لاکھوں مسلمان مرد و زن ارض حجاز میں جمع ہیں اور "لبیک اللھم لبیک لاشریک لک لبیک" کی صدائیں بلند کرتے ہوئے خدا کے گھر کا طواف اور سعی اور دیگر مناسک شرعیہ بجا لا رہے ہیں۔ یقیناً وہ لوگ نہایت سعید اور خوش قسمت ہیں جنہیں خالصۃً اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر، اس کی محبت میں، دیوانہ وار حج کی عبادات کی بجا آوری کی توفیق اور سعادت نصیب ہوتی ہے اور ان مقدس مقامات پر جانے کا موقعہ ملتا ہے جہاں خدا کے برگزیدہ نبیوں نے قدم رکھے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہمارے سید و مولا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدم وہاں پڑے۔ خدا تعالیٰ نے اس جگہ کو "مثابة للناس" قرار دیا ہے۔ چنانچہ دنیا کے مختلف رنگ و نسل سے تعلق رکھنے والے ذی مقدرت افراد دور دور سے وہاں جمع ہوتے ہیں۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ لاکھوں احمدی مسلمان جو مالی طور پر حج بیت اللہ اور عمرہ کے لئے زاد راہ کی توفیق رکھتے ہیں وہ محض اس لئے اس سعادت سے محروم ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے موعود مہدی پر ایمان لائے ہیں اور بعض شرپسند ملاں انہیں غیر مسلم قرار دے کر فتنہ انگیزی کرتے اور ان کے لئے راستے کا امن اٹھاتے، اور ان کے حج و عمرہ پر جانے کی راہ میں روکیں کھڑی کرتے ہیں۔

آئیے حج کے ان مبارک ایام میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر اور آپؐ کی آل پر کثرت سے درود و سلام بھیجنے کے ساتھ ساتھ یہ دعا بھی خصوصیت سے مانگیں کہ اللہ تعالیٰ احمدیوں کے لئے حج کے راستے آسان اور پرامن کردے۔ اس راہ کے تمام بند دروازے کھول دے۔ ظالموں کو ظلم سے باز رہنے کی توفیق دے اور وہ دن جلد لائے جب دنیا بھر کے احمدی بلا روک ٹوک، کامل مذہبی آزادی کے ساتھ بیت اللہ کے حج اور عمرہ کی سعادت حاصل کر سکیں۔ آج درحقیقت تعمیر بیت اللہ کے عظیم مقاصد کی تکمیل کا فریضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے موعود مہدیؑ اور اسکی جماعت کے سپرد کیا گیا ہے اور یہی وہ جماعت ہے جو محض زبان سے ہی نہیں بلکہ عملی طور پر "لبیک اللھم لبیک لاشریک لک لبیک" کہتے ہوئے اولین کی قربانیوں کی یاد تازہ کرتے ہوئے انہیں مبارک قدموں کے نقوش پر دنیا میں حقیقی امن اور توحید کے قیام پر کمربستہ ہے۔

حمامتنا تطیر بریش شوقٍ
و فی منقارھا تحف السلام
الی وطن النبی حبیب ربی
و سید رسلہ خیر الانام

تمام امت مسلمہ کو عیدالاضحیٰ مبارک ہو۔

☆ بقیہ مختصرات

فرمایا کہ حضرت یوسفؑ نے غلہ سٹور کرنے کے لئے ضرور کوئی بڑی عمارت بنوائی ہوگی جس کے مختلف دروازے ہونگے جن کا اس آیت میں ذکر ملتا ہے۔ تحقیق کرنے سے قرآن کریم کے اس بیان کی تصدیق میں ثبوت مل سکتا ہے۔

بدھ اور جمعرات، ۱۰ اور ۱۱ اپریل ۱۹۹۶ء:

ان دو دنوں میں معمول کے مطابق ہومیو پیتھی کی کلاسز نمبر ۱۵۰ اور ۱۵۱ ہوئیں۔ جن میں حضور ایدہ اللہ نے کھانسی، نیز ٹانسلز کی مختلف تکالیف کے لئے مختلف ادویہ بتائیں۔

جمعۃ المبارک، ۱۲ اپریل ۱۹۹۶ء:

آج اردو دان احباب کے ساتھ مجلس سوال و جواب ہوئی جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل سوالات کے جوابات عطا فرمائے۔

☆ قرآن مجید میں حضرت آدمؑ کی تخلیق کے ضمن میں آتا ہے کہ "خلقت بیدی" (ص:۷۶)۔ سوال یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے دو ہاتھوں سے کیا مراد ہے؟

☆ اس ملک میں شادی کی رجسٹریشن ضروری ہے۔ اس کے بغیر حکومت شادی کو Recognise نہیں کرتی۔ اس رجسٹریشن کے بعد اسلامی نکاح کروانا کیوں ضروری ہے؟ اسلامی نکاح کی شرط یہ ہے کہ دو گواہ موجود ہوں اور اعلان ہو جائے اور رجسٹریشن کے وقت بھی دو گواہ موجود ہوتے ہیں اور اعلان ہو جاتا ہے۔
نیز اگر اعلان نکاح میں مسنون آیات نہ پڑھی جائیں تو کیا یہ نکاح پھر بھی شرعی نکاح متصور ہوگا؟

☆ لیکچر لاہور، لیکچر سیالکوٹ اور لیکچر لدھیانہ کے لئے ان تین شہروں کو تجویز کیا گیا تھا۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ تھی جبکہ اور دیگر بڑے شہر بھی تھے۔

☆ حضرت عیسیٰؑ کے آسمان پر چلے جانے کے سلسلہ میں رفتار کا ذکر ہوا ہے۔ ایک غیر احمدی دوست کا کہنا ہے کہ خدا کے لئے کونسی بات ناممکن ہے۔ وہ "کن" کہتا ہے تو سب کچھ ہو جاتا ہے؟

☆ اللہ تعالیٰ نے اس قدر رحمتیں اور برکات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائیں۔ قرآن کریم آپ پر نازل فرمایا، آپؐ کو خاتم النبیین بنایا۔ آپؐ کے مدارج اتنے بلند کئے کہ حضرت جبرائیلؑ بھی وہاں نہ پہنچ سکے تو پھر درود شریف میں یہ دعا سکھانا کہ "اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم ...." میں کیا حکمت ہے؟

☆ غیر احمدی محلہ دار جب کبھی ہمیں قرآن خوانی، ختم قرآن یا کسی اور نام سے قرآن پاک پڑھنے کے لئے بلاتے ہیں تو ہمیں عذر کرنا پڑتا ہے کہ اس دن یا وقت حاضر نہیں ہو سکتے۔ اور اگر صاف انکار کر دیں یا بتا دیں کہ ہم احمدی ایسا نہیں کرتے تو الزام لگتا ہے کہ تم قرآن کیوں نہیں پڑھتے وغیرہ وغیرہ۔ اس صورت حال میں صحیح طریق کیا ہونا چاہئے؟

☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو تحریر فرمایا جس میں حضورؑ نے ان نکتہ چینیوں کا جواب دیا جو بعض مخالفین نے بشیر اول کی وفات پر کیں۔ اس اشتہار کا اصل نام "حقانی تقریر بر واقعہ وفات بشیر" ہے لیکن اس کے سبز کاغذ پر ہونے کی وجہ سے سبز اشتہار کے نام سے مشہور ہو گیا۔ کیا اس اشتہار کو سبز کاغذ پر طبع کروانے کی ہدایت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی تھی اور اس میں کیا حکمت تھی؟___ اور اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہدایت فرمائی تھی کہ اس اشتہار کو سبز کاغذ پر طبع کروایا جائے تو پھر بعد کی طباعتوں میں سبز رنگ کا کاغذ کیوں استعمال نہیں کیا گیا؟

☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سیالکوٹ کو دوسرا وطن قرار دیا ہے۔ کیا اس کی وجہ آپ کا وہاں عرصہ ملازمت قیام ہے یا کہ اس ضلع میں کثرت کے ساتھ احباب کا جماعت احمدیہ میں شامل ہونا، جن میں اکثریت زمیندار گھرانے تھے؟

☆ سجدہ کرنے کا حکم تو فرشتوں کو تھا پھر ابلیس کو سجدہ نہ کرنے کی وجہ سے سزا کیوں ملی؟

☆ جب یہودی حضرت عیسیٰؑ کے پاس آئے اور نشان دکھانے کا مطالبہ کیا تو حضرت عیسیٰؑ نے جواب دیا کہ میں تمہیں وہی نشان دکھاؤں گا جو نشان حضرت یونسؑ نے دکھایا تھا۔ یعنی جیسے حضرت یونسؑ تین دن اور تین راتیں وھیل مچھلی کے پیٹ میں رہے ویسے ہی میں بھی تین دن اور تین راتیں زمین کے اندر رہوں گا۔ لیکن عیسائی کہتے ہیں کیونکہ عیسیٰؑ صلیب سے اتارے جانے کے بعد Tomb میں تین دن رات نہیں رہے اس لئے ہمارا یہ کہنا کہ حضرت عیسیٰؑ صلیب سے زندہ اتارے گئے ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ مکمل مماثلت نہیں ہے۔

☆ کیا اسلام میں انسان کو مستقبل کے لئے بچت کرنے کی اجازت ہے یا انسان کو صرف خدا تعالیٰ کی ذات پر توکل کر کے مستقبل کے حالات اس پر چھوڑ دینے چاہئیں؟

☆ ایک روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرا نکاح مریم بنت عمران، کلثوم اخت موسیٰؑ اور فرعون کی بیوی سے کر دیا ہے۔ حضرت خدیجہؓ نے فرمایا یا رسول اللہ پھر آپ کو مبارک ہو۔ اس واقعہ کی حقیقت کیا ہے؟

☆ ایک سائل نے یہ واقعہ بیان کیا کہ ایک موقعہ پر اچانک سمندر سے ایک بڑی مچھلی نمودار ہوئی جس کا سر عورت کا اور دھڑ مچھلی کا تھا۔ یہ واقعہ ہزاروں لوگوں نے دیکھا اور بتایا گیا کہ یہ واقعہ ہر سال اسی روز اسی طرح رونما ہوتا ہے۔ اس پر حضور انور کا تبصرہ۔ (حضور نے فرمایا کہ اس قسم کے واقعات محض جھوٹ اور توہمات کا نتیجہ ہیں۔ حقیقت سے ان کا کوئی تعلق نہیں)۔

☆ لوگوں میں تعویذ لینے اور دینے کا بہت رواج ہے اور دیکھا گیا ہے کہ بعض اوقات تعویذ سے لوگوں کو واقعی وقتی طور پر فائدہ بھی ہوتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ تعویذ کی حقیقت کیا ہے؟

☆ احادیث میں قرب قیامت اور مسیح و مہدی کے ظہور کی ایک نشانی یہ بتائی گئی ہے کہ اس وقت سورج مغرب سے طلوع کرے گا۔ اس سے کیا مراد ہے؟

☆ کیرالہ کے ایک دوست کی طرف سے بھجوایا ہوا سوال کہ ہمارے علاقہ میں یہ رواج ہے کہ جب کوئی مرد فوت ہوتا ہے تو اس کی میت کو عورتیں بھی دیکھتی ہیں۔ اسی طرح عورت کی وفات کی صورت میں مرد بھی فوت شدہ عورت کا چہرہ دیکھتے ہیں۔ کیا اسلامی تعلیم کی رو سے ایسا کرنا درست ہے؟

☆ Mad Cow Disease کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ ان گائیوں کو دوسری بیمار گائیوں کا گوشت کھلایا گیا تھا اور یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ بلکہ یہ اشیاء تو اب کھیتوں میں بھی پھیلا دی جاتی ہیں جس سے سبزیوں کے متاثر ہونے کا خدشہ ہے۔ کیا ہمیں ایسے کھیتوں کی سبزیوں کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہئے اور عام پانی پینے سے احتراز کرنا چاہئے؟

☆ نئی نسل کے نوجوان اکثر یہ کہتے ہیں کہ خدا کی ہستی کا عقیدہ محض انسانی دماغ کی اختراع ہے اس کا کیا جواب دینا چاہئے؟۔

(ع - م - ر)

(سترھویں قسط)

مسیحیت

ایک سفر حقائق سے فسانہ تک

Christianity —— A journey from facts to fiction

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ

کی معرکہ آراء انگریزی تصنیف کا اردو ترجمہ

[یہ اردو ترجمہ مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی (سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل حال جرمنی) نے کیا ہے جسے ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ مدیر]

آسمان کی طرف اٹھایا جانا

سینٹ متی (St. Mathew) اور سینٹ جان (St. John) نے اپنی انجیلوں میں مسیح کے آسمان پر اٹھائے جانے کا ذکر تک نہیں کیا ہے۔ اگر واقعی مسیح آسمان پر اٹھالیا گیا تھا تو ایسے اہم واقعہ کا ان اناجیل میں ذکر نہ پاکر انسان حیرت میں پڑے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ایسی فروگذاشت ان سے ہو کیسے سکتی تھی۔ اور اگر ہوئی تو کیوں ہوئی؟ دوسری دو نسبتاً مختصر اناجیل جن میں آسمان پر اٹھائے جانے کا ذکر ملتا ہے وہ ہیں مرقس اور لوقا کی اناجیل:

۱۔ "غرض خداوند یسوع مسیح ان سے کلام کرنے کے بعد آسمان پر اٹھایا گیا اور خدا کی دہنی طرف بیٹھ گیا"۔

(مرقس باب ۱۶ آیت ۱۹)

۲۔ "جب وہ انہیں برکت دے رہا تھا تو ایسا ہوا کہ ان سے جدا ہو گیا اور آسمان پر اٹھایا گیا"۔ (لوقا باب ۲۴ آیت ۵۱)

تاہم ٹھوس سائنسی بنیادوں پر کی جانے والی فاضلانہ تحقیق کے نتیجہ میں یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ ان دونوں اناجیل میں آسمان پر اٹھائے جانے کا جو ذکر آتا ہے وہ الحاقی ہے یعنی بعد کے زمانہ میں کسی نے اس کا ان میں اضافہ کر دیا۔ ابتداء میں مرقس اور لوقا نے خود جو اصل متن مرتب کیا تھا اس میں یہ آیات سرے سے موجود ہی نہیں تھیں۔ وہ مخطوطہ جو کوڈیکس سینی آٹیکس (Codex Siniaticus) کہلاتا ہے چوتھی صدی عیسوی کا ہے اور اسے عہدنامہ قدیم و جدید کا قدیم ترین متن تسلیم کیا جاتا ہے۔ یہ مخطوطہ خود اپنی ذات میں اس حقیقت پر گواہ ہے کہ مرقس اور لوقا دونوں کی اناجیل میں مذکورہ آیات آغاز کار مرتب ہونے والے اصل اور مستند نسخہ میں شامل نہ تھیں اور یقیناً کسی کاتب یا نقل نویس نے بہت بعد کے زمانہ میں اپنی مرضی سے ان کا اضافہ کر دیا۔ Codex Siniaticus کے مخطوطہ میں مرقس کی انجیل باب ۱۶ کی آیت ۸ پر ختم ہو جاتی ہے۔ اب تو اس حقیقت کو بائبل کے بعض جدید ایڈیشنوں میں بھی تسلیم کر لیا گیا ہے۔

(The Holy Bible New International-Version (1984) by International Bible Society p.1024)

اس قدیم ترین مخطوطہ میں لوقا کی انجیل کے باب ۲۴ کی آیت ۱۵ میں "آسمان پر اٹھالیا گیا" کے الفاظ موجود نہیں ہیں۔ متن کے محقق اور تجزیہ نگار سی۔ ایس۔ سی۔ ولیمز (C.S.C.Williams) کے نزدیک اگر (Codex Siniaticus) کے مخطوطہ میں ان کا موجود نہ ہونا درست ہے تو انجیل کے اصل ابتدائی متون میں مسیح کے آسمان پر اٹھائے جانے کا سرے سے کوئی ذکر ہی موجود نہ تھا۔

(The Secrets of Mount Sinai, The story of finding the World's oldest Bible Codex Siniaticus by James Bently P.131)

حتیٰ کہ Jehova's Witnes es کو بھی (جو ایک عیسائی فرقہ کے افراد ہیں اور جو مسیح کی ابنیت اور اپنے "باپ خدا" کی طرف اس کے اٹھائے جانے کے بڑے پرجوش حامی ہیں) بالآخر تسلیم کرنا پڑا ہے کہ مرقس اور لوقا کی اناجیل میں آسمان پر اٹھائے جانے کی آیات الحاقی ہیں، ان کی سرے سے کوئی بنیاد نہیں ہے کیونکہ ابتدائی اصل متن میں وہ سرے سے موجود نہیں ہیں۔ (New World Translation)

مسیح کے جسم کے ساتھ کیا گزری؟

عقل عمومی اور منطقی استدلال کی رو سے جب قریبی نظر سے بغور جائزہ لیا جائے اور یہ دیکھا جائے کہ آسمان پر اٹھائے جانے کے سلسلہ وار واقعات کو آج کل کے مسیحی کس انداز میں پیش کرتے ہیں تو ان واقعات میں پوشیدہ اور ان کے ساتھ وابستہ مزید نامعقولیتیں آشکار ہوئے بغیر نہیں رہتیں۔ جہاں تک مسیح کے اسی انسانی جسم میں واپس لوٹ آنے کے سوال کا تعلق ہے اس کے بارہ میں پہلے ہی بہت کچھ روشنی ڈالی جا چکی ہے۔ ہم اس میں صرف ایک بات کا اضافہ اور کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ اگر بفرض محال آخر میں مسیح آسمان پر اٹھا ہی لیا گیا تھا تو جس مادی جسم کے ساتھ وہ آسمان پر اٹھایا گیا تھا وہاں اس جسم پر نہ جانے کیا گزری ہوگی۔

جب مسیحیوں کے سامنے یہ سوال پیش کیا جاتا ہے کہ آسمان پر مسیح کے مادی جسم کا کیا بنا اور اس پر کیا بیتی تو بعض مسیحی کہہ دیا کرتے ہیں کہ جب وہ اپنے آسمانی باپ کے پاس پہنچا تو اس کا گوشت پوست کا مادی جسم منتشر ہو کر ایک شعلہ نما چمکار میں بھک سے اڑ کر نابود ہو گیا۔ اس سے بنیادی نوعیت کا ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر انسانی جسم سے مسیح کی علیحدگی نے ایسے دھماکہ خیز واقع پر منتج ہونا تھا تو انسانی جسم کے ساتھ یہ دھماکہ اس وقت کیوں نہ رونما ہوا جب اولاً مبینہ طور پر یہ کہا گیا تھا کہ وہ مر گیا ہے۔ مسیح کی موت کا جو حوالہ ہمیں بائبل میں ملتا ہے وہ اس موقع سے تعلق رکھتا ہے کہ جب وہ صلیب پر لٹکا ہوا تھا، متی کے الفاظ میں وہ حوالہ یہ ہے کہ "اس نے جان دے دی" اس کا مطلب یہی نکلتا ہے کہ کہنے والے کے نزدیک روح اس کے جسم میں سے پرواز کر گئی۔ ظاہری طور پر تو بجز اس کے اور کچھ وقوع میں نہ آیا کہ روح آہستگی سے جسم سے نکل گئی۔ یہ کیوں نہ سمجھا جائے کہ وہ صلیب پر مرا نہ تھا کیونکہ روح کے انسانی جسم کو چھوڑنے کی صورت میں اس وقت بھی اس کا جسم اسی انداز میں بھک سے اڑ کر ختم ہو سکتا تھا۔ ایسا اس وقت کیوں ہوا جب مسیح نے دوسری مرتبہ جسم سے علیحدگی اختیار کی۔ اندریں حالات غور و فکر اور تحقیق کے دو ہی امکانی راستے کھلتے ہوئے نظر آتے ہیں:۔

(۱) اول یہ کہ جب مسیح کی روح انسانی جسم میں دوبارہ واپس آئی تو مسیح کی شخصیت دائمی طور پر اس کے ساتھ وابستہ نہ رہی اور یہ کہ اس نے آسمان پر اٹھائے جانے کے دوران انسانی جسم کو پرے پھینک دیا اور وہ خالص خدا کی روح کے طور پر آسمان پر چڑھ گیا۔

اس صورت حال کا نہ تو حقائق ساتھ دیتے ہیں اور نہ ہی یہ گمان کیا جا سکتا ہے کہ ایسا ہوا ہوگا کیونکہ ایسا تصور ایک ایسی بند گلی میں پہنچانے کا موجب بنتا ہے کہ جہاں یہ تسلیم کرنے کے سوا چارہ نہیں رہتا کہ مسیح پر ایک دفعہ نہیں بلکہ دو دفعہ موت وارد ہوئی۔ پہلی مرتبہ وہ صلیب پر مرا اور دوسری مرتبہ اسے پھر آسمان پر اٹھائے جانے کے دوران موت کے منہ میں جانا پڑا۔

(۲) دوسرا راستہ یہ ہے کہ یہ مانا جائے کہ مسیح انسانی جسم کے خول میں دائمی طور پر محدود و مقید رہا۔

اس صورت حال کو بھی تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ یہ ہے ہی کلی طور پر گھناؤنی اور یک قلم رد کر دینے کے قابل کیونکہ ایسی صورت حال خدا کی ہستی کی شان اور جلال و جبروت سے قطعاً کوئی مناسبت نہیں رکھتی۔

اس کے بالمقابل ایک عقل عمومی کا نقطہ نظر بھی ہے لیکن "یہ سمجھنا بھی غلط ہوگا کہ مسیح کے آسمان پر اٹھائے جانے کو ایک قدیمی خلائی سفر تصور کیا جائے اور آسمان کو سورج، چاند اور کہکشاؤں سے بھی پرے واقع کوئی جگہ مانا جائے"، سچائی نہ یہاں ہے نہ وہاں۔

The Lion Handbook of Christian Belief, Lion London (1982) P.120

ایسی انوکھی کہانی گھڑنے کا محرک وہ عقدہ لاینحل ہوا ہوگا جس کا مسیحیوں کو مسیحیت کی نوزائیدگی اور ناپختہ کاری کے زمانہ میں واسطہ پڑا ہوگا۔ جب مسیح نظروں سے غائب ہو گیا تو قدرتی طور پر یہ سوال اٹھایا گیا ہوگا کہ وہ کہاں غائب ہو گیا اور اس کے ساتھ ہوا کیا؟ ابتدائی مسیحی اس حیرانی اور سرگشتگی کو علی الاعلان یہ کہہ کر تو دور نہ کر سکتے تھے کہ چونکہ وہ مرا نہیں تھا اس لئے پیچھے جسم چھوڑ جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور نہ وہ کہہ سکتے تھے کہ وہ اپنے زندہ جسم کے ساتھ یہاں سے ہجرت کر گیا ہے۔ اس اقرار سے جسم کے غائب ہو جانے کا معاملہ آسانی سے حل ہو سکتا تھا لیکن یہ اقرار کرنا ان کے لئے ممکن ہی نہ تھا۔ ان میں سے جو بھی اس امر کا اقرار کرنے کی جرات کرتے کہ مسیح زندہ نظر آیا تھا اور رفتہ رفتہ وہ یہودیہ کی حدود سے نکل کر کہیں دور چلا گیا تو وہ رومن قانون کی گرفت میں آئے بغیر نہ رہتے کہ مسیح کے انصاف سے بچ نکلنے کے جرم میں وہ اس کے مدد و معاون ہوئے۔ آسمان پر اٹھائے جانے کی کہانی گھڑنے کا خیال خواہ کتنا ہی انوکھا اور نرالا کیوں نہ ہو اس راہ کو اختیار کرنے اور اس کی آڑ میں پناہ لینے کا راستہ نسبتاً محفوظ ضرور تھا لیکن اس میں شک نہیں کہ اس طرح جھوٹ میں ملوث ہونا پڑتا تھا۔ ہمیں مسیح کے ابتدائی شاگردوں کی امانت و دیانت کی صلابت کو خراج تحسین پیش کرنا پڑتا ہے کہ انہوں نے نہایت پرخطر صورت حال سے دوچار ہونے کے باوجود کسی جھوٹے اور خلاف واقعہ بیان یا من گھڑت کہانی میں پناہ نہیں لی۔ اناجیل اربعہ کے چاروں مصنفین نے غلط بیانیوں کے دھند کے پردہ کے پیچھے پناہ لینے کی بجائے اس بارہ میں خاموشی اختیار کرنے کی راہ اپنائے رکھی۔ اس میں شک نہیں کہ اس طرح انہیں اپنے مخالفین و معاندین کے تمسخر واستہزاء اور ایذا رسانیوں کا نشانہ بننا پڑا ہوگا لیکن انہوں نے یہ سب کچھ خاموشی اور صبر سے برداشت کرنے کو ترجیح دی۔

ان لوگوں کی طرف سے جنہیں اندرونی کہانی یا یوں کہہ لیں کہ اصل حقیقت کا علم تھا پراسرار خاموشی کا ایک اثر اس رنگ میں ظاہر ہوا کہ بعد کے زمانوں میں آنے والی عیسائی نسلوں کے ذہنوں میں شکوک و شبہات پیدا ہوتے اور پنپتے چلے گئے۔ صلیب پر مر جانے کی عام یہودی روایت کے زیر اثر وہ ضرور حیران ہوئے ہونگے کہ یہ کیا بات ہے کہ جب مسیح کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی تھی تو پیچھے اس کے جسم کے باقی رہ جانے کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ وہ سوچتے ہونگے کہ آخر جسم کہاں غائب ہو گیا اور اس کا بنا کیا؟ اگر یہ سمجھا جائے کہ مسیح کی روح اس کے جسم میں واپس لوٹ آئی تھی تو وہ واپس آئی کیوں اور اس کے واپس آنے میں کیا راز پوشیدہ تھا؟ ان بنیادی سوالات کا خاطر خواہ جواب نہ ملنے کے نتیجہ میں نت نئے سوالات کا ذہنوں میں پیدا ہونا ایک قدرتی امر تھا۔ اگر زندگی بحال ہونے سے مراد یہ تھی کہ مسیح اسی جسم میں پھر واپس لوٹ آیا تو مادی انسانی ڈھانچہ کی قید میں دوبارہ لوٹ آنے کے بعد یسوع مسیح کے ساتھ کیا کچھ پیش آیا اور اسے دوسری مرتبہ کن حالات میں سے گزرنا پڑا؟ کیا اب کے وہ اس جسم میں دائمی طور پر مقید و مقفل ہو کر رہ گیا تھا اور اس سے دوبارہ رہائی ممکن نہ رہی تھی؟ برخلاف اس کے اگر مسیح کی روح ایک دفعہ پھر اس جسم سے رخصت ہوئی تو وہ زندگی کی بحالی عارضی تھی یا مستقل؟ اگر وہ اس جسم میں مقید و مقفل نہ رہا تھا تو دوسری بار موت واقع ہونے پر اس جسم کا بنا کیا؟ اسے دفنایا کہاں گیا؟ کیا اس کی تدفین کا تاریخی دستاویزات یا قدیم مخطوطات میں کوئی ذکر ملتا ہے؟

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ اور اس قسم کے بعض اور سوالات ابتدائی زمانہ میں پیدا نہ ہوئے ہوں تو بعد کی صدیوں میں جبکہ ازروئے تاریخ مسیح کی پراسرار زندگی کے بارہ میں مسیحی علماء اور ماہرین دینیات کے مابین فلسفیانہ بحثوں کا سلسلہ چھڑا تو ذہنوں میں اس قسم کے سوالات نے کچھ کم کھلبلی نہیں مچائی ہوگی۔ لگتا یہ ہے کہ بعض بے اصول اور غیر ذمہ دارانہ کاتبوں اور نقل نویسوں نے اس مشکل میں سے نکلنے اور اس جھنجھٹ سے جان چھڑانے کے لئے سینٹ مرقس کی انجیل میں تصرف سے کام لیتے ہوئے آخری بارہ آیات کا اپنی طرف سے اضافہ کر دیا ہوگا اور اس کی

طرف یہ جھوٹا بیان منسوب کر دیا ہو گا کہ آخر میں مسیح اس جسم کے ساتھ آسمان سے بلند ہوتا اور اوپر کی طرف چڑھتا ہوا نظر آیا۔ جھوٹی باتیں گھڑنے والے ذہنوں نے سینٹ لوقا کی انجیل کو بھی نہیں بخشا ہو گا اور اس میں بھی تحریف کر ڈالی ہو گی اور اس کے ۲۴ویں باب کی ۵۱ویں آیت میں بڑی ہوشیاری سے کئے گئے ان الفاظ کے اضافہ نے کہ "اس کو آسمان پر اٹھالیا گیا" تحریف کرنے کے مقصد کو پورا کر دکھایا ہو گا۔ اس طرح اس نے سوالات کی بھرمار کے طویل سلسلہ کو ہمیشہ کے لئے بند کرنے کا بندوبست کر دیا ہو گا۔ اور مسیحی عقیدہ کا کم از کم ایک بھید حل ہونے کی راہ نکل آئی ہو گی۔ لیکن یہ راہ نکالی بھی تو کس قیمت پر؟ ظاہر ہے راہ نکالی یسوع مسیح کی مقدس شخصیت سے تعلق رکھنے والے سنجیدہ و پروقار حقائق کی قربانی دے کر۔ سو گویا اتنی بھاری قیمت ادا کی کہ حقائق کو فسانہ طرازی اور داستان سرائی کی بھینٹ چڑا ڈالا۔ بس پھر کیا تھا چل سو چل حقائق سے فسانے کی طرف مسیحیت کا سفر ایسا شروع ہوا کہ بلا روک ٹوک اور بے دھڑک آگے سے آگے ہی چلتا چلا گیا۔

ہمارے علم کی رو سے یہ بات یقینی ہے (اور ایسا ہونا ناگزیر تھا) کہ مسیح کے مردہ جسم کو نہ پا کر یہودی بہت برہم اور پریشان ہوئے۔ (متی باب ۸ آیات ۱۱ تا ۱۵)۔ وہ مسیح کی موت کا حتمی اور یقینی ثبوت حاصل کرنا چاہتے تھے اس کے لئے انہیں ہمہ گیر نوعیت کا مسلمہ ثبوت درکار تھا اور وہ تھا مردہ جسم کا موجود اور دستیاب ہونا۔ حتمی ثبوت کے ناپید ہونے پر ان کا پیلاطوس کے پاس شکایت لے جانا ان کی بے چینی اور بے کلی کو واضح طور پر آشکار کر دکھاتا ہے (متی باب ۲۷ آیات ۶۲ تا ۶۴)۔

اگر دیکھا جائے تو سادہ اور حقیقی جواب اس حقیقت میں پنہاں تھا کہ چونکہ مسیح اس طور پر نہیں مرا تھا جس طور پر یقین کر لیا گیا تھا اس لئے جسم کے غائب ہونے کا سوال تھا ہی سرے سے بے محل۔ اس نے تو یقیناً اپنے وعدہ پر قائم رہتے ہوئے اسرائیل کے گھرانے کی گمشدہ بھیڑوں کی تلاش میں یہودیہ کو خیرباد کہہ دینا تھا۔ ظاہر ہے وہاں سے ہجرت کر جانے کے بعد وہ دوبارہ وہاں نظر نہیں آ سکتا تھا۔

احمدی مسلمانوں کا نقطہ نظر

مسیح کے مفقود الخبر ہو جانے اور اس کے اتہ پتہ کے متعلق احمدی مسلمانوں کا نقطہ نظر بالکل واضح ہے اس لئے کہ وہ منطقی استدلال پر پورا اترنے والا اور حقائق پر مبنی ہے۔ یہ نقطہ نظر مسیح کی شخصیت کو اور جو کچھ اس کے ساتھ پیش آیا اسے حقائق کی روشنی میں پیش کرتا ہے۔ اس کے گرد حق و صداقت کا نورانی ہالہ بنا ہوا ہے۔ یسوع مسیح کی حقیقت خود اپنی ذات میں اس قدر حسین ہے کہ اس کے گرد کسی بھید اور راز کا سجا سجایا مرصع سنہری جال بننے کی ضرورت ہی نہیں۔ زندگی بھر وہ گنہگار اور خطاکار انسانوں کو راہ راست پر لانے کی خاطر دکھ اٹھاتا اور مصیبتیں جھیلتا رہا حتی کہ اس کا دکھ اٹھانا صلیب پر لٹکائے جانے کی صورت میں اپنے عروج کو جا پہنچا۔ جیسا کہ خدائے قادر و کریم نے وعدہ کیا تھا اسے صلیب کی مصیبت سے نجات ملی یعنی وہ صلیب سے اس حال میں اتارا گیا کہ ہنوز زندہ تھا۔ بعد ازاں وہ اسرائیل کے دس گمشدہ قبائل کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا اور وہاں سے ہجرت کر گیا۔ اس طرح اس نے خدا کا پیغام نہ صرف ان قبائل تک پہنچایا جن سے وہ واقعہ صلیب سے قبل ہم کلام ہوا بلکہ وہ اسرائیل کے تمام دوسرے قبائل تک بھی پہنچا اور اس طرح خدا کی طرف سے جو ذمہ داری سونپی گئی تھی اسے کما حقہ ادا کر دکھایا۔ جب یہ ذمہ داری پورے طور پر ادا ہو گئی تب کہیں جا کر اس کی بعثت کی غرض بہ تمام و کمال پوری ہوئی۔ یہ ہیں مستحسن اور رفیع الشان حقیقتیں مسیح کی زندگی کی جو خدا کے ایک سچے رسول کی حیثیت سے اس کی عظمت و صداقت کی آئینہ دار ہیں۔

بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے آج سے قریباً ایک سو سال قبل اس امر کا اعلان فرمایا کہ مسیح خدا کا ایک سچا رسول تھا۔ جیسا کہ اس نے اپنے ابتدائی مواعظ میں اشارہ کیا تھا وہ صلیبی موت سے بچایا گیا۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ نے جنہیں خدائی رہنمائی کا شرف حاصل تھا اسلام کی تاریخ میں پہلی بار مسیح کی زندگی کے روشن حقائق پر پڑے ہوئے پراسرار پردوں کو اٹھایا۔ یہ آپ ہی تھے جنہوں نے فرسودہ اور دور از کار خیالات و نظریات رکھنے والے مسلمانوں کی طرف سے اظہار ناپسندیدگی و ناراضگی کے علی الرغم برملا یہ اعلان کیا کہ مسیح نہ تو صلیب پر فوت ہوا تھا اور نہ ہی جسد عنصری کے ساتھ آسمان پر اٹھایا گیا تھا بلکہ خدائی وعدہ کے عین مطابق اسے معجزانہ طور پر صلیب پر سے زندہ بچا لیا گیا تھا۔ اس کے بعد جیسا کہ اس نے خود وعدہ کیا تھا وہ اسرائیل کے گھرانے کی گمشدہ بھیڑوں کی تلاش میں وہاں سے ہجرت کر گیا۔ اسرائیلی قبائل کی ہجرت کے ممکنہ راستہ کو ذہن میں رکھتے اور اس کا تعاقب کرتے ہوئے بڑی صحت کے ساتھ یہ باور کیا جا سکتا ہے کہ کشمیر اور ہندوستان کے بعض دوسرے علاقوں کی طرف جاتے ہوئے وہ افغانستان میں سے بھی گزرا ہو گا کیونکہ ان سب علاقوں میں ان قبائل کی موجودگی کی اطلاعات پہلے سے موجود تھیں۔ اس امر کی بڑی پختہ تاریخی شہادت موجود ہے کہ افغانستان اور کشمیر دونوں میں آباد قومیں یہودیوں کے ہجرت کر جانے والے قبائل کی نسل سے ہیں۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ نے اس امر کا انکشاف فرمایا کہ بالآخر مسیح نے کشمیر میں وفات پائی اور اس کے شہر سرینگر میں مدفون ہوا۔

جب احمدی حضرات اس علاقہ سے جہاں مسیح پیدا ہوا تھا جسد مسیح کے غائب ہو جانے کا حقائق پر مبنی معقول اور اثر آفریں حل پیش کرتے ہیں تو اکثر ان کی بات کو یہ کہہ کر رد کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ یہ مان بھی لیا جائے کہ مسیح صلیب پر سے زندہ اتر آیا تھا پھر بھی یہ انتہائی بعید از قیاس ہے کہ اس نے یہودیہ سے کشمیر تک کا جان جوکھوں میں ڈالنے والا پرخطر سفر اختیار کیا ہو۔ تردیدی رنگ میں دئے جانے والے اس عجیب جواب پر احمدی حیران رہ جاتے ہیں کہ فلسطین سے کشمیر تک کا فاصلہ اور زمین سے لے کر آسمان کی انتہائی دور دراز کی پہنائیوں تک کا فاصلہ۔ ان دونوں میں سے کون سا فاصلہ زیادہ لمبا ہے۔ پھر احمدی اس بات پر بھی حیران ہوئے بغیر نہیں رہتے کہ مسیح کے اس وعدے کا کیا بنا کہ وہ اسرائیل کے گھرانے کی گمشدہ بھیڑوں کی تلاش میں ضرور جائے گا۔ اگر وہ فلسطین سے سیدھا روانہ ہو کر اپنے "باپ خدا" کے دائیں ہاتھ جا بیٹھا تو کیا وہ اپنے اس عہد و پیمان کو بھول گیا تھا یا کہیں ایسا تو نہیں تھا کہ اپنے اس وعدہ کو نبھانا اور پورا کرنا اس کے لئے ناممکنات میں سے تھا؟ ماننا پڑے گا کہ یا تو یہ بات تھی یا پھر (جیسا کہ ہم پہلے بھی کہہ چکے ہیں) توقع کے رنگ میں یہ سمجھ لیا جائے کہ اسرائیل کے گھرانے کی گمشدہ بھیڑیں پہلے ہی آسمان پر جا چڑھی تھیں اور ان کی تلاش میں پیچھے پیچھے مسیح بھی وہاں جا پہنچا؟۔

قریب المرگ لوگوں میں زندگی بحال ہونے کے بعض واقعات

جو لوگ اس منظرنامہ کو کہ مسیح صلیب پر سے زندہ اتر آیا دور از قیاس قرار دے کر اسے ناقابل قبول سمجھتے ہیں ہم ان کی توجہ اس حقیقت کی طرف دلاتے ہیں کہ تاریخ میں بہت سے ایسے لوگوں کا ذکر آتا ہے جو انتہائی خطرناک صورت حال پیدا ہو جانے کے باوجود خلاف توقع موت کے منہ سے بچ نکلے اور زندہ سلامت رہے۔ مسیح کو پیش آمدہ جو صورت حال ہم نے بیان کی ہے وہ نہ تو انوکھی اور نرالی ہے اور نہ ایسی کہ اسے قبول کرنا ناممکنات میں سے ہو۔ طبی نقطہ نگاہ سے ریکارڈ شدہ ایسے بہت سے مصدقہ واقعات موجود ہیں جن میں لوگ قریباً ناممکن صورت حال کے باوجود موت کے منہ میں سے بچ نکلے اور پھر عرصہ تک زندہ سلامت موجود رہے۔ ایسے واقعات کی بے شمار شہادتیں عام ملتی ہیں۔

تقسیم برصغیر سے پہلے کے زمانہ میں ایک چھوٹی سی ریاست کے مہاراجہ کا بعینہ اسی طرح کا ایک مصدقہ اور ریکارڈ شدہ واقعہ اس قابل ہے کہ اسے یہاں بیان کیا جائے۔ اس مہاراجہ کو قریباً ایسی ہی ناممکن صورت حال سے دوچار کر دیا گیا تھا اور بظاہر حالات اس سے بچ نکلنے کا بہت ہی کم امکان ہو سکتا تھا۔ اس مہاراجہ کی بیوی نے اسے زہر دے دیا تھا اور یوں محسوس ہوتا تھا کہ گویا وہ مر گیا ہے لیکن کالمیت ہونے کے باوجود فی الاصل اس میں جان موجود تھی۔ اس کے بیٹے نے اس کی میت چتا پر رکھ کر آگ لگائی اور جب وہ بھڑکنے لگی تو اچانک زبردست طوفان بادوباراں نمودار ہوا۔ نتیجۃً نہ صرف یہ کہ آخر کار وہ موت کے منہ سے بچ نکلا بلکہ قانونی چارہ جوئی کی شکل میں ایک طویل جدوجہد کے بعد اپنے تخت پر وہ دوبارہ متمکن ہوا۔ اس کے بچ رہنے کی روداد اس طرح بیان کی گئی ہے:۔

بھوال اسٹیٹ کا کمار رامیندرا نرائن راؤ ریاست جودھپور کی زیر ولایت تھا۔ اس کے بارہ میں اس الزام کا چرچہ عام سننے میں آیا تھا کہ اسے زہر دے دیا گیا تھا۔ اس کی حالت غیر ہوتی چلی گئی اور بالآخر اسے مردہ قرار دے دیا گیا اور مئی ۱۹۰۹ء میں اس کے بظاہر مردہ جسم کو کریا کرم کے لئے مردے جلائے جانے والے گھاٹ کے احاطہ میں چتا پر رکھ دیا گیا۔ حالات سے اس امر کی نشان دہی ہوتی تھی کہ اس قتل عمد میں اصل کردار اس کی بیوی نے ادا کیا تھا۔ جلتی چتا پر کریا کرم مکمل ہونے سے پہلے پہلے یکدم زبردست طوفان بادوباراں نمودار ہوا۔ جو لوگ اس کے جسم کو جلا کر راکھ کر دینے پر مقرر تھے اس زبردست طوفان کی زد میں آنے سے بچنے کے لئے اس بظاہر مردہ جسم کو چھوڑ کر وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ بارش نے چتا کی آگ کو بجھا دیا۔ سادھوؤں کا ایک گروہ وہاں سے گزر رہا تھا۔ انہوں نے دیکھا کہ چتا پر پڑے ہوئے آدمی میں زندگی کے آثار موجود ہیں۔ اس طرح اسے بچا لیا گیا۔ اگلے روز جب سازشیوں کو پتہ چلا کہ کمار کا جسم تو غائب ہو چکا ہے تو انہوں نے اور تازہ مرے ہوئے آدمی کے جسم کو جلا کر اور اس کا کریا کرم کر کے ظاہر یہ کیا کہ کمار واقعی مر چکا ہے۔

سادھو اس کمار کو اپنے ساتھ جگہ جگہ لئے پھرے۔ قریب المرگ ہو جانے کے تجربہ میں سے گزرنے کے باعث کمار اپنی یادداشت کھو بیٹھا تھا۔ طاقت بحال ہونے کے ساتھ ساتھ رفتہ رفتہ اس کی یادداشت لوٹنے لگی۔ وہ بارہ سال کے بعد جودھپور واپس پہنچا۔ اپنے ہی شہر کے مانوس ماحول اور قرب و جوار میں پہنچ کر بھولی بسری باتیں یاد آتی چلی گئیں اور اس طرح اس کی یادداشت پورے طور پر بحال ہو گئی۔ جب کمار نے اپنی اسٹیٹ دوبارہ حاصل کرنے کے لئے سرکار بالا میں جس کی زیر ولایت اس کی اسٹیٹ تھی سول مقدمہ دائر کیا تو اس کی بیوی اور بعض دوسرے لوگوں نے اس کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے جوابی کارروائی کی۔ طرفین کی طرف سے بڑی زبردست مقدمہ بازی ہوئی۔ ایک ہزار سے زائد لوگوں نے کمار کے حق میں اور چار سو لوگوں نے اس کی بیوی کے حق میں گواہیاں دیں۔ اصل مابہ النزاع معاملہ کمار کی شناخت کا تھا کیونکہ عام طور پر لوگوں کے علم میں یہ بات تھی کہ وہ بارہ سال قبل مر گیا تھا۔

کمار نے جب اپنی بیوی کے جسم پر ایسی علامتوں کی نشاندہی کی جن کا علم صرف خاوند کو ہی ہو سکتا تھا تو مقدمہ کا فیصلہ اس کے حق میں کر دیا گیا اور اس کی اسٹیٹ اس کے حق میں بحال کر دی گئی۔

("مقدمہ بھوال" مرتبہ جے۔ ایم۔ مترا اور آر۔ سی۔ چکراورتی۔ شائع کردہ پیرا اینڈ سنز کلکتہ)۔

اسی نوعیت کے اور اس سے ملتے جلتے سینکڑوں چھوڑ ہزاروں واقعات ایسے ہوئے ہونگے جن کی رپورٹ درج نہیں ہوئی اور وہ ضبط تحریر میں نہیں آئے۔ جدید طبی سہولتوں، اخبارات و رسائل اور ابلاغ عامہ کے دیگر وسائل کے طفیل اب تو ایسے بہت سے واقعات علم میں اور ضبط تحریر میں آ کر محفوظ ہوتے رہتے ہیں۔ اگر معاشرے کے تمام طبقوں اور مختلف مذاہب اور اخلاقی پس منظر رکھنے والے عام لوگوں کے معاملہ میں یہ بات عقل کے مطابق اور عین قرین قیاس قرار پا سکتی ہے تو ایسا مسیح کے ساتھ ہونا کیوں ممکن نہیں ہو سکتا۔ اگر محال کا درجہ رکھنے والی قریباً ناممکن صورت احوال میں کسی دوسرے کے زندہ بچ نکلنے کا امکان ہو سکتا ہے تو مسیح کے ارد گرد جو مخصوص حالات موجود تھے اور جن میں سے وہ گزر رہا تھا ان

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

fozman
foods
A LEADING BUYING
GROUP FOR
GROCERS
AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD,
ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
0181-478 6464
0181-553 3611

خطبہ جمعہ

روشنی سمجھتے ہوئے جو اندھیروں کا سفر ہے وہ سب سے خطرناک ہے۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۸ مارچ ۱۹۹۶ء مطابق ۸ امان ۱۳۷۵ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم.
﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم* الحمد لله رب العٰلمين* الرحمٰن الرحيم* مٰلك يوم الدين* إياك نعبد وإياك نستعين* اهدنا الصراط المستقيم* صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين*﴾.

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۢ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْــــًٔـا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ۭ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝
اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰـىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ۭ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ۭ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۝ (سورۃ النور: ۴۰ و ۴۱)

سورۃ النور آیت چالیس اور اکتالیس کی میں نے تلاوت کی ہے۔ اس سے پہلے قرآن کریم اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات پیش کرکے نور کے مضمون پر میں نے چند خطبات دیئے تھے۔ اب نور کا برعکس ظلمت ہے اور ظلمتیں بھی کئی قسم کی ہیں اور پھر ظالم جسے گنہگار کہا جاتا ہے یا حد سے بڑھا ہوا گنہگار ظالم کہلاتا ہے اس کا بھی ظلمت سے تعلق ہے۔ تو نور تو آتے آتے آئے گا مگر جب جب ظلمت جاتے جاتے جائے گی اور دونوں بیک وقت اکٹھے نہیں ہوسکتے۔ اس لئے اس مضمون کو نسبتاً آسان کرنے کے لئے کہ نور کی محبت پیدا ہوئی، اس کے لئے دل میں ایک تڑپ اٹھی کہ ہم بھی صاحب نور ہوجائیں یہ تو ہر سننے والے کے دل میں طبعاً یہ جذبات اٹھتے ہیں اور اکثر خطوں سے پتہ بھی چلتا ہے کہ لوگ اس طرف متوجہ ہو رہے ہیں مگر جو مشکل کام ہے وہ منفی حصے کی صفائی ہے۔

جب تک پہلے دل کی جڑی بوٹیاں اور وہ گند دور نہ کئے جائیں جو ظلمات کی پیداوار ہیں اس وقت تک فی الحقیقت نور سے محبت ہونے کے باوجود بھی نور وہاں اپنی جگہ نہیں بناتا۔ عام زمیندارہ تجربے میں یہ ایک مثال پیش کی جاسکتی ہے کہ بیج بو دینا اور پانی ڈالنا آسان ہے مگر کھیتوں کو جڑی بوٹیوں سے صاف کرنا اور ایسے ذرائع اختیار کرنا کہ بار بار محنت کے ذریعے جڑی بوٹیوں کے آئندہ پیدا ہونے کا بھی امکان نہ رہے اور مسلسل ان پر نگاہ رکھنا یہ بیج بو دینے کے مقابل پر بہت زیادہ مشکل کام ہے۔ اچھے اور برے زمیندار میں یہی ایک فرق ہے۔ برا زمیندار بھی بیج تو ڈالتا ہی ہے اور پانی بھی دیتا ہے مگر بعض دفعہ اس کی کھیتی میں سوائے جھاڑ کے اور گند کے اور کچھ بھی نہیں اگتا اور اکثر جو اس کا بیج تھا اس کی پرورش کو وہ بوٹیاں کھا جاتی ہیں جن کا اس کھیت سے تعلق کوئی نہیں یا اس کھیت پر حق نہیں بنتا تو نور اور ظلمت کی باہمی جدوجہد میں بھی ایسے ہی مناظر دکھائی دیتے ہیں۔

ایک طرف یہ مضمون ہے کہ حق آگیا اور باطل بھاگ گیا یعنی نور آگیا اور ظلمتیں جاتی رہیں اور دوسری طرف یہ بھی مضمون دکھائی دیتا ہے کہ ظلمتوں نے جہاں ایک دفعہ جڑیں پکڑیں وہاں پھیلتے پھیلتے نور کو اس علاقے سے نکال دیا۔ تو پہلا سوال تو یہ ہے کہ یہ تضاد کیوں ہے اور حقیقت کیا ہے۔ اگر نور میں غالب آنے کی طاقت ہے تو جب ایک دفعہ آ جائے تو پھر کیوں آخر اس نور کو ظلمتیں دھکیل کے باہر کردیتی ہیں۔ اور یہ جو سوال ہے یہ ایک ازل کا سوال ہے ہمیشہ سے اٹھا ہے تمام دنیا کے فلاسفرز نے اس مضمون کو کسی نہ کسی رنگ میں ضرور چھیڑا ہے کہ ظلمت اور نور کی جنگ کیا چیز ہے۔ چنانچہ حضرت زرتشت کا مذہب ظلمت اور نور کی لڑائی پر ہی مبنی دکھائی دیتا ہے۔ اگرچہ ہر مذہب میں ظلمت اور نور کی لڑائی ہے کسی نے کسی رنگ میں اس کا ذکر کیا ہے، کسی نے کسی رنگ میں لیکن حضرت زرتشت نے اس کو اس طرح دو متقابل طاقتوں کی طرح کھول کر بیان کیا کہ بعد میں آنے والوں کو یہ دھوکہ ہوگیا کہ نور کا الگ خدا ہے اور ظلمت کا الگ خدا ہے۔

پس اس پہلو سے یہ مسئلہ سمجھنے والا ہے کہ حقیقت کیا ہے؟ ہم ظلمت سے اگر بچنا چاہتے ہیں نور اختیار بھی کرلیتے ہیں پھر بھی بچ نہیں سکتے تو آخر کیا وجہ ہے۔ یہ مسئلہ حل کرنے کی خاطر میں اب یہ ظلمتوں کا مضمون آپ کے سامنے کھولوں گا انشاء اللہ اور بتاؤں گا کہ کون کون سی احتیاطوں کی ضرورت ہے تاکہ نور آپ کے اوپر غالب رہے کبھی مغلوب نہ ہوسکے۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے تو میں سورہ نور ہی کی ایک آیت آپ کے سامنے رکھتا ہوں کیونکہ قرآن کریم جو ایک مکمل کتاب ہے جب ایک پہلو پر روشنی ڈالتا ہے تو دوسرے پہلو کو بھی ضرور بیان فرماتا ہے اور اسی سورت میں دونوں مضامین کھول دیتا ہے اور اس کی بکثرت مثالیں ملتی ہیں کہ ایک ہی سورت میں ایک مضمون کا ایک پہلو کھولا گیا ہے تو کسی اور جگہ اسی سورت میں اس مضمون کا دوسرا پہلو بھی کھولا گیا ہے اور جو اشتباہات کے احتمالات ہیں ان کو کلیۃً دور کردیا جاتا ہے۔ پس ظلمات والی آیت بھی اسی سورہ نور میں ہی ہے اور بتا رہی ہے کہ ظلمات کی قسمیں کتنی ہیں اور کیسے کیسے ظلمات ہیں جن سے تمہیں واسطہ ہوگا۔

اور سب سے پہلی بات جو حیرت انگیز ہے لیکن غور کرو تو حیرت انگیز نہیں رہتی ظلمت کی ایک قسم وہ بیان کی ہے جس کا روشنی سے تعلق ہے اور پہلے اسی کا بیان ہوا ہے۔ جیسے کہ دوسری جگہ قرآن کریم بعض ظلم کی باتیں کرتا ہے مگر وہ حد سے زیادہ روشنی کے معنوں میں کرتا ہے، بےانتہا روشنی ہو تو اس کو بھی ظلم کے تابع شمار فرمایا گیا اور صاحب نور کو ظالم قرار دے دیا گیا۔ "**فحملها الانسان انه كان ظلوماً جهولاً**" (الاحزاب: ۷۳)۔ نور آسمانی کو کوئی اور مخلوق کوئی اور انسان اٹھا نہیں سکا مگر دیکھو محمد مصطفیٰ انسان کامل ﷺ آگے بڑھا اور اس نور کو اٹھالیا "انه كان ظلوماً جهولاً" یہ تو حد سے زیادہ ظلوم والا ہے، ظلموں والا ہے یا ظالم ہے تو ظالم کے مبالغے کا صیغہ ظلوم ہے بہت زیادہ ظلم کرنے والا لیکن وہ تعریف کا کلمہ ہے۔ پس ایک ہی لفظ مختلف معانی میں استعمال ہوتا ہے اور بالکل ایک دوسرے سے الٹ معنے بن جاتے ہیں۔ اب "بلا" کا لفظ کوئی بہت ہی ذلیل، گھٹیا، خوفناک چیز ہو تو اس پر یہ بلا کا تصور اطلاق پاتا ہے۔ ہم کہتے ہیں یہ بڑی بلا ہے لیکن بعض دفعہ نہایت ہی اعلیٰ درجے کی چیز ہو تو کہتے ہیں بلا کی چیز ہے، آج تو بلا کی خوشی پہنچی، آج تو بلا کا دن چڑھا کہ اتنی خوشیاں اتنی چیزیں اکٹھی ہوگئیں جو ہمیں تر و تازگی بخش رہی ہیں ہمارے لئے طمانیت کے سامان لائیں۔ علماء کے متعلق بھی بلا کا لفظ استعمال ہوتا ہے بلا کا عالم ہے۔ چنانچہ میں نے ایک دفعہ مثال دی تھی حضرت حافظ شاہجہانپوری صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ان سے ایک دفعہ ملاقات ہوئی تو اس ملاقات میں کچھ تھوڑے سے بجھے بجھے دکھائی دے رہے تھے اور کسی سوچ میں تھے وہ مسئلہ یہ نکلا بعد میں کہ مجھ سے پہلے ان سے کوئی مقامی بڑا زمیندار ملنے آیا تھا اور وہ پنجابی کا بہت ماہر جو خاص جھنگ کی پنجابی ہے چوٹی کا زبان دان تھا اس نے جب کچھ دیر حضرت شاہجہانپوری صاحب کی صحبت میں وقت گزارا اور آپ کی علمی باتیں اور ادبی چٹکلے اور عظیم الشان مضامین ان سے سنے جو ایک علم و عرفان کا بہتا ہوا سمندر تھا تو اتنا متاثر ہوا کہ جاتے ہوئے وہ ہاتھ جھٹکتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ "بلا بدھی ہوئی اے، بلا بدھی ہوئی اے" کہ اندر تو ان لوگوں نے بلا باندھی ہوئی ہے اور یوں جھٹکتا جاتا تھا اور حافظ صاحب اس سے مغموم تھے کہ میں نے اتنی اچھی اچھی باتیں کیں مجھے جاتے جاتے بلا کہہ گیا۔ میں نے کہا حافظ صاحب اس سے بڑا آپ کو COMPLEMENT دے ہی نہیں سکتا تھا۔ یہ تو چوٹی کا کلام ہے کہ بلا بندھی ہوئی ہے۔ تو حیرت انگیز چیز ہے اس کا اپنے دائرہ علم میں جس طرح اس کو عبور حاصل ہے اس شان کا کوئی اور آدمی نہیں تو دیکھیں لفظ بلا بھی کبھی کسی معنے میں، کبھی کسی معنے میں مگر دونوں جگہ انتہاء کے معنوں میں ہے۔ پس ظلم بھی انتہاء کی بدیوں پر بولا جاتا ہے اور ظلم ہی انتہا کی نیکیوں پر بھی بولا جاتا ہے۔

پس اس پہلو سے خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں جہاں ظلمت کا ذکر فرمایا، دیکھیں کیسی عظیم کتاب ہے، حیرت انگیز ہے جو بالکل عقل پر ایک عالم حیرت ہی طاری کردیتی ہے یعنی پہلے روشنی کی مثال سے ظلم کی بات شروع کی۔ فرمایا ایک وہ ظلم ہے جو روشنی کے سفر کرنے والوں کے مقدر میں ہوتا ہے "**والذين كفروا اعمالهم كسراب بقيعة يحسبه الظمان مآء**" کہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کئے ان کے اعمال تو ایسے سراب کی طرح ہیں "**بقيعة**" جو ایک ایسے چٹیل میدان میں ہو جہاں دور دور تک پانی دکھائی نہ دے "**يحسبه الظمان مآء**" پیاسا اس سراب کو پانی سمجھتا ہے جو روشنی کی تیزی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اگر روشنی نہ ہو تو سراب کا بھی کوئی وجود نہیں۔ مگر روشنی ہی کا ایک دھوکہ بھی ہے دیکھنے میں وہ روشنی ایک پانی کا، ایک زندگی بخش پیغام لے کر آتی ہے مگر حقیقت میں موت کی طرف بلا رہی

ہوتی ہے۔

انہی معنوں میں قرآن کریم فرماتا ہے "کذالک زینا لکل امة عملھم ثم الٰی ربھم مرجعھم فینبئھم بما کانوا یعملون" (الانعام: ۱۰۹) کہ اس طرح ہم نے ہر امت کے لئے ان کے اعمال خوبصورت کر کے دکھا دیئے ہیں۔ کچھ زینت حیات الدنیا میں محو ہیں اور اسی کے عاشق ہو کر اسی میں کھوئے گئے ہیں کچھ اخروی زینت جسے تقویٰ کی زینت کہا گیا ہے اس کے دلدادہ ہیں اور اسی کی جانب سفر رہتا ہے۔ مگر زینتیں دونوں ہی زینتیں ہیں مگر کتنا فرق ہے۔ ایک جگہ "زینة الحیوة الدنیا" فرمایا دوسری جگہ تقویٰ کو زینت قرار دیا گیا اور فرمایا اسی زینت کو ہر جگہ لئے پھرو، جہاں سجدہ کرو یہ زینت تمہارے ساتھ ہو۔ پس انہی معنوں میں اللہ تعالیٰ نے پہلے روشنی سے متنبہ فرمایا ہے جو دنیا کی چمک اور اپنی نفس کی تمناؤں کے نتیجے میں تمہیں غلط پیغام پہنچاتی ہے۔ اور اندھاپن جو روشنی کا اندھا پن ہو بہت ہی خطرناک ہے ایسے آدمی کو ہر طرف روشنی ہی روشنی دکھائی دیتی ہے اور وہ کوشش ہی نہیں کرتا کہ اس مصیبت، اس اندھیرے سے نکل سکے۔

> **جب تک پہلے دل کی جڑی بوٹیاں اور وہ گند دور نہ کئے جائیں جو ظلمات کی پیداوار ہیں اسوقت تک فی الحقیقت نور سے محبت ہونے کے باوجود بھی نور وہاں اپنی جگہ نہیں بناتا۔**

پس وہ لوگ جو اندھیروں میں لپٹے ہوئے ہیں ان کا بھی بہت بدتر حال ہے لیکن کم سے کم کوشش تو کرتے ہیں جن کو شعور پیدا ہو جائے جیسا کہ اگلی مثال میں اللہ فرماتا ہے وہ اپنا ہاتھ بڑھاتا ہے اور دیکھتا ہے کچھ دکھائی نہیں دیتا مگر بے بسی کا عالم ہے۔ یہ اندھیرا جو ہے یہ ایسا ظالمانہ اندھیرا ہے روشنی کا اندھیرا کہ اس میں انسان سمجھتا ہے میں تو دیکھ رہا ہوں مجھے کوئی کیوں رستہ دکھا رہا ہے مجھے تو سب پتہ ہے۔ ایسے آدمی کو آپ حق کا پیغام دیں نصیحت کریں جو چاہیں آپ زور آزمالیں وہ آپ کو یہ کہے گا کہ تم کو کیا ہوگیا ہے پاگل ہوگئے ہو میں بالکل ٹھیک ٹھاک ہوں مجھے ضرورت ہی کوئی نہیں۔ فرمایا ایسا آدمی جو ہے وہ پھر بےروک ٹوک اپنے بدانجام کی طرف بڑھتا ہے۔ اس کے رستے میں کوئی نہیں ہے جو اسے روک سکے اور اسے ہدایت دے سکے۔ اور جب وہ آخری انجام کو پہنچتا ہے اس وقت اسے معلوم ہوتا ہے کہ میں جس زندگی کے پانی کے پیچھے دوڑتا رہا ہوں وہ دراصل موت کی پیاس تھی اس سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں تھی۔ وہ آگ تھی جو ہر سراب ایک حد سے بڑھے ہوئے پیاسے کے لئے تحفۃً پیش کرتا ہے جس کے بعد پانی کے ایک بوند کو ترستے ہوئے مرنا مقدر ہے، اس کے سوا کچھ نصیب نہیں ہوتا۔

فرمایا "اعمالھم کسراب بقیعة" ایسے لوگوں کے اعمال تو ایسے سراب کی طرح ہیں جو دور سے پانی دکھائی دیتا ہے "بقیعة" ایک چٹیل میدان میں واقع ہے "یحسبه الظمان مآء" اسے پیاسا جو ہے وہ پانی سمجھتا ہے۔ اب پیاسا پانی سمجھتا ہے، یہ بھی ایک بہت اہم مضمون ہے جس کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔ جتنی دنیا کی پیاس بڑھے اتنا ہی انسان اپنے نفس کو خود دھوکہ دیتا چلا جاتا ہے۔ اور اگر آپ کو بالکل پیاس نہ ہو پانی ہو تو آپ اس سراب کو دیکھتے بھی ہیں متوجہ نہیں ہوتے اور آپ کا دل بتاتا ہے کہ یہ پانی نہیں ہے محض دھوکہ ہے لیکن وہ جس کی جان نکل رہی ہو پانی کی بوند کے لئے اس کو تو ہر چمکنے والی چیز پانی دکھائی دینے لگتی ہے۔ تو فرمایا کہ تم دنیا کی طلب میں ایسے اندھے نہ ہو جاؤ، ایسے پاگل نہ بن جاؤ کہ جہاں کچھ سیرابی کے لئے نہ ہو وہاں بھی تمہیں پانی دکھائی دے اور تم پھر اس کے پیچھے دوڑنے لگو اور امر واقعہ یہ ہے کہ دنیا طلبی کی اس سے زیادہ حسین مثال دی جا ہی نہیں سکتی۔ روشنی ہے انسان روشنی میں ایک اور چمکتی ہوئی چیز کو دیکھتا ہے اور اس کے پیچھے بگٹٹ دوڑا چلا جاتا ہے اس خیال سے کہ میری پیاس بجھے گی۔ پس دنیا والے جن بدلیوں کے پیچھے دوڑتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ پیاس بجھے گی ان کی پیاس نہیں بجھا کرتی یہ ایک اور پیغام ہے جو اس آیت میں دیا گیا ہے۔ ان کی روشنی انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچاتی اور دن بدن جوں جوں موت کے قریب ہوتے ہیں ان کی طلب بڑھتی چلی جاتی ہے اور بالآخر یہ یقین کر کے مرتے ہیں کہ ہم نے کچھ بھی حاصل نہیں کیا ساری عمر عزیز ضائع کردی۔ چنانچہ اکثر پٹے ہوئے سیاستدانوں سے آپ بات کر کے دیکھیں یا بڑی بڑی نوکریوں سے اترے ہوئے لوگوں سے ملیں یا ریٹائرڈ جرنیلوں سے بات کریں تو ان سب کی باتوں میں آپ کو یہ بات دکھائی دے گی جی کچھ بھی نہیں ہم نے اتنی خدمتیں کیں آخر کچھ نہ نتیجہ نکلا۔ کل تک جو پوجتے تھے آج ملتے ہیں تو دیکھتے ہی نہیں اس طرف۔ کئی ایسے جو بڑے بڑے وزیر یا گورنر رہ چکے ہوں جب وہ دوبارہ اترنے کے کچھ عرصے کے بعد سیکرٹریوں کے کمروں میں داخل ہوتے ہیں تو سیکرٹری اس طرح ان پر نظر ڈالتا ہے جیسے کوئی مصیبت داخل ہوگئی اب یہ مانگیں گے کچھ اب کوئی تقاضے کریں گے پہلے آتے تھے تو اٹھ کر ملا کرتے تھے۔

تو زندگی کی پیاس جو خدا کے فیض سے خالی ہو زندگی کی پیاس جو عشق الٰہی سے عاری ہو اس زندگی کی پیاس کا مقصد سوائے سراب کی پیروی کے اور کچھ بھی نہیں ہے اور کبھی بھی طمانیت قلب نہیں بخشتی۔ انفرادی طور پر بھی یہی اصول کارفرما ہے اور اس میں کوئی استثناء نہیں اور اجتماعی طور پر بھی یہی اصول کارفرما ہے چنانچہ MATERIALIST SOCIETIES جہاں طرح طرح کی ایجادات کی گئی ہیں عیش و عشرت کے سامان کی وہاں پیاس بڑھ رہی ہے لیکن بجھ نہیں رہی اور سوسائٹی کی بڑھتی ہوئی بےچینی اور خلاء کا احساس اور مزید کی تلاش یہ ساری باتیں ایسی ہیں جن پر اگر آپ عمومی نظر ڈالیں تو ادنیٰ بھی اس بات میں شک نہیں رہے گا کہ ایسی سوسائٹیاں پھر سراب کے پیچھے دوڑتی چلی جاتی ہیں اور جانتی ہیں کہ ہمارا حال بد سے بدتر ہو رہا ہے۔ اب مغربی دنیا میں تو اللہ کے فضل کے ساتھ سچائی کا عنصر اکثر مشرقی دنیا سے زیادہ ہے کیونکہ جہاں گناہوں کے بڑھ جانے نے ان کو نقصان پہنچائے وہاں کچھ ضمنی فائدے بھی پہنچا گئی۔ یہ بات یعنی منافقت کم ہوگئی اور عام دنیا کے حالات میں اپنی کمزوریاں کھل کر بیان کرنے کے حوصلے ہوگئے اور یہ بات برائی تک بھی پہنچاتی ہے اور بعض فائدے بھی رکھتی ہے۔ بےحیائی کے نقصان تو بہرحال ہیں مگر کچھ فوائد بھی ہیں یہ اپنے امراض کو باہر سب کے سامنے کھول کر اور دکھا کر بتاتے ہیں کہ یہ یہ مرض ہیں یہ بڑھ رہے ہیں، یہ یہ مصیبتیں ہیں۔ چنانچہ ان کے دانشور جب ان موضوعات پر ٹیلیویژن وغیرہ میں گفتگو کریں تو آپ دیکھیں ہر ایک کے اوپر یہ مایوسی ہوتی ہے کہ ہم کچھ کر نہیں سکتے۔ جو چاہیں زور لگالیں ہمارے نوجوان ہاتھ سے نکل گئے ہمارا امن اٹھ گیا۔ دن بدن یہاں چوری، ظلم، سفاکی بڑھتے چلے جارہے ہیں، امن و امان قائم کرنے والی طاقتوں میں بھی رفتہ رفتہ فتور آگیا ہے، ان کے اندر بھی بدیاں داخل ہو رہی ہیں۔ قانون بناتے ہیں چیزیں روکنے کے لئے وہی قانون ظالموں کو مزید پیسے حاصل کرنے کے ذریعے مہیا کردیتا ہے۔ جتنا جرم کے خلاف سختی بڑھے گی اتنا ہی جرم پکڑنے والے ادارے، اگر بددیانت ہوں، ان کی فیسیں بھی ساتھ ساتھ بڑھیں گی ان کی طلب بھی اور اونچی ہوتی چلی جائے گی۔ تو جو اصل بنیاد ہے جہاں جڑیں قائم ہیں وہاں ہاتھ ڈالے بغیر معاشرہ کے اندھیرے دور نہیں ہوسکتے۔ اور یہ آیت ان تمام اندھیروں پر برابر چسپاں ہو رہی ہے جو انسان اپنے آپ کو روشنی میں سمجھ کر یہ سمجھتے ہوئے کہ میں اپنی عقل سے اپنے لئے کچھ حاصل کرسکتا ہوں اور بظاہر وہ دیکھ رہا ہے اور اس طرح دیکھتا ہے جیسے دوسروں کو دکھائی نہیں دے رہا اس کو زیادہ پتہ ہے کہ اس کا مفاد کیا ہے ایسے شخص کی زندگی اکیلی بھی اسی طرف سفر کرتی ہے اور اپنے معاشرے کی مجموعی زندگی بھی اسی رخ پر سفر کرتی ہے جس رخ پر قرآن کریم نے دکھایا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ آخر پہ پہنچتا ہے "وجد اللّٰہ عندہ فوفه حسابه" وہ اللہ کو وہاں دیکھتا ہے اور کچھ بھی نہیں ہے۔ اب دیکھیں روشنی کے سفر کا نتیجہ روشنی ہی ہونی چاہئے۔ کیسے اندرونی آپس میں تعلقات ہیں مضمون کے اور لفظوں کے۔ یہ نہیں کہا وہاں خدا کو نہیں دیکھتا۔ فرماتا ہے دیکھتا تو خدا ہی کو ہے مگر حساب دینے کی غرض سے۔ اس غرض سے کہ اسے سزا دے۔ پس لقاء باری تعالیٰ بھی تو دو طرح کی ہے جانا تو خدا ہی کی طرف ہے "انا للّٰہ و انا الیه راجعون" ہم اللہ ہی کے ہیں اللہ ہی کی طرف سے آئے ہیں اور لازماً اس کی طرف ہی لوٹیں گے مگر کیسے لوٹیں گے۔ رحمان اور رحیم کے رستے سے یا مغضوب اور ضالین کے رستے سے۔ اگر مغضوب اور ضالین کے رستے سے لوٹیں گے تو وہ ملاقات بہت بری ملاقات ہوگی مگر یہاں دیکھیں روشنی کا سفر بھی ہے اور روشنی تک پہنچا بھی رہا ہے مگر جیسے وہ روشنی کا تصور جھوٹا تھا ویسے اس روشنی تک پہنچ کر اسے کچھ بھی حاصل نہیں ہوا اور سوائے گناہ کی پاداش کے اور کچھ اس کے حصہ میں نہیں آیا "فوفه حسابه" اللہ وہاں اسے اس کا حساب دے گا اور پورا پورا حساب دے گا۔ "واللّٰہ سریع الحساب" اور اللہ تعالیٰ بہت تیز حساب کرنے والا ہے۔ اب تیز حساب اور اس موقع کا آپس میں کیا تعلق ہے۔ اس سلسلے میں میں پہلے بھی روشنی ڈال چکا ہوں مگر بعض لوگوں کے خیالات پھر بھی الجھے رہتے ہیں کیونکہ کئی دفعہ ایسا ہوا ہے خطبے میں پوری تفصیل سے بات کی لیکن ہوسکتا ہے میں مضمون ٹھیک بیان نہ کرسکا ہوں وہ لوگ جو خطبے میں موجود تھے پھر دوبارہ وہی سوال کرتے ہیں یہ بات نہیں آپ نے بتائی۔ میں کہتا ہوں بتا تو چکا ہوں اور کس طرح بتاؤں مگر پھر بتاتا ہوں کوشش کرتا ہوں۔ بعض دفعہ ایک انسان کے خیال بہک جاتے ہیں خطبہ سنتے سنتے اس کو کوئی گھر کی بات یاد آجاتی ہوگی یا کوئی تجارت کا مسئلہ آگیا اس نے دماغ پہ قبضہ کرلیا یا کوئی پروگرام بنانا ہے یا کسی بچے کی بیمار کی پریشانی ہے تو یہ انسان کے ساتھ اندھیرے اور روشنی چلتے رہتے ہیں ساتھ ساتھ کبھی اندھیرا آجاتا ہے تو اس لئے بار بار بتانا ضروری ہے اس لئے اس مضمون کو بھی میں دوبارہ سمجھاتا ہوں کہ سریع الحساب ہونے کے باوجود اتنا لمبا انتظار کہ ایک آدمی کا ہر قدم گناہ کی طرف اٹھ رہا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے منطقی نقطہ انجام تک پہنچتا ہے اس تمام سفر کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "سریع الحساب" کہ میں حساب میں بہت تیز ہوں۔

سریع الحساب سے مراد یہاں یہ نہیں ہے کہ جزا دینے میں تیز ہوں۔ یہ دو الگ الگ مضمون ہیں۔ اگر جزا دینے میں تیز کہا جاتا تو پھر وہ آیت کہاں جائے گی جو کہتی ہے کہ میں ڈھیل دیتا ہوں "املی لھم ان کیدی متین" میں انہیں ڈھیل دیتا چلا جاتا ہوں مگر میری پکڑ ہے بہت سخت۔ تو حساب سے مراد یہ ہے کہ اس کے اس تمام سفر کے قدم قدم کا حساب اسے وہاں پورا دیا جائے گا۔ تیز حساب سے مراد یہ ہے کہ ایک لمحہ بھی حساب کا ایسا نہیں گزرا جب کہ خدا غافل ہوا ہو اس کے حساب سے۔ اس پر ایسے حساب کرنے والے مقرر ہیں جو لمحہ لمحہ بلکہ اس سے بھی کم عرصے کی اس کی نیتوں کی خرابیاں، اس کی تمناؤں کے فساد، اس کے اعمال کے اندر جو فتنے پیدا ہوتے ہیں یا لوگوں کو ضرر پہنچتے ہیں ان سب باتوں ایک ایک ضرر کا حساب خدا تعالیٰ نے رکھا ہوا ہے۔ پس جو ساتھ ساتھ حساب کرتا رہے اس سے زیادہ

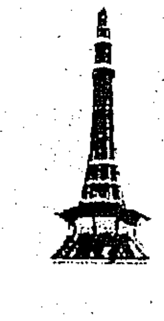
Earlsfield Properties
Landlords & Landladies
Guaranteed rent
Your properties are urgently required.
Ring: **0181-265-6000**

سریع الحساب اور کیا ہو سکتا ہے۔ حساب میں اگر تاخیر ہو جائے تو بعض چیزیں رہ جایا کرتی ہیں۔ اللہ کی یادداشت سے تو کچھ نہیں رہ سکتا مگر یہ ایک بہت ہی حسین انداز ہے خدا کے حساب کے متعلق اطمینان دلانے کا کہ اس نے چھوڑا کچھ نہیں کیونکہ جو ساتھ ساتھ حساب کر رہا ہے اس سے کچھ نہیں چھٹا کرتا۔ جو کہتا ہے کل کرلیں گے، پرسوں کرلیں گے اس سے کئی چیزیں رہ جایا کرتی ہیں۔ تو فرمایا جو حساب دے گا وہ یقیناً پورا ہوگا اس میں کوئی کمی نہیں ہوگی کیونکہ وہ ساتھ ساتھ حساب کر رہا تھا ایک لمحہ کی بھی تاخیر نہیں ہوئی۔ پس ایسے حساب کرنے والے سے ڈرو جب وہ پورا حساب دے گا تو تمہارے گناہوں کی تمام تر پاداش تمہیں مل جائے گی۔ یہ وہ اندھیروں کا سفر ہے جو روشنی کے نام پر کیا جارہا ہے اور دنیا کی بھاری اکثریت جس روشنی میں سفر کر رہی ہے وہ یہ خوفناک اندھیرا ہے اور اسے پہلے اس لئے رکھا کہ اس اندھیرے کا شعور تک بیدار نہیں ہوتا۔ روشنی سمجھ رہا ہے انسان، ساری عمر روشنی سمجھتا رہے گا کوئی کہنے والا بتائے گا آواز بھی دے گا تو کہے گا تم پاگل ہوگئے ہو مجھے پتہ ہے میں کیا کر رہا ہوں وہ دیکھو سامنے پانی ہے اور پاگل کو جب یقین ہو جائے کہ میں جس طرف جارہا ہوں وہ ٹھیک ہے وہ تو پھر کسی کی بات سنتا ہی نہیں اس کو لاکھ سمجھائیں کہ تمہیں سمجھ نہیں آرہی یہ نقصان دہ ہے، کہے گا جاؤ جاؤ اپنا رستہ لو بڑے آئے ہو میرے ہمدرد مجھے تم سے زیادہ پتہ ہے بالکل ٹھیک ہے میرے لئے۔ ایسے کئی لوگ ہیں جو پھر بات نہیں مانتے جب وہ نقصان اٹھا لیتے ہیں پھر واپس آتے ہیں اس وقت دل کی شرم ہے جو روک ڈال دیتی ہے کہ ان کو کیا کہا جائے کہ کل تک تو تم ضد کر رہے تھے کہ اچھی چیز ہے اب آگئے ہو کہ نقصان پہنچ گیا یہ بھی ایک طبعی بات ہے اور انسان کو مناسب نہیں ہے کہ بےوجہ کسی کو اس کی غلطی یاد دلا کے اس کو رگڑے اور تکلیف پہنچائے کہ دیکھا تم کل تک کیا کہہ رہے تھے اب تمہیں پتہ لگ گیا۔ بعض دفعہ آئندہ کے لئے بچانے کی خاطر نصیحتاً یہ بات کہنی پڑتی ہے مگر اس کے اندر دل میں کسی قسم کی تعلی نہیں ہونی چاہئے ورنہ کہنے والے کو نقصان پہنچ جائے گا ورنہ یہ مضمون تو شاعری میں، عشق و عاشقی میں برابر چلتا ہے جہاں زیادہ پیار ہو وہاں کم طعنہ دیا جاتا ہے جتنا پیار بڑھے گا اتنا ہی طعن کی طرف طبیعت کم مائل ہوگی۔ غالب کہتا ہے:

گئے وہ دن کہ نادانستہ غیروں کی وفاداری
کیا کرتے تھے تم تقریر ہم خاموش رہتے تھے
بس اب بگڑے پہ کیا شرمندگی جانے دو مل جاؤ
قسم لو ہم سے جو یہ بھی کہیں، کیا ہم نہ کہتے تھے

کہتا ہے گئے وہ دن کہ نادانستہ غیروں کی وفاداری۔ اب دیکھیں یاد دلانے میں بھی کتنی احتیاط برتی ہے غالب نے۔ ذہین شاعر تھا اور فطرت کے باریک امور پر نظر تھی کہتا ہے جب تم کیا کرتے تھے ہمیں پتہ ہے نادانستہ کرتے تھے۔ بھولے آدمی تمہیں پتہ ہی نہیں تھا کہ غیر دشمن ہیں "کیا کرتے تھے تم تقریر...." بڑا اچھا آدمی ہے تم کیا روک رہے ہو مجھے کہتا ہے ہم خاموش رہا کرتے سنا کرتے تھے کہ ہاں ہوگا۔ "بس اب بگڑے پہ کیا شرمندگی" اب جب اس سے بگڑ گئی ہے تمہارے اوپر اس کا اصل حال کھل گیا ہے تو شرمندگی کی کوئی ضرورت نہیں ہم سے قسم لے لو اگر جو یہ بھی کہیں "کیا ہم نہ کہتے تھے" کبھی یہ بھی کہہ کے تمہیں جتائیں کہ ہم نے کہا نہیں تھا۔ اب یہ غالب کے اندر بھی ایک کمال ہے فصاحت کا پہلے جب یہ جو کہہ دیا کہ ہم خاموش رہتے تھے تو پھر قسم بھی کھا سکتا ہے کہ ہم نہ کہتے تھے ہم نہیں کہیں گے، کہا ہی نہیں مگر خاموشی بھی تو زبان رکھتی ہے۔ مراد یہ نہیں ہے کہ ہم نے تم پر ظاہر نہیں ہونے دیا، مراد یہ ہے کہ تم دیکھ لیتے تھے سمجھنا چاہئے تھا جب ایک آدمی کسی کی تعریفوں کے پل باندھ رہا ہو اور دوسرا "ہوں" بھی نہ کہے تو صاف پتہ چلتا ہے کہ اس کے دل کو لگی نہیں بات۔ کہتا ہے ہم خاموش رہا کرتے تھے، سنتے تھے یک طرفہ، کیا ضرورت تھی تمہاری مخالفت کرنے کی مگر پیغام پہنچ جاتا تھا اس لئے کہہ تو سکتے ہیں ہم کہ ہم کہتے ہیں مگر چونکہ منہ سے نہیں بولے اس لئے قسم کھاتے ہیں کہ اب نہیں کہیں گے کہ ہم نہ کہتے تھے۔

تو امر واقعہ یہ ہے کہ گنہگار جس کو آپ روشنیوں کی طرف بلاتے ہیں اور وہ یہ کہتا ہے کہ یہ روشنیاں ہیں تمہیں کیا اس سے، مجھے نظر آرہا ہے روشنی ہے اس کا کچھ حساب تو ہے جو انجام کار خدا اسے دیتا ہے۔ بسااوقات چھوٹے چھوٹے سفر درپیش ہوتے ہیں زندگی کے اندر اور وہ ہر سفر سراب کی طرف ہوتا ہے اس کا حساب ملتا چلا جاتا ہے اس لئے کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ میری موت کے وقت اگر حساب ملا بھی اور آنکھیں کھلی بھی تو کیا فائدہ۔ میں جانتا ہوں کہ بسااوقات ایسے لوگوں کو اپنے زندگی کے چھوٹے سفروں میں قرآن کریم کی اس آیت کی صداقت کا مزا چکھنے کا موقع مل جاتا ہے۔ روشنی سمجھتے ہوئے جاتے ہیں دھوکہ کھاتے ہیں پھر واپس آتے ہیں پھر اگلی دفعہ پھر دھوکہ کھاتے ہیں پھر واپس آتے ہیں۔ اگلی دفعہ پھر دھوکہ کھاتے ہیں تو جو آخری حساب ہے وہ ان لوگوں کے لئے مشکل ہے جو وقتی حسابوں سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور سریع الحساب ان معنوں میں بھی ہے کہ ہر منزل پر تمہارے دھوکے کا حساب چکا دیا گیا تھا تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ آج اتنی دیر کے بعد بتایا اب کیا فائدہ جب سب وقت گزر گیا اب ہم کیا کہہ سکتے ہیں تو یہ وہی مضمون ہے قارعہ والا۔

قرآن کریم فرماتا ہے کہ ہم صرف آخری لمحوں میں تمہاری موت کے قریب آکے تمہیں جھنجھوڑ کے جگاتے نہیں ہیں بلکہ پہلے بھی جگاتے رہتے ہیں یا تم پر قارعہ اترتی ہے۔ ایسی بلا اور ایسی آفت یا ایسی تنبیہ کہ جو تمہارے گھروں کے بڑے زور کے ساتھ دروازے کھٹکھٹاتی ہے اور یا ساتھ کے گھروں کے کھٹکھٹاتی ہے اور تمہیں آواز آرہی ہوتی ہے۔ تم جانتے ہو کہ ایک بیدار کرنے والی آگئی ہے اس لئے خدا کو یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اب بتایا جب کہ وقت گزر گیا جب کہ کچھ باقی ہی نہیں رہا۔ فرمایا ہم وہ حساب تو دیں گے مگر اس سے پہلے بھی تو ہم سریع الحساب تھے اور ان معنوں میں کہ جو جو حساب پہلے ہوتے رہے ان کی جزا بھی تمہیں ملتی رہی ہے۔ سریع الحساب یہ دوسرے معنے ہیں جو یہاں اختیار کرلیتا ہے اور ان کی تائید وہی قارعہ والی آیت اور بعض دوسری آیات بتاتی ہیں کہ وقتاً فوقتاً انسان کو تنبیہات ملتی رہتی ہیں جان لیتا ہے کہ یہ بات غلط تھی مگر پھر جب وہ حرکت اسی طرح جاری رکھتا ہے تو ساری زندگی سرابوں کا سفر بن جاتی ہے اور اس سے بڑی ظلمات اور کیا ہو سکتی ہیں کوئی دکھانے والا دکھائے، نظر نہ آئے یہاں تک کہ بالآخر خدا ہی اسے بتائے کہ یہ اندھیرے تھے یہ روشنیاں نہیں تھیں ان سے پناہ کی ضرورت ہے اور ان سے بچنے کی ضرورت ہے۔ اور اس دھوکے سے بچنے کی صرف ایک راہ ہے کہ انسان انکساری اختیار کرے۔ جب اسے کوئی بات کہتا ہے مشورہ دیتا ہے سب سے پہلی بات یہ دیکھنے والی ہے کہ مشورہ دینے والا اپنا کوئی مطلب رکھتا ہے یا اپنی غرض رکھتا ہے یا اسے کوئی غرض نہیں ہے۔ اگر وہ بےغرض ہے تو پھر اس کی بات نہ سننا تمہاری جہالت ہے۔ اتفاق کرو یا نہ کرو مگر یہ کہہ کر اس سے بات نہ توڑو کہ ہمیں پتہ ہے ہمیں نظر آرہا ہے ہمیں دکھائی دے رہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے بڑھ کر روشنیوں کی طرف بلانے والا اور کوئی نہیں تھا، نہ ہے، نہ ہوگا مگر آپؐ کے متعلق بھی خدا تعالیٰ نے یہ ساتھ احتیاط برتی ان دشمنوں کی خاطر فرمایا ان کو کہہ دے کہ تو اپنی ذات کے لئے ان سے کوئی اجر بھی نہیں مانگ رہا ہرگز کسی قسم کا اجر ان سے طلب نہیں کر رہا۔ "ان اجری الا علی اللّٰہ" میرا اجر تو خدا کے سوا کسی پر ہے ہی نہیں۔ اس لئے تم کیوں اتنے بیوقوف ہو کہ سمجھتے ہو کہ میں اپنے مطلب کی خاطر بات کر رہا ہوں۔ ایسا ناصح جو اپنی غرض نہ رکھتا ہو یا اپنی غرض کی طلب نہ کرے وہ ناصح اس لائق ہے کہ اس کی بات توجہ سے سنی جائے۔ اور انکسار کی راہ اختیار کرتے ہوئے انسان یہ سوچے کہ ہو سکتا ہے میری غلطی ہو اور دوسرے پہلو سے بھی دیکھ لے اور یہ جو دوسرا پہلو ہے یہ زاویہ بدلنے سے نظر آیا کرتا ہے۔ ایک زاویے سے ایک بات دیکھی پھر دوسرے زاویے سے جاکے دیکھا تو اس کے نتیجے میں وہ آنکھیں جو پہلے اندھی تھیں انہیں دکھائی دینے لگتا ہے۔ وہ جو پہلے ایک بات کو روشنی دیکھ رہا تھا وہ اسے اندھیرا دیکھنے لگ جاتا ہے۔ دراصل ایسا انسان تکبر کے اندھیرے میں بھی رہتا ہے ایک اور اندھیرے کا سایہ اس کے اوپر رہتا ہے اور متکبر کے لئے پھر کوئی روشنی کا سامان نہیں۔ انسان انکسار سے کام لے اور زاویہ بدل کے دیکھے تو اس سے بسا اوقات وہ تکبر کا پردہ اٹھ جاتا ہے اور دوسرا پہلو صاف دکھائی دینے لگتا ہے۔

زندگی کی پیاس جو خدا کے فیض سے خالی ہو، زندگی کی پیاس جو عشق الٰہی سے عاری ہو اس زندگی کی پیاس کا مقصد سوائے سراب کی پیروی کے اور کچھ بھی نہیں ہے اور کبھی بھی طمانیت قلب نہیں بخشتی۔

(اس موقعہ پر بعض لوگ لاؤڈ اسپیکر سسٹم میں کسی خرابی کو درست کرنے والے منتظمین کی طرف دیکھنے لگے اس پر حضور نے ان کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے فرمایا: مگر اگر آپ وہ پہلو دیکھتے رہیں گے تو یہ پہلو دکھائی نہیں دے گا۔ اس لئے بعض نظریں جو بے وجہ اس بےغرض تماشے میں لگ گئی ہیں اس سے ان کو کچھ فائدہ نہیں ہوگا تار ہی ہلتی دکھائی دے گی نا۔ میں آپ کے دلوں کے تار ہلانے کی کوشش کر رہا ہوں)۔ پس ایسا شخص جو تکبر کا اندھیرا رکھتا ہو اس کو اگر آپ روشنی دکھانے کی بھی کوشش کریں گے تو ہرگز نہیں دیکھ سکے گا ایسا تجربہ بسااوقات ہوا ہے۔

بنگلہ دیش میں ایک دفعہ ایک واقعہ گزرا کہ وہاں کے کچھ دینی مدرسے کے طالب علموں نے یہ سوچا کہ احمدیت کو ہم جانتے ہیں جھوٹی ہے لیکن چلو دیکھیں تو سہی ایک بحث کرکے دیکھیں کہ دوسری طرف کے دلائل ہیں کیا اور اگر ہم طلبہ میں ایسی بحث تیار کرکے پیش کریں تو پھر قادیانیوں کو یا مرزائیوں کو جو بھی وہ کہتے تھے یہ موقع تو نہیں ملے گا کہ بعد میں اپنے دلائل دیں اور ہمارے طلبہ متاثر ہوجائیں مگر کوشش یہ کرنی چاہئے کہ جس طرح قادیانی بات کرتے ہیں ویسی کی جائے۔ چنانچہ وہ وفد جس نے DEBATE کا ایک حصہ اپنے لئے اختیار کیا تھا وہ ہمارے مربی صاحب اور امیر وغیرہ کی خدمت میں پہنچ

محمد صادق جیولرز

MOHAMMAD SADIQ JUWELIER

آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ۔ ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائینوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں۔ عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں۔ پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کرواسکتے ہیں۔

ہمارے پتہ جات:

Frankfurt:
S. Gilani,
Tel: 069/685893

Hamburg:
Hinter der Markthalle 2
Near, Thalia Theater Karstedt,
20095 Hamburg,
Tel: 040/30399820

گیا۔ انہوں نے کہا یہ مقصد ہے ہمیں صرف آپ اپنے دلائل بتائیں اور یہ سمجھائیں کہ آپ کس طرح پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ جب انہوں نے دلائل احمدی نقطہ نظر سے دیکھے تو سب کا دل قائل ہوگیا۔ انہوں نے کہا او ہو یہ تو ہیں ہی سچے۔ اب مجھے یاد نہیں کہ وہ DEBATE اساتذہ نے پوری ہونے بھی دی تھی کہ نہیں مگر وہ جو اس میں شامل تھے انہوں نے بتایا کہ ان کا پلڑا اتنا بھاری رہا کہ علماء میں وہاں سراسیمگی پھیل گئی کہ یہ کیا واقعہ ہوگیا ہم تو کچھ اور کرنے لگے تھے کچھ اور نکل آیا۔

تو زاویہ بدلنے سے بعض چیزیں دکھائی دیتی ہیں اور انسان کا فرض ہے کہ تکبر سے کام نہ لے۔ یہ دیکھ لے کہ ناصح خودغرض ہے اور بدیہی طور پر غلط چیز کی طرف بلا رہا ہے یا ہماری بھلائی کی طرف بلا رہا ہے یا ممکنہ بھلائی کی طرف بلا رہا ہے۔ اب بدیہی طور پر بعض چیزیں غلط ہوتی ہیں مثلاً ایک آدمی کہتا ہے جھوٹ بولو میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں تمہارے فائدے کی چیز ہے۔ روشنیوں سے جو شخص بظاہر روشنی میں دیکھ رہا ہے اس کو اس وقت یہ نظر ہی نہیں آئے گا کہ جھوٹ سے تو کوئی فائدہ وابستہ ہو ہی نہیں سکتا۔ صاف دیکھتا ہے کہ ہاں ہے۔ اگر کوئی دوسرا اس کو کہے کہ دیکھو جھوٹ نہ بولو تو اسے وہ دھتکارنے کا حق نہیں رکھتا کیونکہ جھوٹ نہ بولنا ایک بدیہی صداقت ہے جس کے خلاف فطرت ازخود کوئی آواز نہیں اٹھاتی۔ اگر کسی کو کہو جھوٹ نہ بولیں تو یہ نہیں کہہ سکتا کہ تم بدانسان ہو، گندے ارادے کے ساتھ بات کر رہے ہو۔ وہ یہ تو کہہ سکتا ہے جاؤ جاؤ اپنا رستہ لو میں زیادہ سمجھدار ہوں مجھے پتہ ہے جھوٹ سے فائدہ ہوتا ہے مجھے پتہ ہے بعض جگہ جھوٹ بولے بغیر گزارہ ہی کوئی نہیں۔ اگر ایسے شیطان کی بات انسان مان لے تو بظاہر وہ ایک روشنی کا فیصلہ کر رہا ہے وہ جانتا ہے کہ یہی قاعدہ ہے جھوٹ سے فائدہ ہے مگر دراصل یہ ایک اور اندھیرے کی طرف قدم ہوگا۔

سب سے زیادہ استغفار کا یہ موقع ہے کہ اللہ ہمیں نفس کے ایسے دھوکے سے بچائے کہ جب اندھیرے کو روشنی دیکھنے لگیں اور روشنی کو اندھیرا دیکھنے لگیں۔

پس یہ سراب کی جو مثال قرآن کریم نے پیش کی ہے اس پر آپ جتنا غور کرتے چلے جائیں اور نئے نئے پہلو اس کے نکلتے آئیں گے۔ ابھی کچھ عرصہ پہلے یہیں واقعہ ہوا ہے ویسے تو مخلص نوجوان ہے وہ لڑکا لیکن اسے ایک تجربہ کار نے نصیحت کی کہ فلاں انٹرویو کے لئے جارہے ہو یہ بات نہ صحیح بتا دینا۔ ہر سچ بولنا یہ نہ کہہ دینا ورنہ وہ تمہیں رد کردیں گے۔ یہ جو بات کمزوری ہے، یہ پتہ لگ گئی تو ضرور رد کردیں گے۔ چنانچہ اس بےوقوف نے بجائے اس کے کہ مجھ سے بات کرتا آنکھیں بند کرکے وہ بات مان لی اور ساری باتیں سچی کہیں وہی ایک جھوٹ بولا۔ اس کی نوکری کی درخواست صرف اس وجہ سے رد ہوئی کہ تم نے وہ جھوٹ بولا ہے اس لئے ہم رد کرتے ہیں۔ بعد میں بےچارہ سر جھکا کے آیا کہ جی مجھ سے یہ غلطی ہوگئی۔ میں نے کہا جھوٹ تو ہے ہی غلطی، تمہیں اس گند پہ مونہہ مارنا ہی نہیں چاہئے تھا۔ زیادہ سے زیادہ یہ تھا کہ ناکام ہوتے مگر یہ تو خوشی ہوتی کہ شیطان کے ہاتھوں سے نہیں کھایا خدائے واحد و یگانہ کے ہاتھ سے ملا ہے جو بھی ملا ہے۔

پس روشنی سمجھتے ہوئے جو اندھیروں کا سفر ہے وہ سب سے خطرناک ہے۔ ہم جانتے ہیں ہمارے کیا مفادات ہیں، عدالتوں میں لوگ جھوٹ بولتے ہیں تو اسی روشنی میں جھوٹ بول رہے ہوتے ہیں۔ اگر وہ سیاست میں جھوٹ بول رہے ہیں یا دھوکے دے رہے ہیں یا مذہب میں جھوٹ بول رہے ہیں یا دھوکے دے رہے ہیں یہ سارے سفر سراب کے سفر ہیں۔ ایک مقصد لے کر نکلے ہیں اس پیاس بجھانے کی خاطر ہر ظلم کو قبول کرتے چلے جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری حساب فہمی تو مکمل ہے یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وقتاً فوقتاً تمہیں اس کے مزے چکھائے جائیں۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بالآخر اگر وہ شخص ایسا ظالم ہو کہ اس کے متعلق خدا تعالیٰ کا فیصلہ ہو کہ کوئی تنبیہہ کام آ ہی نہیں سکتی کوئی امکان بھی نہیں ہے ضروری نہیں کہ اس کو ضرور پہلے ہی قارعہ نصیب ہو۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ کوئی شخص اپنے اندر کیسی تاریکی رکھتا ہے تو ایسے شخص کو پھر مسلسل اسی طرف بڑھنے دیا جاتا ہے جس طرف وہ اپنی ہلاکت کے آخری کنارے کی طرف جارہا ہے۔

سب سے زیادہ استغفار کا یہ موقع ہے کہ اللہ ہمیں نفس کے ایسے دھوکے سے بچائے کہ جب اندھیرے کو روشنی دیکھنے لگیں اور روشنی کو اندھیرا دیکھنے لگیں۔ یہ بیماری سب سے خطرناک اور سب سے لاعلاج ہے۔ اس کے علاوہ دوسری بیماریاں ہیں جو بیرونی اثرات کے نتیجے میں اندھیرے پیدا کرتی ہیں۔ ان کے تعلق میں قرآن کریم کی اس سے اگلی آیت روشنی ڈال رہی ہے جہاں تک "من شرور انفسنا" کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں یہ آیت ان سارے مضامین پر حاوی ہے۔ ایک شخص کسی اور کا نہ محتاج ہے نہ کچھ، اپنا ہی نفس اس کو ہلاک کرنے کے لئے کافی ہے اور کسی غیر کے دھوکے کا اس میں دخل نہیں ہے۔ اب یہ دیکھیں مضمون بالکل واضح ہے اس کا سراب کو دیکھنا اس لئے نہیں ہے کہ بادل آئے ہوئے ہیں۔ اس کا سراب کو دیکھنا اس لئے نہیں ہے کہ اندھیرا ہے رات ہوگئی ہے۔ رات ہوگئی تو سراب نہیں دکھائی دے گا، بادل آئے ہوں گے تو سراب نہیں دکھائی دے گا۔ پس روشنی میں اندھیرا یہ بہت خطرناک ظلم ہے اور اس میں غیر کی محتاجی ہی کوئی نہیں، کسی باہر سے آنے والے کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ آپ کو اشارہ کرکے بتائے دیکھو وہ پانی ہے اور وہ پانی نہ نکلے آپ کا نفس ہی کافی ہے اس دھوکے کے لئے۔

اگلی جو آیت ہے اس میں بیرونی محرکات کا اور بیرونی پردوں کا ذکر ہے جو ایک انسان پر بعض دفعہ ایک، بعض دفعہ دو، بعض دفعہ تین تین اندھیرے، بعض دفعہ ظلمات کی کئی کئی قسمیں وارد کر دیتے ہیں اور ایسے شخص کا سفر بھی اندھیروں میں رہتا ہے مگر اندھیرا سمجھتے ہوئے دھکے کھاتا پھرتا ہے کہیں اس کو نور کی راہ نہیں ملتی۔ اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے اگلی آیت فرماتی ہے "او کظلمٰت فی بحر لجی یغشٰہ موج من فوقہ موج من فوقہ سحاب" یا اس کی مثال ایسی ظلمتوں کی سی ہے "فی بحر لجی" جو بہت ہی گہرے اور بھرپور سمندر میں واقع ہوتی ہیں۔ اب یہاں "لجی" کہنے کی کیا ضرورت تھی، سب سے پہلے تو اس پر غور کریں۔ سمندر کے اندر جو نقشہ کھینچا گیا ہے وہ یہ ہے "فی بحر لجی یغشٰہ موج من فوقہ موج من فوقہ سحاب" ایسے اندھیرے کہ ایک موج کے بعد دوسری موج نے ڈھانپا ہوا ہو اور اس کے اوپر بھی پھر سورج دکھائی نہ دے "سحاب" دن بھی اندھیرا جہاں سورج کی روشنی کی راہ میں بادل حائل ہوگیا ہو اور پھر موج در موج وہ انسان ہو، اسے اس کے علاوہ "لجی" سے کیا فرق پڑے گا سمندر گہرا ہو یا کم گہرا ہو۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ سمندر سب سے زیادہ روشنی کو کاٹنے والا ہوتا ہے اور جتنا گہرا ہوتا جائے اتنا اندھیرا ہوتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ گہرے سمندروں میں کوئی نور کا اشارۃً بھی نشان دکھائی نہیں دیتا۔ مکمل اندھیرا اگر ممکن ہے تو باہر کی فضاؤں میں ممکن نہیں ہے۔ جن کو آپ مکمل اندھیرا سمجھتے ہیں اگر تیز حساس فلموں سے اس اندھیرے میں تصویر کھینچیں اور وقت زیادہ دیں تو تصویریں پھر بھی آ جاتی ہیں۔ میں نے خود بعض ایسے کیمروں سے تصویریں کھینچی ہیں کہ مکمل اندھیرا تھا کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا آنکھ سے لیکن ہلکی ہلکی روشنی، کہیں سے ستاروں سے کوئی ایسی روشنی پہنچتی ہے جو انسان جس کے ذریعے دیکھ تو نہیں سکتا مگر موجود ہے اور فلم کی حساس سطح اسے قبول کرلیتی ہے۔ تو تصویریں جب دھل کے آئیں تو خود فوٹوگرافر جس نے تصویریں صاف کی تھیں حیران رہ گیا جب اس کو بتایا کہ یہ اندھیرے کی تصویر ہے۔ اس نے کہا یہ تو پھولوں کے رنگ بھی صاف آگئے ہیں۔ مگر سمندر کی تہہ کا جو اندھیرا ہے اس میں کچھ نہیں ہوسکتا۔ ناممکن ہے۔ بیس پچیس گز نیچے سے ہی اندھیرے شروع ہو جاتے ہیں اور گہرے ہوتے چلے جاتے ہیں جہاں دس ہزار فٹ نیچے تک سطح واقع ہو یا پندرہ یا تیس ہزار فٹ تک وہاں تو روشنی کا کوئی تصور ہی نہیں ہے۔

تو ایک شخص اندھیروں میں سفر کر رہا ہے، اس کے اوپر بھی اندھیروں کی تہہ، اوپر بھی اندھیرے، اوپر بھی اندھیرے، نیچے بھی اندھیرے ہیں مگر وہ "بحر لجی" کے اندھیرے ہیں اس لئے وہاں سے روکنے کی ضرورت ہی کوئی نہیں۔ روشنی آسکتی تھی تو اوپر سے آسکتی تھی گہرے سمندر میں نیچے سے روشنی آ ہی نہیں سکتی۔ تو اوپر بھی اندھیرا نیچے بھی اندھیرا اور نیچے کا اندھیرا جو خدا سے بےتعلق یعنی آسمان کی بجائے زمین سے اٹھتا ہے یا گہرے سمندر سے پیدا ہوتا ہے وہ سب سے زیادہ خطرناک اندھیرا ہے۔ فرمایا ایسا شخص "اذآ اخرج یدہ لم یکد یراھا" اپنا ہاتھ دیکھے تو نہیں دیکھ سکتا۔ ہاتھ بڑھائے یوں کرکے کہ کہاں ہے تو کچھ دکھائی نہیں دے گا۔ مگر یہاں ہاتھ کا قصور نہیں ہے، اس کے نفس کا قصور نہیں ہے اور اس کی آنکھوں کا قصور نہیں ہے کیوں "لم یکد یرٰی" کا مضمون بتا رہا ہے کہ آنکھوں کا نور باقی ہے مگر غیر اندھیرے چھاگئے ہیں۔ تو فرمایا اگر تم نے نور پانا ہے تو بیرونی طور پر خود اپنے ہی نفس کے تکبر کے اندھیروں میں بھی تم سفر کرسکتے ہو، روشنی ہوتے ہوئے بھی تمہیں اندھیرے سے زیادہ اور کچھ فائدہ نہیں پہنچائے گی۔ ویسا ہی ہے جیسے اندھیرا ہو ویسے ہی روشنی ہوگی اور روشنی تمہیں فائدہ دینے کی بجائے وہ نقصان ضرور پہنچادے گی جو اندھیرا پہنچا سکتا ہے۔ مگر اندھیرا پہنچا سکتا ہے اور نفس کی روشنی جو دھوکے والی ہے وہ لازماً پہنچادے گی یہ فرق ہے۔ اگر آپ اندھیرے میں سفر کریں تو کسی سمت غلطی سے منہ اٹھ جائے ہوسکتا ہے وہاں پانی نکل آئے مگر جو نفس کے دھوکے کی روشنی ہے وہ آپ کو لازماً غلط سمت میں لے کے جائے گی اور اندھیرے میں سراب دکھائی دے ہی نہیں سکتا۔ اگر کچھ نہ دکھائی دے تو کم سے کم چند منٹ چین سے تو انسان بیٹھ سکتا ہے مرے تو وہیں نسبتاً زیادہ آرام کی حالت میں جان دے ورنہ ہر قدم جو سراب کی طرف اٹھاتا ہے اس کی پیاس بڑھتی چلی جاتی ہے۔ تو سب سے خطرناک وہ اندھیرا ہے جیسا کہ قرآن کریم نے آیات کی ترتیب سے بھی ہمیں سمجھادیا جو بظاہر روشنی ہے مگر اپنے نفس کا اندھیرا ہے جس نے ہر روشنی کو بےمعنی اور بےحقیقت کردیا ہے اور اس میں غیر کی مدد کی حاجت نہیں ہے۔ کوئی شیطان بیرونی ہو یا نہ ہو تمہارا اپنا شیطان بہت کافی ہے۔ پس اس لئے جو یہ دعا ہے "من شرور انفسنا" کہ اے اللہ! ہمیں اپنے نفس کے شرور سے بچا یہ بہت اہم دعا ہے جس کے بغیر ہمارا اندھیروں سے روشنی کی طرف سفر ممکن نہیں ہے۔

پس باقی مضمون انشاء اللہ اگلے جمعہ میں شروع کروں گا جو زیادہ تر اس آیت کے دوسرے حصہ سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن پہلے حصے کا دوسرے حصے سے موازنہ کرنے کی خاطر آپ کو یہ سمجھانے کے لئے کہ پہلا اندھیرا نفس کا اندھیرا ہے دراصل اور اس اندھیرے کا سوائے اس کے کوئی علاج نہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے ورنہ کان سنیں گے اور سننا نہ چاہیں گے، سنتے بھی ہوں تو سننا نہیں چاہیں گے آنکھیں دیکھ بھی رہی ہوں آپ دکھائیں وہ دیکھنا نہیں چاہیں گی ایسے شخص کا کیا علاج ہوسکتا ہے سوائے اس کے کہ اللہ اس کے دل میں ایک تغیر پیدا فرمادے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے "شرور انفسنا" کی دعا سکھا کر دیکھیں ہم پر کتنا بڑا احسان فرمایا ہے۔ تاکید فرمائی خطبات میں اس کو ہمیشہ بیان کیا انہیں آیات کو پڑھا تاکہ ہم اپنے نفس کے شر سے بچتے رہیں اس سے بڑا اور کوئی شر نہیں جو انسان کے اندر سے پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے کہ اس شر سے بچیں تو پھر ہماری آنکھیں کام کریں اور ہمیں دکھائی دینے لگے۔

آخرت پر نظر رکھنے والے ہمیشہ مبارک ہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

الحاج حسن عطاء آف کماسی (گھانا)

(قریشی داؤد احمد ساجد، نمائندہ الفضل انٹرنیشنل، گھانا)

اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو دنیا کے مختلف ممالک میں مختلف ادوار میں بہت سے مخلص، خدا ترس اور فعال فدائین سے نوازا ہے۔

حضرت مولانا حکیم فضل الرحمان صاحب کے زمانہ میں جب وہ گھانا میں فرائض تبلیغ سرانجام دے رہے تھے ایک بہت ہی مخلص اور فعال شخص کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی جس کا نام الحاج حسن عطاء ہے۔ الحاج حسن عطاء صاحب کا شمار اس زمانہ کے بڑے تعلیم یافتہ لوگوں میں ہوتا تھا۔ آپ پیشہ کے اعتبار سے انجینئر تھے اور فوج میں سارجنٹ میجر کے عہدہ پر فائز تھے جو خصوصاً انگریز افسران کے لئے مخصوص تھا اور شاذ کے طور پر افریقیوں کو دیا جاتا تھا۔

الحاج حسن عطاء صاحب قبول احمدیت کے بعد پورے جوش و جذبہ کے ساتھ خدمت دین میں منہمک ہو گئے۔ الحاج موصوف وہ پہلے غیر ملکی ہیں جن کو ۱۹۵۰ء کے عشرہ میں کسی غیر ملکی جماعت کی باقاعدہ نمائندگی میں زیارت ربوہ کی توفیق ملی۔ آپ کے ربوہ میں قیام کے دوران مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے آپ کے اعزاز میں ایک دعوت کا اہتمام کیا گیا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ بنفس نفیس تشریف لائے اور انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔

اپنے خطاب میں دیگر باتوں کے علاوہ حضورؓ نے فرمایا کہ میں یہ تحریر دیوار پر لکھی ہوئی دیکھ رہا ہوں کہ افریقہ کے عروج کا وقت بہت قریب ہے۔ چنانچہ حضورؓ نے الحاج حسن عطاء صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آپ اپنے اہل وطن کو یہ خوش خبری سنا دیں۔

چنانچہ جب الحاج حسن عطاء صاحب واپس گھانا تشریف لائے تو اس تقریر کا متن مختلف اخبارات میں شائع کروایا گیا۔ اور اس کو ایک پمفلٹ کی صورت میں شائع کروا کے وسیع پیمانے پر لوگوں میں تقسیم کیا گیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ خلیفۃ المسیح کی بات بڑی شان سے پوری ہوئی کہ ۱۹۵۷ء میں بلیک افریقن ممالک میں سے گھانا وہ پہلا ملک تھا جس کو آزادی نصیب ہوئی اور گھانا کے پہلے حکمران ڈاکٹر کوامے نکروما نے یہ اعلان بھی کیا کہ اگر افریقہ کے دیگر ممالک کو آزادی حاصل نہ ہو تو گھانا کی آزادی بے معنی ہے۔ چنانچہ گھانا نے اس ضمن میں بڑا اہم کردار ادا کیا اور آہستہ آہستہ افریقہ کے دیگر ممالک کو بھی آزادی حاصل ہوئی یہاں تک کہ اب تک سارے ممالک کو آزادی مل گئی ہے۔

جیسا کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں پیش گوئی مصلح موعود میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک عظیم الشان بیٹے کی خوش خبری دی گئی تھی جس کا ایک حصہ یہ تھا کہ "وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا"۔ یہ پیش گوئی افریقہ کے حق میں بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئی۔

افریقہ کے دیگر ممالک کی آزادی میں جماعت احمدیہ کا کردار تو ایک بڑا وسیع مضمون ہے تاہم گھانا کی آزادی میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نے بڑا اہم کردار ادا کیا۔

الحاج حسن عطاء صاحب کے اخلاص کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ وہ صرف ۱۹۴۹ء یا ۱۹۵۰ء میں جماعتی نمائندہ کے طور پر زیارت ربوہ کے لئے جماعتی خرچ پر تشریف لے گئے۔ اس کے بعد اس وقت تک کہ ان کی صحت نے اجازت دی وہ کم از کم چالیس سال تک بلاناغہ قادیان، ربوہ اور پھر انگلستان کے جلسہ ہائے سالانہ میں شمولیت کے لئے ذاتی خرچ پر سفر کرتے رہے۔

اس دور کا ایک لطیفہ بھی ہے کہ جب مکرم الحاج موصوف جلسہ سالانہ میں شمولیت کے بعد ربوہ سے گھانا تشریف لائے تو انہوں نے دوستوں کے استفسار پر بتایا کہ ربوہ میں سب سے لذیذ اور مزیدار سالن جو کھانے کو ملتا تھا اس کا نام ہولی گھوسٹ (Holy Ghost) ہے۔ جب ان سے دریافت کیا گیا کہ وہ سالن کس چیز سے تیار ہوتا ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ Potato اور Meat سے۔ تب پتہ چلا کہ وہ آلو گوشت کو "ہولی گھوسٹ" کہہ رہے تھے۔

الحاج حسن عطاء صاحب چونکہ پیشہ کے اعتبار سے انجینئر تھے آپ نے کماسی شہر میں جماعت احمدیہ کے لئے بہت وسیع زمین الاٹ کروائی جس میں اس وقت احمدیہ تعلیم الاسلام سیکنڈری سکول اور احمدیہ تعلیم الاسلام پرائمری سکول اور جونیئر سیکنڈری سکول، احمدیہ مشن ہاؤس اور اس سے ملحق سکول اور جامع مسجد کے لئے وسیع پلاٹ ہے۔ الحاج موصوف نے ان تمام جگہوں کے کاغذات جماعت کے نام تیار کروائے اور ان جگہوں پر عمارتوں کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اسی طرح احمدی مسلم ہسپتال آسوکورے (اشانٹی ریجن) اور احمدیہ ہسپتال کوکوفو (اشانٹی ریجن) کے لئے بہت وسیع قطعہ ہائے زمین کا حصول بھی ان کی خدمات میں شامل ہے۔

آپ کے اوصاف میں سے ایک بڑا وصف یہ بھی ہے کہ آپ جماعتی نمائندگان کا بہت احترام کرتے ہیں۔ یہ ۱۹۵۰ء کے عشرہ ہی کی بات ہے کہ جب احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی میں قائم ہوا تو ہندوپاکستان سے جو اساتذہ تشریف لائے اس وقت جماعت کے وسائل اس بات کے متحمل نہ تھے کہ انہیں فریج وغیرہ مہیا کیا جاتا۔ چنانچہ مکرم ڈاکٹر سفیر الدین صاحب اور مکرم سعود احمد خان صاحب کے لئے آپ کے گھر سے مستقل ٹھنڈا پانی منگوایا جاتا تھا جس کا فاصلہ سکول سے تقریباً تین کلومیٹر ہے۔

الحاج حسن عطاء صاحب کو خلافت سے بڑا گہرا لگاؤ ہے اور اسی محبت کے واسطہ سے انہیں مرکزی نمائندگان سے بھی بڑی عقیدت ہے۔ جب بھی آپ کو اس بات کا علم ہوتا کہ کوئی مرکزی نمائندہ گھانا کے دورہ پر تشریف لا رہا ہے تو اکثر اس سے ملاقات کے لئے کماسی سے اکرا آتے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب جو ۱۹۶۵ء میں وکیل التبشیر اور وکیل اعلیٰ تحریک جدید تھے، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے نمائندہ بن کر گھانا تشریف لائے تو الحاج حسن عطاء صاحب کماسی سے اکرا آپ کے استقبال اور ملاقات کے لئے تشریف لائے اور جب آپ کو علم ہوا کہ آپ فرقان فورس میں ایک فوجی افسر کی حیثیت سے خدمات بجا لا چکے ہیں تو چونکہ آپ بھی فوج میں سروس کر چکے تھے آپ کا تعلق حضرت صاحبزادہ صاحب سے اور زیادہ گہرا ہو گیا اور بعد میں جب بھی حضرت مرزا مبارک احمد صاحب سے ملاقات ہوتی تو Attention کھڑے ہو کر آپ کو سلیوٹ بھی کرتے تھے۔ اس طرح ۱۹۷۰ء اور ۱۹۸۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ اور ۱۹۸۸ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گھانا آمد کے موقع پر کماسی سے اکرا حاضر ہو کر حضرت خلیفۃ المسیح سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

اسی طرح مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سیرالیون کے یوم آزادی کے موقع پر جماعتی نمائندہ کے طور پر سیرالیون جاتے ہوئے گھانا بھی تشریف لائے تو آپ ان کے استقبال کے لئے اور ملاقات کے لئے تشریف لائے اور ایک وقت میں جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر آپ کو جماعتی انتظام کے تحت مکرم شیخ بشیر احمد صاحب موصوف کا مہمان بننے کا موقع ملا۔ چنانچہ اس کے بعد حضرت شیخ صاحب کے لئے آپ کے دل میں عقیدت اور بھی بڑھ گئی۔

اسی طرح حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ جب ۱۹۷۳ء میں گھانا تشریف لائے تو بھی آپ ان سے ملاقات کے لئے کماسی سے اکرا تشریف لائے۔

الحاج حسن عطاء صاحب کو اللہ تعالیٰ نے دیگر خدمات کے علاوہ ایک لمبے عرصہ تک جماعت احمدیہ اشانٹی ریجن کے ریجنل صدر کی حیثیت سے خدمات کا موقع عطا فرمایا۔

اس دور میں آپ نے جماعت کی تعلیم و تربیت میں بڑا اہم کردار ادا کیا۔ آپ ایک لمبا عرصہ احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی کے بورڈ آف گورنرز کے ممبر رہے، بلکہ آپ کے اثر و رسوخ کے تحت اشانٹیوں کے موجودہ بادشاہ نے (جو اس وقت بادشاہ نہ تھے) احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کا ممبر بننا قبول کیا، بلکہ بعد میں جب وہ بادشاہ بنے تو انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ انہیں اعزازی طور پر بورڈ کے ممبر کے طور پر برقرار رکھا جائے۔ اس طرح آپ نے اشانٹی ریجن میں آسوکورے، اور کوکوفو میں احمدیہ ہسپتالوں کے قیام اور عمارتوں کی تعمیر کی نگرانی کے سلسلہ میں بھرپور کردار ادا کیا۔ نیز آپ کے اثر و رسوخ کے تحت جب احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی کے ماحول میں پکی سڑکیں بنائی گئیں تو چونکہ جماعت کی کوششوں سے یہ علاقہ آباد ہوا تھا الحاج موصوف کی تجویز پر ایک سڑک کا نام "احمدیہ روڈ" اور دوسری کا نام "حکیم فضل الرحمان روڈ" رکھا گیا۔

اس وقت الحاج موصوف کی عمر تقریباً ۹۴ سال ہے پھر بھی آپ صحت کے لحاظ سے کافی تندرست ہیں جس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ مسلمان ہونے کے اعتبار سے وہ صحت کے معاملے میں بہت محتاط تھے۔ دوسرے فوجی ہونے کے لحاظ سے ورزش کے پابند رہے۔

آج بھی جب آپ الحاج حسن عطا صاحب سے ملاقات کریں اگرچہ آپ عمر کے تقاضا کی وجہ سے کمزور ہیں پھر بھی جماعت کے لئے، جماعت کے عہدیداروں کے لئے، اور ان کے استقبال کے لئے آپ میں بڑی گرم جوشی پائی جاتی ہے۔

مکرم مولانا عبدالوہاب آدم صاحب امیر و مشنری انچارج جماعت ہائے احمدیہ گھانا فرماتے ہیں کہ "جلسہ سالانہ یوکے ۱۹۹۵ء سے واپسی کے بعد انہیں ایک تربیتی اور تبلیغی پروگرام میں شرکت کے لئے کماسی جانے کا اتفاق ہوا اس دوران الحاج حسن عطاء صاحب سے بھی ملاقات کا موقع ملا۔ جب خاکسار نے انہیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سلام پہنچایا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔ یقیناً یہ آنسو ان کی خلافت سے شدید محبت اور احترام کے اظہار کے طور پر تھے اور اس احساس محرومی کے طور پر تھے کہ دنیا کے طول و عرض میں تقریباً ۴۲ سال تک بلاناغہ جماعت احمدیہ کے جلسہ ہائے سالانہ کے مواقع پر قادیان، ربوہ اور پھر لندن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء سے قربت کا موقع ملتا تھا جس کا اب انہیں بوجہ کمزوری صحت موقع نہیں ملتا۔

قارئین کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ الحاج حسن عطاء صاحب کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور گھانا کو ہمیشہ ایسے مخلصین کثرت سے عطا ہوتے رہیں۔

"پردے کی ایک روح ہے جسے تفصیل سے قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے اور مختلف پہلوؤں سے اس پر روشنی ڈالی ہے۔ اس روح کو جب تک ہمیشہ پیش نظر نہ رکھیں گی اس وقت تک آپ کو حقیقت میں علم ہو ہی نہیں سکتا کہ پردہ ہے کیا اور کن حالات میں، کس حد تک اس میں نرمی کی گنجائش ہے، کن حالات میں مزید احتیاط کی ضرورت ہے"۔

اسلامی پردے کی روح کو بیان کرنے والے سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دو نہایت اہم خطابات عنقریب الفضل انٹرنیشنل میں شائع کئے جائیں گے۔ (مدیر)

سوال و جواب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۹۵ء کو ایم ٹی اے کے پروگرام "ملاقات" میں بعض عمومی سوالات کے نہایت دلچسپ اور ایمان افروز جوابات دیئے۔ ذیل میں ادارہ الفضل انٹرنیشنل اس مجلس کے بعض سوال و جواب اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ اسے مکرم یوسف سلیم ملک صاحب نے مرتب کیا ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ [ادارہ]

ختم نبوت کی حقیقت

ایک دوست نے کہا کہ ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۷۲ پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ:

"خدا کی طرف سے مامور ہو کر آنے والے لوگوں کے دو طبقے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو صاحب شریعت ہوتے ہیں جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ایک وہ جو احیائے شریعت کے لئے آتے ہیں جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ اسی طرح پر ہمارا ایمان ہے کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کامل شریعت لے کر آئے جو نبوت کے خاتم تھے۔ اس لئے زمانہ کی استعدادوں اور قابلیتوں نے ختم نبوت کر دیا تھا۔ پس حضور علیہ السلام کے بعد ہم کسی دوسری شریعت کے آنے کے قائل ہرگز نہیں"۔

زمانہ کی استعدادوں اور قابلیتوں نے کس طرح ختم نبوت کر دیا تھا۔ اس کی کیا وضاحت ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا بات یہ ہے کہ نبوت کے ختم سے مراد نبوت کا ختم ہو جانا نہیں ہے بلکہ نبوت کا اپنے درجہ کمال کو پہنچنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اس مسئلہ کو بیان فرمارہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا زمانہ ایک ایسا زمانہ ہے جو قیامت تک ممتد ہے اور اس دور میں انسان کو اپنی استعدادوں کی انتہا تک پہنچنا تھا اور زمین نے اپنے راز اگلنے تھے۔ وہ تمام پیش گوئیاں جو قرآن کریم میں موجود ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانہ سے متعلق ہیں جو اب تک پوری ہو رہی ہیں۔ پس ایسا نبی جس سے خدا اس کی استعدادوں کے کمال کے مطابق کلام کرے اور اس کا کوئی بھی سوال ایسا نہ ہو جو تشنہ رہ جائے اور ہر ضرورت پوری کر سکے۔ یہ ہے زمانے کا تقاضا۔ چنانچہ اس کے مطابق خاتم النبیین تشریف لائے۔ اس سے یہ مراد ہے۔

○ ○

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثال حمد و ثنا

ایک دوست نے سوال کیا کہ بعض غیر احمدی اس بات کو اعتراض کا نشانہ بناتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تعریف میں جو بیان فرمایا ہے اس میں بہت مبالغہ سے کام لیا گیا ہے۔ اس کی وضاحت کیسے کرنی چاہئے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے سائل سے فرمایا کہ کیا آپ نے ان سے پوچھا ہے کہ جب تم یہ مانتے ہو کہ اتنی تعریف کی گئی ہے کہ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تعریف بھی مبالغہ معلوم ہوتی ہے تو ایسے شخص کو وہابی مولوی جب گالیاں دیتے ہیں تو ان کا کیا حشر ہوگا۔ جس شخص کی ساری زندگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ثنا میں گزری ہے اور ایسی تعریف کی ہے کہ ان کو بھی آپ کے مقام سے زیادہ دکھائی دے رہی ہے اس کو گالیاں دیتے ہیں۔ کیا ان کو اس بات کی حیا نہیں کہ ایک ایسا شخص جو عمر بھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نعت گاتا رہا اور ایسی مدح و ثنا کی کہ جس کی کوئی مثال نہیں اس کے پیچھے یہ گندی گالیاں دے کے پڑ گئے ہیں۔ آپ نے اس سے یہ کیوں نہیں پوچھا۔ اس سے یہ پوچھنا چاہئے تھا۔ حضور نے سائل سے دریافت فرمایا کہ اس نے کون سی جگہ بتائی ہے جہاں اس کو مبالغہ دکھائی دیا ہے۔ جواباً عرض کیا گیا کہ سید و مولا کے جو الفاظ استعمال ہوئے ہیں چونکہ اس نے انگریزی میں پڑھا ہے اس کا کہنا ہے کہ Our Lord اور Holy Master کے لفظ استعمال نہیں ہونے چاہئیں کیونکہ لارڈ عیسائی بھی استعمال کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا یہ لغو بات ہے اس کی جہالت کو ہم کیوں قبول کر لیں۔ سید کا ترجمہ لارڈ ہے اور ماسٹر بھی ہے۔ غالباً مولا کا ترجمہ (Lord) کیا گیا ہوگا تو لارڈ کا خطاب تو یہاں ہر کس و ناکس کو مل جاتا ہے۔ یہ اس نے کہاں سے نکالا ہے کہ لارڈ کا لفظ صرف اللہ کے لئے ہے۔ بعض الفاظ انسانوں اور خدا تعالیٰ میں مشترک ہو جاتے ہیں لیکن جس محل پر اطلاق پاتے ہیں ان الفاظ کی شان اس محل کے مطابق ہوتی ہے۔ اب مولیٰ تو غلام کو بھی کہتے ہیں۔ اس کو یہ کیوں خیال نہیں آیا۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور حضرت علیؓ کے آزاد کردہ غلام بلکہ اکثر غلام مولیٰ کہلاتے تھے۔ تو مولیٰ کا ایک مطلب ہے ساتھی، ایک سرپرست۔ اور ایک اللہ تعالیٰ کی ذات میں مولا کا جو تصور ہے سب سے اوپر، سب سے بڑا، سب سے زیادہ خیال رکھنے والا، سب سے بڑا دوست۔ تو اس میں لارڈ کے بھی اسی طرح معنی بدلیں گے۔ ایک عام گورنمنٹ کے بنائے ہوئے لارڈز ہیں۔ ایک لینڈ لارڈز ہیں۔ اس کو یہ کیوں خیال نہیں آتا کہ لینڈ لارڈز بھی ہوتے ہیں جن کو وڈیرے کہتے ہیں۔ یہ شخص محض اعتراض تلاش کر رہا ہے اور اس کا کوئی مقصد نہیں۔ اگر یہ بات نہیں ہے تو اس کو سمجھا دیں وہ مطلب سمجھ جائے گا۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

○ ○

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

تیری قدرت کا کوئی بھی انتہا پاتا نہیں

(چوہدری خالد سیف اللہ خان)

ہبل دوربین (Hubble Telescope) کی ایجاد نے آسمان پر پڑی ہوئی کھال کا پردہ کچھ اور کھسکا دیا ہے اور اس طرح قرآن کریم کی پیش گوئی "اذا السماء کشطت" (۸۱:۱۲) اور جب آسمان کی کھال اتاری جائے گی، ایک بار پھر بڑی شان سے پوری ہوئی ہے۔ اب تک اندازہ تھا کہ ہماری کائنات میں ۱۰ ارب کہکشائیں (Galaxies or Milky Ways) ہیں لیکن ہبل ٹیلی سکوپ سے یہ اندازہ ۱۰ ارب سے بڑھ کر پچاس ارب تک جا پہنچا ہے۔ ہر کہکشاں میں ہمارے سورج کی طرح کے پچاس سے ۱۰۰ ارب تک اپنی ذات میں روشن ستارے ہیں۔ ہر ستارے کا آگے اپنا نظام شمسی ہے۔ وہ لوگ جو سورج کو زندگی کا موجب خیال کر کے اس کی پوجا کرتے تھے وہ غور کریں کہ ہمارے سورج جیسے کھربوں کھرب سورج اور بھی ہیں اس کی حیثیت تو کائنات میں اتنی بھی نہیں جتنی ایک وسیع و عریض صحرا میں ریت کے ایک ذرہ کی ہوتی ہے۔

جوں جوں زیادہ طاقت کی دوربینیں وجود میں آرہی ہیں دور دور کی کہکشائیں نظر آرہی ہیں اور اس طرح کائنات کی وسعت کے اندازے بھی بڑھ رہے ہیں۔ کائنات کی عمر کے اندازے اس کی دور ترین کہکشاں کے فاصلہ سے لگائے جاتے ہیں۔ پہلے اندازہ تھا کہ چونکہ سب سے دور کہکشاں ۱۰ ارب روشنی کے سالوں کے فاصلہ پر ہے لہذا کائنات دس ارب سال پہلے وجود میں آئی تھی۔ اب امریکی ماہرین فلکیات نے جو نیا اندازہ لگایا ہے وہ چودہ ارب سال کا ہے۔ یعنی سب سے دور کہکشاں ہماری زمین سے اتنے فاصلہ پر ہے کہ اگر بجلی یا روشنی ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل فی سیکنڈ کی رفتار سے وہاں جائے تو اسے وہاں پہنچنے کے لئے چودہ ارب سال درکار ہونگے۔ یہ سوچ کر مومن بے اختیار پکار اٹھتا ہے "ربنا ما خلقت ھذا باطلا سبحانک فقنا عذاب النار" یعنی اے خدا تو نے یہ ساری کائنات بے مقصد پیدا نہیں کی تو تو ایسی کمزوریوں سے پاک ہے پس تو ہماری زندگیوں کو بھی بے مقصد ہونے اور اسی طرح آگ کے عذاب کا مورد بننے سے بچا۔

کائنات کے تعلق میں ایک اور خبر یہ ہے کہ امریکی خلا کے سائنس دانوں نے دو ایسے کرے یا زمینیں دریافت کر لی ہیں جن کے ماحولیاتی آثار ایسے ہیں کہ وہاں زندگی پنپ سکتی اور قائم رہ سکتی ہے۔ ان کا فاصلہ زمین سے ۳۵ روشنی کے سال ہے۔

اسی سلسلہ کی ایک اور دلچسپ خبر یہ ہے کہ گو آج کل مریخ بہت خشک ہے وہاں پانی مستقل طور پر جم چکا ہے اور الٹراوائلٹ (Ultra Violet) شعاؤں نے اسے زندگی قائم رکھنے کے قابل نہیں چھوڑا۔ لیکن ایک وقت تھا کہ اس کا ماحول زندگی کے نمو کے لئے مناسب تھا چنانچہ لندن میں ایک کانفرنس ہو رہی ہے جس میں یہ نظریہ پیش کیا جائے گا کہ زندگی پہلے مریخ پر کوئی ۳۔۸ ارب سال پہلے پیدا ہوئی تھی اور وہیں سے اس کے کسی ٹوٹے ہوئے حصہ کے ساتھ چمٹ کر زمین پر پہنچی تھی۔ خدا کی باتیں خدا ہی جانے۔ قرآن کے مطابق خدا جب چاہے ایک کرہ کے دابہ (جاندار مخلوق) کو دوسرے کرہ کے دابہ کے ساتھ جمع کرنے پر قادر ہے۔ کیا پتہ کسی وقت مریخ اور زمین کے دابہ آپس میں ملے ہوں۔ قرآن کریم بڑی وضاحت سے اعلان کر چکا ہے کہ زمین کے علاوہ دوسرے کروں میں بھی "دابہ" بستے ہیں۔

واقفین نو کے والدین کے لئے

ضروری اعلان

تمام ایسے احباب جنہوں نے اپنے بچوں کو وقف نو کے تحت وقف کیا ہوا ہے ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ اگر وقف نو کا فارم پر کرنے کے بعد ان کا پتہ تبدیل ہو گیا ہو تو فوری طور پر شعبہ وقف نو مرکزیہ (لندن) کو اطلاع بھجوائیں۔ اطلاع دیتے وقت "حوالہ نمبر وقف نو" ضرور تحریر کریں تا کہ ریکارڈ تلاش کرنے میں آسانی رہے۔ مرکزی ریکارڈ میں اندراج مکمل ہونا بہت ضروری ہے۔ خاص طور پر مکمل پتہ ضرور درج ہونا چاہئے اور جب بھی پتہ تبدیل ہو اس کی اطلاع ضرور دی جانی چاہئے۔

خریداران الفضل سے گزارش

کیا آپ نے نئے سال کا چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟

اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں اس کی ادائیگی فرما کر رسید حاصل کریں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع کریں۔ رسید کٹواتے وقت اپنا AFC نمبر ضرور درج کروائیں۔ شکریہ (مینجر)

MTV AHMADIYYA
SATELLITES
OFFICIAL SKY AGENTS
SKY
TV ASIA

VIEW THE SERMON EVERY DAY ON EUTELSAT - SATELLITE SYSTEM AVAILABLE FOR ALL SATELLITES IN THE WORLD.
VIEWING CARDS IN STOCK. INSTALLATION AVAILABLE.
MAIL ORDER & INTERNATIONAL EXPORT SERVICE AVAILABLE
WE ACCEPT CREDIT CARDS. CALL FOR COMPETITIVE PRICES. ASK US FOR MORE DETAILS.

S.M SATELLITE SERVICES
15 BRIDGE END, CAMBERLEY, SURREY, GU15 2QX, ENGLAND
TEL: 01276-20916 FAX: 01276-678 740
RECEIVERS, DECODERS, DISHES, SMART CARDS

ہومیو پیتھی کلاس نمبر (۶۹)

بیلاڈونا اور اس سے ملتی جلتی دواؤں کا تذکرہ

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں ۱۳ مارچ ۱۹۹۵ء کو سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

بیان فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: (۱۳ مارچ ۱۹۹۵ء) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں آج ہومیو پیتھی کی کلاس میں بیلاڈونا پڑھانا جاری رکھا اور بعض دوسری ادویہ بھی پڑھائیں اور ذاتی تجارب کے حوالہ سے ان کے خواص اور استعمالات بیان فرمائے۔

بیلاڈونا
(BELLADONNA)

حضور نے فرمایا کہ بیلاڈونا میں آنکھ کی تکلیف میں زیادہ پانی نہیں بہتا۔ تھوڑی دیر کے بعد قدرے گاڑھا مادہ تھوڑا سا نکلتا ہے۔ لیکن آنکھ کا گہرا نزلہ آنکھ کی سرخی کے ساتھ یوفریزیا کا ہے۔ بیلاڈونا اور یوفریزیا اپنی وائٹلنیس اور سرخی میں کافی ملتے ہیں۔ لیکن یوفریزیا میں ورم اتنی نہیں ہوتی۔ سرخی اور شدت پائی جاتی ہے ساتھ پانی تیز بہتا ہے۔ بیلاڈونا میں پانی نہیں بہتا خشک وائٹلنیس ہے آنکھ کے اردگرد سوجن بھی ہوتی ہے۔

نکس وامیکا اور بیلاڈونا میں بھی کیوپرم کے مادے پائے جاتے ہیں۔ کیوپرم تشنج کی غیر معمولی اثر والی دوا ہے۔ یعنی کاپر سے تشنج پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے جن پودوں کے رس میں کاپر کا حصہ ہو ان میں بھی تشنج پایا جائے گا۔

بیلاڈونا میں بالعموم ہر بیماری میں یہی دکھائی دیتا ہے کہ آرام سے فائدہ ہوتا ہے اور حرکت سے تکلیف بڑھتی ہے مگر ٹانگوں میں تکلیف ہو تو ساری ٹانگیں تکلیف سے بھر جاتی ہیں بےچینی ہوتی ہے جسے کم کرنے کے لئے آہستہ آہستہ ٹہلنے سے تکلیف میں کمی ہوتی ہے۔ یہ علامت رسٹاکس سے مشابہ ہے۔

OPTIC NERVE (بصارت کی رگیں) اور RETINA (آنکھ کے پردے) میں سوزش ہو اور میڈیکل ٹسٹ سے اس کا ثبوت مل جائے تو بیلاڈونا مفید ہے۔ عام مشاہدہ سے تو اس سوزش کا علم نہیں ہوسکتا۔ بیماری کی ابتدائی حالت میں بیلاڈونا موثر ہوگی اگر تکلیف مزمن ہو جائے تو یہ فائدہ نہیں دے گی۔ خشکی بھی بیلاڈونا کا عمومی حصہ ہے خشکی کے نتیجہ میں رگیں پھٹ جائیں اور خون یا پانی رسنے لگے تو وہ الگ بات ہے مگر بیلاڈونا کا مزاج خشک ہے۔ چہرے کی بیماریوں میں بھی بیلاڈونا اثرانداز ہوتی ہے۔ تشنج بھی پیدا ہوتے ہیں۔ اگر دماغ کے اندر اعصابی رگوں کے مرکز میں خرابی کی وجہ سے جسم کانپنے لگے یا خون کا دباؤ بہت بڑھ جائے اس وقت اس دباؤ کو کم کرنے کے لئے بیلاڈونا استعمال ہوتا ہے اور یہ موثر اور فوری دوا ہے۔ بعض دفعہ اس کی پیاس برائیونیا سے ملتی ہے یعنی بہت شدید پیاس لیکن پانی پینے سے تسکین نہیں ملتی اور بعض دفعہ آرسنک کی طرح مونہہ خشک ہوتا ہے اور مریض تھوڑا تھوڑا پانی پی کر پیاس بجھانے کی کوشش کرتا ہے۔ آرسنک سے بیلاڈونا کی دوسری علامتیں اس کو الگ کردیتی ہیں اسی طرح برائیونیا کی دوسری علامتیں اس کو الگ کردیتی ہیں مگر یہاں تینوں کا اشتراک ہے مونہہ کی خشکی اور خاص قسم کی پیاس۔ آرسنک کی پیاس کے بارے میں عموماً یہ سمجھا جاتا ہے کہ مریض تھوڑا تھوڑا پانی بار بار پیتا ہے حالانکہ بعض دفعہ اس میں کھلی پیاس ہوتی ہے اور بعض دفعہ جلسیمیم کی طرح بالکل غائب ہو جاتی ہے۔ اگر باقی سب علامتیں آرسنک کی ہوں تو صرف پیاس کی علامت کے نہ ہونے کی وجہ سے اس کے استعمال سے نہیں رکنا چاہئے۔

بیلاڈونا کا عورتوں سے مزاج ملتا ہے۔ کھٹی چیزیں کھانے کا جنون ہو جاتا ہے۔ پانی والے کھلے اسہال نہیں ہوتے بلکہ تھوڑے تھوڑے ہوتے ہیں اس لحاظ سے یہ آرسنک سے ملتی ہے۔ لیکن آرسنک میں اسہال سیاہی مائل ہوتے ہیں اور درد اور بےچینی بہت ہوتی ہے۔ بیلاڈونا میں درد اور بےچینی نہیں ہے صرف پتلے مادے کا اخراج ہوتا ہے۔

بیلاڈونا میں بواسیر کے مسے بھی پائے جاتے ہیں۔ بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی ہے جو بیلاڈونا کے مستقل مزاج کا حصہ نہیں ہے اور نہ ہی اس کا پراسٹیٹ گلینڈ سے کوئی تعلق ہے۔ پراسٹیٹ گلینڈ میں اگر اچانک کوئی انفیکشن ہو جائے تو اس میں بیلاڈونا کام کرے گا لیکن رفتہ رفتہ پراسٹیٹ گلینڈ میں سوزش پیدا ہو جائے اور پیشاب کی تکلیف ہو جائے تو یہ مفید نہیں ہوگا۔

گردے میں پتھری ہو تو ایکونائٹ کے ساتھ بیلاڈونا دینا بہت مفید ہے۔ پتھری ٹوٹ کر نکلنے لگے تو ساری نالی میں جلن محسوس ہوتی ہے۔ بیلاڈونا اس جلن میں مفید ہے۔

بعض دفعہ مثانے میں پیشاب اکٹھا ہوتا رہتا ہے اور ایک دم نکلنے لگتا ہے۔ یہ بیلاڈونا کی نمایاں علامت ہے۔ بعض دفعہ پیشاب ویسے ہی رکتا نہیں۔ بچوں کی پیدائش کے بعد عموماً یہ تکلیف عورتوں میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کا بہترین علاج کاسٹکیم اور کالی کارب ہے۔ نسبتاً عارضی تکلیف کاسٹکیم کا مطالبہ کرتی ہے۔ اگر گہری عضلاتی کمزوریاں ہیں جو فالج سے مشابہ ہوں اور بڑھ رہی ہوں اور مستقل طور پر عورتوں میں یہ کمزوری پیدا ہو جائے کہ وہ پیشاب کنٹرول نہ کرسکیں تو کالی کارب بہت موثر دوا ہے۔ اگر بچے کی پیدائش کے بعد پیشاب بند ہو جائے تو کاسٹکیم دینا چاہئے اور بعد میں مستقل علاج کے طور پر کالی کارب۔ بڑی عمر کی عورتوں میں اگر یہ علامت فوری طور پر ظاہر ہو تو کاسٹکیم دیں۔ اگر رفتہ رفتہ بڑھنے والی کمزوری ہے تو پھر کالی کارب مفید ہوگی۔ ڈلکامارا اس وقت مفید ہوگی جب ہوا میں نمی بہت ہو اور سردی بھی ہو۔ کاسٹکیم میں نمی ضروری نہیں ہے۔ جن عورتوں میں کالی کارب کی علامتیں ہوں ان میں عموماً چڑ جانے کا مادہ پایا جاتا ہے اور وہ عورتیں جو دباؤ میں آکر جذباتی ہو جاتی ہیں وہ رونے کا مزاج رکھتی ہیں ان کے لئے پلسٹیلا دوا ہے۔ کالی کارب میں بالعموم پاؤں بہت ٹھنڈے ہوتے ہیں اور کالی کارب کی علامتیں رکھنے والے مریض کے ہاتھ پاؤں ایک خوراک ہی سے گرم ہو جائیں گے۔ پلسٹیلا گرم دوا ہے لیکن پاؤں ٹھنڈے ہوسکتے ہیں لیکن ہاتھ گرم ہوتے ہیں۔

بیلاڈونا میں بھی پاؤں بہت ٹھنڈے اور سر گرم۔ ماؤف حصہ بھی غیر معمولی طور پر گرم ہوگا اور باقی جسم کے اعضاء ٹھنڈے ہونگے۔ سردی سے تکلیفیں پیدا ہوجاتی ہیں لیکن جب بیماری حملہ کردے تو گرم حصے کو ٹھنڈ سے فائدہ پہنچے گا۔ بیلاڈونا میں یہ تضاد ہے۔

اگر عورتوں کے رحم میں فوری بیماری کے نتیجہ میں رحم اور اووریز سکڑ جائیں، بہت تکلیف ہو اور جلن کا احساس بہت نمایاں ہو جیسے آگ لگ رہی ہو اس صورت میں یہ دوا بہت اچھی ہے جلن کے احساس میں یہ کالی کارب سے بھی مشابہ ہے۔ کالی کارب میں گول دائروں کی صورت میں گرمی کا احساس ہوتا ہے جبکہ بیلاڈونا میں ماؤف اور سوجے ہوئے حصہ میں گرمی ہوتی ہے۔ کالی کارب میں بعض دفعہ گھٹنے کے اوپر گرمی کا احساس ہوتا ہے بعض دفعہ پیٹ پر یا گردے کے اوپر کہیں محسوس ہوتا ہے اور یہ احساس اندرونی بیماری سے مطلع کرتا ہے۔ وہ جگہ خود ماؤف نہیں ہوتی صرف اندر کی تکلیف کا پتہ دیتی ہے۔ پیچش میں اگر پیٹ پر گرم SPOTS ہوں تو کالی کارب کی علامت ہے لیکن اگر گرمی کے ساتھ وہ حصہ ماؤف بھی ہو اور اس میں سوزش اور سرخی بھی ہو تو پھر بیلاڈونا کی طرف دماغ جائے گا۔ بیلاڈونا میں رحم تیزی سے سکڑتا ہے جیسے مٹھی ایک دم بند ہو جائے۔ یہ دراصل تشنج کی علامت ہے اس کے نتیجہ میں لازماً شدید درد ہوتا ہے اور اندر بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ کھلا گہرے سرخ رنگ کا خون بہتا ہے۔ یہ علامت ملی فولیئم اور فاسفورس میں بھی نمایاں ہے۔

اگر حمل ضائع ہونے کے نتیجہ میں خون بہنے لگے تو اس میں سبائنا بہت اہم دوا ہے مگر بیلاڈونا بھی اس خون کو روکنے کی اچھی دوا سمجھی جاتی ہے۔ عموماً حمل ضائع ہونے میں گہری دوائیں استعمال ہوتی ہیں ان میں سبائنا بھی ہے۔

بچے کی پیدائش کے بعد زچگی کی حالت میں اگر ہیمرج ہو جائے تو بیلاڈونا بہت اچھی دوا ہے اس میں بالعموم دائیں طرف بیماری کا رجحان زیادہ ہے اووری میں جہاں تشنج اور شدید گرمی کا احساس ہوتا ہے اس میں دائیں طرف زیادہ تکلیف کا امکان ہے۔ رحم نیچے کی طرف گرتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ گرمی، ورم اور بوجھ کی علامتوں کو یاد رکھیں ان سے بیلاڈونا کی پہچان بہت آسان ہو جاتی ہے۔ وقت پر دینے سے بیماریاں مزمن نہیں ہوتیں بلکہ شروع میں ہی ختم ہوجاتی ہیں۔

وہ حاملہ عورتیں جن میں حمل ضائع ہونے کا خدشہ ہوتا ہے اگر وہ بہت حساس ہوں آوازوں اور قدموں کی چاپ بھی برداشت نہ کرسکتی ہوں اعصاب زودحس ہوں تو بیلاڈونا ابارشن کے رجحان کو روکنے کے لئے بہترین دوا ہے۔

گلے اور آواز کی نالیوں میں بھی اچانک تکلیف شروع ہوجاتی ہے تشنجی کیفیت ہوتی ہے سرخی اور سوزش کی علامتیں بھی ہوتی ہیں۔ بعض دفعہ آواز اچانک بیٹھ جاتی ہے اس کے لئے کاسٹکیم بھی مفید ہے۔ کاسٹکیم میں اچانک ٹھنڈ لگ جانے سے عضلاتی فالج ہو جاتے ہیں اور گلے پر فالج کے اثر سے آواز بند ہوجاتی ہے۔ بیلاڈونا میں خون میں غیر معمولی دباؤ کی وجہ سے اچانک فالج ہوتا ہے لیکن یہ مستقل علامت نہیں ہوتی۔ بیلاڈونا کی علامتیں خون کے دباؤ اور نمایاں گرمی سے پہچانی جائیں گی۔ کاسٹکیم میں یہ علامتیں نہیں ہیں۔

بعض لوگوں کی آوازیں بدلتی رہتی ہیں کبھی بہت موٹی اور کبھی پتلی چیخ نما۔ یہ اگر وقتی کیفیت ہو تو اس میں بیلاڈونا بہت مفید ہے لیکن اگر مزمن ہو جائے تو پھر یہ کام نہیں کرے گی کیونکہ مزمن تکلیف میں فالجی علامات نمایاں ہو جاتی ہیں۔ ایک تو مکمل فالج ہوتا ہے جس میں آواز بالکل بند ہوجاتی ہے لیکن بعض دفعہ صرف جزوی فالج ہوتا ہے کبھی آواز میں جان پڑ جاتی ہے اور کبھی جان نکل جاتی ہے۔ بیلاڈونا اس عارضی کیفیت میں موثر ہے۔

بیلاڈونا میں رات کو لیٹنے کے بعد کھانسی کی تکلیف زیادہ ہوجاتی ہے اور تشنجی کیفیت پیدا ہوتی ہے خوفناک آوازیں آتی ہیں لیکسز اور فیرم فاس میں بھی سونے کے بعد کھانسی بڑھنے کی علامت پائی جاتی ہے لیکن یوفریزیا میں نزلاتی اثرات کے ساتھ کھانسی شروع ہوجائے تو رات کے وقت آنکھ سے بہنے والا تیزابی پانی گلے میں گرنے لگتا ہے اور ایک آدھ گھنٹے میں اتنی سوزش پیدا کردیتا ہے کہ کھانسی شروع ہوجاتی ہے۔ سونے کے کچھ دیر کے بعد آنکھ کا کھلنا اور کھانسی شروع ہونا لیکسز کا حصہ ہے۔ بعض دواؤں میں رات گیارہ بجے بیماری کی علامات بڑھتی ہیں ان میں برومیم چوٹی کی دوا ہے خصوصاً اگر دمے کا حملہ رات کو گیارہ بجے زیادہ ہوجائے تو یہ اس میں بہت موثر ہے۔ بیلاڈونا کی کھانسی کے ساتھ بہت درد ہوتا ہے۔ ہیپرسلف، برائیونیا اور فاسفورس میں بھی یہ علامت نمایاں ہے۔ بیلاڈونا اگرچہ عارضی دوا ہے لیکن اگر شروع میں ہی علامتیں پہچان کر دوا دی جائے تو نمونیہ وغیرہ کی قسم کی بیماریوں کو سنبھال لیتی ہے۔ اگر جوڑوں کے درد میں ورم اور سوزش پائی جائے اور اچانک یہ ورم نمایاں ہو تو بیلاڈونا اس میں فوراً فائدہ دیتی ہے۔ عموماً جوڑوں کے درد میں دواؤں کے اثرات بہت آہستہ آہستہ ظاہر ہوتے ہیں اور جلدی ٹھیک کرنے کی کوشش بھی نہیں کرنی چاہئے۔

بیلاڈونا کی علامات موجود ہوں کسی وجہ سے خون کا دباؤ بڑھ جائے اور اس کے نتیجہ میں جوڑوں میں سوزش ہو گرمی کا احساس نمایاں ہو، تپکن اور دھڑکن پائی جائے تو بیلاڈونا کی چند خوراکیں اس تکلیف کو لمبا ہونے سے بچا لیتی ہیں۔ یہ تکلیف کسی ایک جوڑ میں نمایاں ہوسکتی ہے ضروری نہیں کہ سارے جوڑوں میں بیک وقت تکلیف ہو۔

بیلاڈونا کی ایک علامت ٹانگوں میں CRAMPS

AL-HALAL
Flames Grill
Eat In & Take Away
FREE DELIVERY
within 2-mile Radius
Deliveries until 11:00pm only
Minimum Order £7.00
KEBABS RICE DISHES SOUTHERN FRIED
TANDOORI BURGERS CURRIES
0181-870 9077
165 Merton Road, Southfirlds
London SW18

یعنی تشنج ہونے کا رجحان بھی ہے۔ اس کو پٹھا چڑھنا بھی کہتے ہیں۔ بیلاڈونا میں تشنج سر کو پیچھے کی طرف کھینچتا جاتا ہے سامنے کی طرف نہیں ہوتا۔ پیچھے کی طرف کھینچنے کے لئے ایک اور دوا "کوکس کیکٹائی" ہے جو پیچھے کی طرف بدن کو اکڑاتی ہے اور بعض مرگی کے مریضوں میں بھی یہ علامت پائی جاتی ہے اس میں بھی کوکس مفید ہے۔ بیلاڈونا کی طرح APIS میں بھی شدت، گرمی اور سوجن کی علامت ہے۔ بیلاڈونا اور ایپس میں فرق ہے بیلاڈونا میں چونکہ ماؤف حصہ کے علاوہ باقی جسم ٹھنڈا ہوتا ہے اس لئے مریض گرم ہونا چاہتا ہے اور اپنے آپکو گرم کپڑوں میں لپیٹتا ہے۔ ایپس میں مریض کا سارا جسم جلتا ہے اور کسی قسم کی گرمی برداشت نہیں ہوتی بلکہ اگر کسی مریض کو آگ کے سامنے بٹھادیا جائے تو تشنج شروع ہو جاتا ہے۔ بچوں کو شدید تکلیف ہوجاتی ہے۔ بچہ کو گرم پانی سے غسل دے دیا جائے تو تشنج اتنے زیادہ ہوجاتے ہیں کہ سانس اور خون کی نالیاں بند ہوجاتی ہیں اور بچہ مر بھی سکتا ہے۔ بیلاڈونا اور ایپس میں جسم کے اوپر چھپاکی نکل آتی ہے پلسٹیلا میں بھی یہ علامت ہے۔ پلسٹیلا اور بیلاڈونا ملا کر دینا مفید رہتا ہے۔ بعض دفعہ ایسی چھپاکی کا معدے سے بھی تعلق ہوتا ہے۔ اگر معدہ خراب ہو اور اس کے نتیجہ میں چھپاکی ہو تو پلسٹیلا اور نکس وامیکا کام آتی ہے۔ اینا کارڈیم بھی مفید ہے۔ اگر دانے موٹے نہ ہوں تو فاسفورس مفید ہے۔ اگر دانے بڑے اور موٹے موٹے ہوں، گرمی کی علامت ہو تو APIS نمایاں ہے۔ بیلاڈونا کے دانوں میں بےترتیب موٹے موٹے دھبے نہیں پائے جاتے بلکہ چمکدار سے ہوتے ہیں۔ ورم ایپس کی طرح ہی ہے۔ دانوں کی ظاہری صورت جو جلد پر ظاہر ہوتی ہے اس سے بھی دواؤں کی پہچان ممکن ہے مگر اس کے علاوہ اور چیزوں کو دیکھ کر بھی مدد لینی پڑتی ہے۔ بعض دفعہ بعض اور علامتیں بھی مددگار ہو جاتی ہیں۔ ARUM TRIF بھی چھپاکی کی بہت اچھی دوا ہے لیکن اس کی ایک علامت ہے کہ ناک اور ہونٹوں کے اردگرد کھجلی ہوتی ہے۔ السریں بھی مفید ہے۔

بیلاڈونا کا کلکیریا سے بھی تعلق ہے جہاں بیلاڈونا کام کرنا چھوڑ دے وہاں کلکیریا کی باری آ جائے گی یا پھر سلفر کی۔ بعض دفعہ بیلاڈونا کی علامتیں سلفر میں لے جاتی ہیں اور سلفر پھر کلکیریا کی علامتیں پیدا کردیتا ہے۔ کلکیریا کارب بہت سی دواؤں کا جنکشن ہے لیکن اگر کلکیریا کارب کے بعد سلفر دے دیں تو حادثہ ہوجائے گا اس لئے پہلے لائیکوپوڈیم دیں پھر سلفر۔

☆ بقیہ :- مسیحیت

کے پیش نظر مسیح کے زندہ بچ نکلنے کا امکان نسبتاً بہت زیادہ تھا۔ بہت تعجب انگیز ہے یہ امر کہ متشکک مزاج لوگ اس بات کو تو فوراً رد کر دیتے ہیں کہ مسیح صلیب پر عمداً قتل کئے جانے کی کوشش سے زندہ بچ نکلا تھا لیکن اس کے بالمقابل وہ حتمی اور قطعی موت واقع ہونے کے بعد اس کے دوبارہ جی اٹھنے کی انوکھی و نرالی اور سراسر غیر حقیقی اور غیر قدرتی کہانی پر جھٹ ایمان لے آتے ہیں اور پھر وہ حقیقی موت بھی ان کے اپنے اعتقاد کے مطابق ایسی تھی جو پورے تین دن رات طاری رہی۔

میڈیکل ریسرچ کے شعبہ نے بھی قریب المرگ حالت کو پہنچنے کے واقعات میں دلچسپی لی ہے۔ ایک تحقیق کے دوران موت کے قریب پہنچنے کے تجربات پر مشتمل ایسے ۷۸ قریب المرگ مریضوں کے متعلق رپورٹوں کا گہری نظر سے جائزہ لیا گیا۔ ان میں ۸۰ فیصد مریض ایسے تھے جن کا قریب المرگ حالت کے تجربات کے دوران ڈاکٹری عملہ خود موجود تھا یا ان تجربات کے اختتام پر فوراً ہی وہاں پہنچ گیا تھا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ۴۱ فیصد لوگوں نے یہ رپورٹ دی کہ قریب المرگ حالت کے تجربہ کے دوران انہیں مردہ قرار دے دیا گیا تھا۔

(The Phenomenology of Near Death Experience by Bruce Greyson M.D. & Ian Slevenson - M.D.,A.M.Psychiatry 137: 10 October 1980)

تمام تر طبّی آلات اور مشینوں کی موجودگی اور ان سے کام لینے کے باوجود اگر طبّی ماہرین غلطی سے ایک زندہ آدمی کو مردہ سمجھ کر اس کی موت واقع ہونے کا اعلان کر سکتے ہیں تو کتنی قابل اعتماد ہو سکتی ہے ایک فکر مند اور پریشان حال مبصر کی گواہی جس نے مسیح کو اس کے ہوش گم ہو جانے کی حالت میں دیکھا اور نتیجہ اس سے یہ نکال لیا کہ وہ مر گیا ہے؟ اس پر مستزاد یہ کہ اس کو دوبارہ دیکھنے کے بعد یہ نتیجہ نکالنا کہ مرنے کے بعد وہ پھر زندہ ہو گیا قطعی بلاجواز ہے۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

بقیہ:- حج بیت اللہ — اور — شرپسند ملا

میں بھجوا دیا۔ وہاں بھی قریباً ایک ماہ قید تنہائی میں رہا۔ والدہ صاحبہ کو بھی مکہ میں قید تنہائی میں رکھا گیا اور بعد میں انہیں بھی جدہ کی جیل میں منتقل کر دیا گیا۔

ہمیں قیدیوں کی گاڑی میں ادارۃ الترحیل کے دفتر میں لے جایا گیا۔ گاڑی میں میرے سامنے ایک بزرگ آدمی بیٹھے ہوئے تھے میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کس ملک کے ہیں اور آپ کو کیوں قید کیا گیا ہے۔ کہنے لگے میں پاکستانی ہوں اور مجھے احمدی ہونے کے جرم میں قید کیا گیا ہے۔ میں نے کہا کہ ہمارا بھی یہی جرم ہے۔ ہمیں آپس میں مل کر بہت خوشی ہوئی۔ ان کا نام محمد دین ہے اور موہلن کے چٹھہ ضلع گوجرانوالہ کے رہنے والے ہیں۔

وہاں سے ہمیں سیدھا جدہ کی بندرگاہ پاکستان جانے کے لئے حکم ہوا۔ ہم نے کہا کہ ہمارا سامان جیل کے باہر پڑا ہے چنانچہ وہاں سے سامان لیا گیا اور ہمیں بندرگاہ پہنچایا گیا۔ وہ آخری جہاز تھا جو ۱۴ مئی کو جدہ سے چلا اور اس جہاز میں ہم واپس پاکستان پہنچ گئے۔ ہمارا ترجمان بہت اچھا آدمی تھا۔ اس نے مجھے کہا کہ مجھے آپ کے استقلال پر رشک آتا ہے۔ آپ نے دین کی خاطر قید ہو کر حضرت یوسف علیہ السلام کی سنت تازہ کر دی ہے۔

اللہ کے فضل سے مجھے خدام الاحمدیہ کا عہد نبھانے کی توفیق ملی۔ وہ عہد یہ ہے کہ میں اقرار کرتا ہوں کہ دینی اور ملی مفاد کی خاطر میں اپنی جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہوں گا۔

میرا جو فوٹو لیا گیا تھا وہ ماہ اکتوبر کے رسالہ چٹان میں جس کے ایڈیٹر شورش کاشمیری تھے شائع کیا گیا۔ فوٹو میں حرم کے سپاہی نے میری ہتھکڑی پکڑی ہوئی ہے۔ فوٹو کے نیچے لکھا ہے "جامعہ احمدیہ کے اکاؤنٹنٹ محمد شریف جنہیں مکہ مکرمہ کی عدالت نے کافر قرار دے کر جیل بھجوا دیا"۔ یہ فوٹو اس وقت تک شائع نہ کیا گیا جب تک ہمیں پاکستان کی اسمبلی نے کافر قرار نہ دے دیا۔ جب ۷ ستمبر کو ہمارے متعلق غیر مسلم ہونے کا فیصلہ ہو گیا اس کے بعد یہ فوٹو شائع کیا گیا اور خود ہی یہ ثبوت مہیا کر دیا کہ احمدی حج کرنے جاتے ہیں۔ ہم ہی ظالم بن کر ان کو روکتے ہیں۔

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۹ مارچ بروز جمعۃ المبارک مسجد فضل لندن میں نماز جمعہ و عصر کے بعد حسب ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

۱۔ مکرمہ آمنہ طیبہ صاحبہ اہلیہ مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ربوہ۔

۲۔ مکرمہ امۃ المجید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ثناء اللہ خان صاحب مرحوم۔ لاہور۔ (مرحومہ حضرت مولوی شیخ محمد صاحبؓ آف لاہور صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی بیٹی اور مکرم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کی والدہ تھیں۔)

۳۔ مکرمہ بلقیس بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب مرحوم۔ لاہور۔

۴۔ مکرمہ امۃ الرحمان صاحبہ والدہ مکرم عطاء الرحمان صاحب غنی۔ لاہور۔ (مرحومہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی نواسی اور صحابیہ تھیں۔)

۵۔ مکرمہ خانم زبیدہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم میجر سردار بشیر احمد خان صاحب مرحوم آف مالیر کوٹلہ حال اسلام آباد، پاکستان۔

۶۔ مکرم حمید احمد صاحب لائلپوری۔ لندن۔

جرمنی میں پیزا (PIZZA) کا کاروبار کرنے والے احباب کے لئے خوشخبری

ضامن صحت

عمدہ کوالٹی

گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی

اور شنکن کے حصول کے لئے رابطہ فرمائیں

بازار سے بارعایت

ہوم ڈلیوری

جرمن مزاج کے عین مطابق ذائقہ

نوٹ: ہماری مصنوعات صرف گائے کے گوشت سے تیار شدہ ہیں۔
اس بات کی تسلی کے لئے ہماری فیکٹری تشریف لائیں۔

آج ہی رابطہ کیجئے

FIRMA MERZ
MAYBACH STR. 2
69214 EPPELHEIM (GAWEBEGEBIET)
BEI HEIDELBERG
FAX: 06221-7924-25
TEL: 06221-7924-0

کتابیں پڑھنے کے بعد لائبریری کو بھیج دیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"افراد سے میں یہ کہوں گا کہ آپ اپنی زندگی میں (اور آپ سے میری مراد وہ دوست ہیں جنہیں علم کا شوق ہے اور کتابیں خریدتے ہیں) بہت سی کتب ایسی بھی خریدتے ہیں کہ جب پڑھ لیتے ہیں تو ان میں آپ کو کوئی دلچسپی باقی نہیں رہتی۔ پس ایسے دوستوں کو سوچنا چاہئے کہ ایسی کتاب میں ایک ہزار دوسرے آدمیوں کو دلچسپی ہو سکتی ہے۔ اس واسطے وہ ایسی کتب (خلافت) لائبریری میں بھیج دیں۔ ان کا اپنا شوق تو پورا ہو گیا..............

اگر ہماری ساری جماعت اس طرف توجہ کرے اور ساری جماعت سے مراد پاکستان کی جماعت نہیں بلکہ ساری دنیا کی جماعتیں مراد ہیں جن میں کروڑ ڈیڑھ کروڑ سے بھی شاید زیادہ افراد ہوں۔ پس اگر دوست توجہ کریں تو ہمیں سال میں ایک لاکھ کتابیں آسانی سے مل سکتی ہیں۔ (روزنامہ الفضل ۲ مئی ۱۹۹۱ء)

(مرسلہ: صدر خلافت لائبریری کمیٹی ربوہ)

حج بیت اللہ ـــــ اور ـــــ شرپسند ملا

(مولوی محمد شریف آف ربوہ، حال مقیم نیویارک)

خاکسار اور خاکسار کی والدہ مرحومہ کو جنوری ۱۹۷۴ء میں حج بیت اللہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی، الحمدللہ علیٰ ذالک۔ مکہ مکرمہ میں ہم نے رہائش کے لئے جو کمرہ کرایہ پر لیا تھا اس میں ۱۵ افراد تھے جن میں سے ۱۲ احمدی تھے اور ۳ غیر احمدی چنیوٹی تھے۔ ہماری پاکستان واپسی ۱۷ اپریل کو تھی۔

ایک دن ہم غار ثور سے واپس آ رہے تھے ہمارا سامنا مولانا شریف احمد صاحب امینی مرحوم سے ہو گیا۔ ہم نے ان کو اپنی رہائش گاہ کا پتہ دیا اور وہ ہمارے ہاں آنے جانے لگے۔ غیر احمدی عورتوں نے والدہ صاحبہ سے دریافت کیا کہ یہ کون شخص یہاں آتا ہے۔ والدہ صاحبہ نے کہا کہ یہ میرے بیٹے محمد شریف کے استاد ہیں اور میرا بیٹا قادیان میں ان سے پڑھا کرتا تھا۔ اس طرح ان کو ہمارے احمدی ہونے کا پتہ چل گیا۔

ماہ فروری میں مولوی منظور احمد چنیوٹی نے مسجد الحرام میں دوران تقریر یہ کہا کہ اگر کسی کو معلوم ہو کہ کوئی مرزائی حج کرنے آیا ہے تو بتائے، اگر نہیں بتائے گا تو اس کا حج قبول نہیں ہو گا۔ انعام الٰہی چنیوٹی اس کی تقریر سن رہا تھا۔ اس نے مخبری کر دی کہ ہمارے کمرے میں مرزائی رہتے ہیں۔ چنانچہ مولوی منظور احمد چنیوٹی نے دو آدمی ہمارے گھر بھجوائے۔ انہوں نے مجھے گھر سے باہر بلا کر کہا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ یہاں مرزائی رہتے ہیں۔ خاکسار نے انہیں کہا کہ یہاں کوئی مرزائی نہیں ہے۔ یہ میں نے اس بنا پر کہا کہ ہم تو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں۔ چنانچہ وہ چلے گئے اور میرے تعاقب میں رہے۔

انعام الٰہی چنیوٹی نے میرے پاس کچھ رقم امانت رکھوائی ہوئی تھی۔ اس نے مجھ سے کہا کہ آپ بے فکر رہیں سعودی عرب کی حکومت کے لئے سب فرقے برابر ہیں۔

ایک رات خاکسار مسجد الحرام میں زمزم کی منڈیر سے پشت لگائے ہوئے اور خانہ کعبہ کی طرف میرا منہ تھا قرآن مجید کی تلاوت کر رہا تھا کہ میرے پاس ایک شخص آیا اور مجھ سے پوچھ گچھ کرنے لگا۔ میں نے اس کی طرف توجہ نہ دی۔ اتنے میں ایک اور جوشیلا شخص آیا۔ اس نے مجھ سے قرآن مجید چھین لیا اور کہنے لگا آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ مرزا غلام احمد قادیانی کو مانتے ہیں یا نہیں۔ میں نے کہا آپ کو اس سے کیا غرض۔ کہنے لگا اگر نہیں بتاتے تو میں آپ کو گرفتار کرا دوں گا۔ چنانچہ اس نے حرم کے ایک سپاہی کو کہا کہ یہ قادیانی ہے۔ وہ سپاہی مجھے حرم کی پولیس کے دفتر میں لے گیا۔ وہاں مولوی منظور چنیوٹی بھی بیٹھا ہوا تھا۔ مولوی صاحب نے مجھے پنجابی میں کہا "اسے وی ڈلے بیراں دا کجھ نئیں وگڑیا، آپ احمدیت سے توبہ لیں میں تمہیں گرفتاری سے بچالوں گا۔ میں نے کہا کہ احمدیت سے توبہ کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ تھانے دار گھر جا چکا تھا۔ تھانیدار کو فون کر کے گھر سے بلوایا گیا۔ تھانیدار نے مولوی منظور سے پوچھا کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ قادیانی ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ ان کے کمرہ میں رہنے والوں نے بتایا ہے۔ تھانیدار نے کہا کہ ہم نے تو قادیانیوں پر پابندی عائد کی ہوئی ہے یہ کس طرح یہاں آ جاتے ہیں۔ مولوی منظور نے جواب دیا کہ ان کے نام بھی مسلمانوں والے ہیں اور کام بھی مسلمانوں والے کرتے ہیں۔ گورنمنٹ پاکستان انہیں پاسپورٹ دیتی ہے اور یہ یہاں آ جاتے ہیں۔ اس نے یہ بھی کہا کہ مرزائی لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی اور امام مہدی مانتے ہیں۔ تھانے دار نے مجھے پوچھا کہ کیا یہ بیان درست ہے۔ میں نے کہا ٹھیک ہے۔ چنانچہ اسی وقت مجھے ہتھکڑی لگا کر جیل بھجوا دیا۔

رات کافی گزر چکی تھی اس وقت میرے پاس جائے نماز تھا۔ میں نے وہاں نماز تہجد ادا کی اور دعا کی۔ کچھ دیر میں لیٹا اتنے میں فجر کی نماز کے لئے اذان دی گئی اور قیدیوں نے نماز باجماعت ادا کی۔ میں بیٹھا رہا جب انہوں نے نماز ختم کی تو میں نے نماز فجر ادا کی۔

عرب قیدی جب ناشتہ کرنے لگے تو انہوں نے مجھے کہا "تعال کل معنا" یعنی آؤ اور ہمارے ساتھ ناشتہ کرو۔ میں نے ان کے ساتھ ناشتہ کیا۔ تمام قیدی میرے ارد گرد اکٹھے ہو گئے اور پوچھنے لگے کہ کس جرم کی وجہ سے قید ہوئے ہو۔ میں خاموش رہا پھر خود ہی کہنے لگے کیا پاسپورٹ کے بغیر آئے ہو۔ میں نے کہا کہ پاسپورٹ لے کر آیا ہوں۔ پھر کہنے لگے سرقہ یعنی چوری کی ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ اس کے بعد انہوں نے کہا حشیش یعنی بھنگ تمہارے پاس سے نکلی ہے۔ میں نے کہا نہیں۔

میں نے انہیں کہا کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی امام مہدی علیہ السلام کا مرید ہوں اور یہ کہتے ہیں کہ تم مسلمان نہیں ہو۔ انہوں نے کہا کہ یہ تو کوئی جرم نہیں۔ اتنے میں مجھے جیل سے باہر ہتھکڑی لگا کر مسجد الحرام میں لے جایا گیا۔ وہاں جا کر میں نے انہیں کہا کہ میری والدہ کو اطلاع دی جائے، وہ گھبرا رہی ہونگی۔ چنانچہ وہ اسی حالت میں مجھے رہائش گاہ تک لے گئے۔ والدہ صاحبہ مجھے دیکھ کر رونے لگیں۔ میں نے والدہ صاحبہ کو کہا کہ آپ دعا کریں۔ چنانچہ والدہ صاحبہ کو بھی ساتھ چلنے کو کہا اور ہم مسجد الحرام میں آ گئے۔

مولوی منظور چنیوٹی نے کہا کہ اس کی فوٹو لی جائے چنانچہ حرم کے باہر میری فوٹو لی گئی۔ حرم کے سپاہی نے میری ہتھکڑی کو پکڑا ہوا تھا۔ اس کے بعد مجھے اور میری والدہ صاحبہ کو قاضی کے پاس لے گئے۔ مولوی منظور ہمارے ساتھ تھا اور اس کے پاس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب حقیقۃ الوحی تھی۔ اس نے قاضی کے سامنے کتاب کھول کر عربی کا حصہ رکھ دیا۔ کہنے لگا یہ مرزا غلام احمد قادیانی کا مرید ہے اور مرزا پر وحی نازل ہوئی ہے۔ قاضی نے پڑھنا شروع کر دیا کہ "یا احمد بارک اللہ فیک۔ مارمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی"۔ قاضی مجھے کہنے لگا کہ کیا واقعی یہ وحی ہے۔ میں نے کہا یہ وحی ہے۔ کہنے لگا یہ وحی کیسے ہو سکتی ہے۔ اس میں کچھ الفاظ اپنے ہیں اور کچھ قرآن مجید کے۔ میں نے کہا کہ اپنا کچھ نہیں سب الہامات ہیں۔

قاضی نے مجھ سے پوچھا کہ وحی کیسے نازل ہوتی ہے۔ میں نے جواب دیا کہ قرآن مجید میں وحی نازل ہونے کے تین ذرائع بیان ہوئے ہیں:-

۱۔ خداتعالیٰ اپنے بندے سے براہ راست کلام کرتا ہے۔

۲۔ فرشتہ کے ذریعہ کلام کرتا ہے۔

۳۔ من وراء حجاب، پردے کے پیچھے سے غیبی آواز آتی ہے۔

اس کے بعد اس نے مجھ سے دریافت کیا کہ امام مہدی کا ظہور کب ہو گا۔ میں نے یہ حدیث پڑھی "لم یبق من الاسلام الا اسمہ ولم یبق من القرآن الا رسمہ۔ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدیٰ۔ و علماءھم شر من تحت ادیم السماء" یعنی امام مہدی علیہ السلام ایسے وقت میں آئیں گے جب اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور قرآن مجید کے صرف الفاظ رہ جائیں گے۔ مسلمانوں کی مساجد بظاہر آباد ہونگی لیکن ہدایت سے خالی ہونگی اور اس وقت کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہونگے۔ یہ سن کر قاضی کہنے لگا "ھذا حدیث الشیطان"۔ کہ یہ شیطان کی حدیث ہے۔ نعوذباللہ۔ اس نے یہ اس لئے کہا کہ وہ خود اس حدیث کا مصداق تھا۔ یہ تمام گفتگو ترجمان کے ذریعہ ہو رہی تھی۔ قاضی کہنے لگا کہ اسے کل دوبارہ لانا۔ ہم مکہ کے تمام قاضیوں کو بلائیں گے اور یہ معاملہ ان کے سامنے رکھیں گے۔

ہمارے ساتھ وہ شخص بھی تھا جس نے مجھ سے قرآن مجید چھینا تھا۔ وہ بدبخت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرتا تھا۔

میں نے اس گستاخ شخص کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اس شخص نے میرے آقا کو گالیاں دی ہیں۔ اس شخص کا کیا حق تھا کہ میرے آقا کو گالیاں دیتا۔ کاش میں اس سے پہلے مرجاتا۔ تھانیدار پر میری اس گفتگو کا بہت اثر ہوا۔

جب انعام الٰہی چنیوٹی کو معلوم ہوا کہ میں قید ہو گیا ہوں۔ اس نے معلم کے پاس جا کر کہا کہ میرے پیسے ان کے پاس ہیں وہ دلا دیں۔ چنانچہ معلم آیا اور ان سے کہا کہ اس کو گھر بھجواؤ، ان کے پاس ایک حاجی کے پیسے ہیں۔ وہ مجھے گھر لے گئے۔ میں نے ٹرنک سے اس کی رقم نکالی کر دے دی اور اپنی رقم بھی لے لی۔ اور کچھ ضروری چیزیں لیں۔ قرآن مجید بھی لیا۔ اس روز رات کو مجھے اور والدہ صاحبہ کو حرم کی حوالات میں ہی رہنے دیا گیا۔ میں نے وفات مسیح کی آیات کے حوالے قرآن مجید سے لکھنے شروع کئے۔ تھانیدار کی مجھ پر نظر پڑ گئی۔ انہوں نے مجھے حوالات سے باہر بلا کر قرآن مجید مجھ سے چھین لیا۔

دوسرے دن مجھے اور والدہ صاحبہ کو قاضیوں کے سامنے پیش کیا گیا۔ ریڈر میرا بیان جو لکھا ہوا تھا وہ پڑھ کر سنانے لگا۔ کہ یہ کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آ سکتا ہے حالانکہ نبوت بند ہو چکی ہے۔ میں نے کہا کہ جس قسم کی نبوت بیان میں لکھی گئی ہے اس [illegible] آپ یہ لکھیں کہ [illegible] شریعت کے اور اس نبی کے آنے کی غرض اسلام کو دوبارہ زندہ کرنا ہے اور اس قسم کی نبوت کا ثبوت قرآن مجید کی اس آیت سے ملتا ہے:

"ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین و حسن اولئک رفیقا"

قاضی کہنے لگا کہ یہاں گزشتہ نبی مراد ہیں۔ میں نے کہا واؤ عاطفہ ہے جس کا مطلب یہ بنتا ہے کہ صدیق بھی گزشتہ، شہید بھی گزشتہ اور صالحین بھی گزشتہ تو کیا نعوذباللہ اس امت میں صرف فاسق فاجر رہ جائیں گے۔ مولوی منظور چنیوٹی کہنے لگا کہ آیت میں "مع النبیین" ہے جس کے معنے ہیں کہ نبیوں کے ساتھ ہونگے۔ میں نے کہا قرآن مجید کی ایک آیت ہے "و توفنا مع الابرار" کیا جب کوئی نیک آدمی فوت ہوتا ہے تو آپ کی جان بھی ساتھ نکل جاتی ہے۔ اس پر مولوی منظور خاموش ہو گیا۔

پھر ریڈر نے پڑھا کہ یہ شخص کہتا ہے کہ وحی جاری ہے۔ حالانکہ وحی بند ہو چکی ہے۔ میں نے کہا کہ میں قرآن مجید سے ثبوت دیتا ہوں کہ وحی جاری ہے۔ اس پر قاضی غصے میں آ گیا اور گالیوں پر اتر آیا اور کہنے لگا کہ تم مرتد واجب القتل ہو۔ چونکہ والدہ صاحبہ کے سامنے مجھے قتل کی دھمکی دی گئی تھی۔ میں نے والدہ صاحبہ سے کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ قرآن مجید میں آیا ہے کہ جس کو کفر پر مجبور کیا جائے اور اس کا دل مطمئن ہو اس پر گرفت نہیں لیکن میں واقف زندگی ہوں اور اگر میں نے لغزش کھائی تو سات پشت تک مجھے کسی نے معاف نہیں کرنا۔ میں یہ آپ پر واضح کر دیتا ہوں کہ اگر میری موت مقدر ہے تو دنیا کی کوئی طاقت مجھے نہیں بچا سکتی۔ اور اگر زندگی ہے تو جتنا زور یہ مرضی لگالیں میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

انہوں نے میرے متعلق فیصلہ کیا کہ جب تک اوپر سے احکام نہیں آتے اس کو قید تنہائی میں رکھا جائے۔ اگر اس کو دوسرے قیدیوں کے ساتھ رکھا گیا تو انہیں بھی تبلیغ کرے گا۔ چنانچہ مجھے اور والدہ صاحبہ کو قید تنہائی میں رکھا گیا۔ قید میں ایک کارڈ پر جرم کے خانہ میں یہ لکھا گیا کہ اس شخص کو بہت سمجھایا ہے کہ قادیانی مذہب سے باز آ جائے لیکن یہ دین قادیانی پر اصرار کرتا ہے اور دین قادیانی شریعت اسلامی کے مخالف ہے۔ میں نے ان کو کہا کہ قادیانی تو کوئی دین نہیں ہمارا دین تو اسلام ہے۔

قید تنہائی میں رکھنے سے پہلے ہمیں ایک جگہ لے جایا گیا وہاں کافی دیر بیٹھے رہے۔ میں نے وہاں ایک وصیت نامہ لکھ کر والدہ صاحبہ کو دے دیا کہ ہو سکتا ہے مجھے قتل کر دیا جائے اس لئے یہ وصیت نامہ میرے اہل و عیال کو جا کر دے دیں۔ وصیت میں میں نے لکھا کہ میں حرم میں قرآن مجید پڑھ رہا تھا کہ مجھے گرفتار کر لیا گیا۔ یہاں کا قانون سخت ہے ہو سکتا ہے کہ مجھے قتل کر دیا جائے۔ آپ میری میت پر نوحہ نہ کریں۔ اور میرے تمام بیٹوں کے نام وصیت ہے کہ وہ احمدیت کے بہادر سپاہی بنیں اور اگر انہیں احمدیت کی خاطر جان کی قربانی دینی پڑے تو اس سے دریغ نہ کریں۔

ایک ماہ تک میں مکہ کی قید تنہائی میں رہا۔ چونکہ میں ان کے نزدیک کافر تھا اور ان کا قانون ہے کہ کافر حرم کی حدود میں نہیں رہ سکتا۔ انہوں نے مجھے جدہ کی جیل

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

TOWNHEAD PHARMACY
31 TOWNHEAD,
KIRKINTILLOCH,
GLASGOW G66 3JW

FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS
NEEDS PHONE:

TEL: 0141-777 8568
FAX: 0141-776 7130

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں "ایک انگریز نے مجھ سے سوال کیا کہ سائنس کی اسقدر ترقی کے باوجود آپکا خیال ہے کہ اسلام غالب آئے گا؟ .... میں نے جواب دیا مجھے اس کا ایسا ہی یقین ہے جیسا اپنی ہستی کا۔ شملہ کے آریہ سماج کے سیکرٹری صاحب ایک دفعہ مجھے ملنے آئے اور سوال کیا کہ اسلام کی صداقت کا ثبوت کیا ہے؟ میں نے کہا .... اسلام نے مجھے اپنی صداقت کے متعلق یقین دیا ہے۔ کہنے لگے کیا آپ سمجھتے ہیں مجھے اپنے مذہب پر یقین نہیں۔ میں نے کہا جیسا یقین آپ کو ہے ویسا تو ہر عیسائی، موسائی غرضیکہ تمام مذاہب کے ماننے والوں کو ہے... کہنے لگے پھر یقین کسے کہتے ہیں؟ میں نے کہا میں اپنے بیوی بچوں کو ساتھ لے کر یہ قسم کھاتا ہوں کہ اے خدا اگر اسلام تیرا مذہب نہیں اور قرآن تیری طرف سے نہیں تو ہم سب کو ہمیشہ کے لئے ہدایت سے محروم کردے اور ہم پر اپنا غضب نازل کر۔ آپ بھی اپنے مذہب کے متعلق ایسی قسم کھائیں۔ کہنے لگے بیوی بچوں کو کیوں شامل کیا جائے؟ میں نے کہا جس گولی نے لگنا نہیں اس سے ڈر کیسا؟ اس سے معلوم ہوا کہ آپ کو شک ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ ایمان کے کئی مدارج ہوتے ہیں اور مشاہدہ ایسے مقام پر پہنچادیتا ہے کہ کسی قسم کا شک باقی نہیں رہتا"۔ ہفت روزہ "بدر" ۸ فروری میں محترم رشید احمد صاحب سونگھڑوی کے مضمون مشاہدات مصلح موعودؓ میں یہ واقعہ بیان ہوا ہے۔

★★اخبار "بدر" ۲۲ فروری میں گذشتہ نومبر میں منائے جانے والے تبلیغی ہفتہ کی کارگزاری رپورٹ شائع ہوئی ہے۔

★ ★ ★

حضرت مصلح موعودؓ نے ایک موقعہ پر فرمایا "ضرورت کے وقت ہر علم خدا مجھے سکھاتا ہے اور کوئی شخص نہیں ہے جو مقابلہ میں ٹھہر سکے"

ماہنامہ "خالد" فروری میں محترم عبداللہ ولیئم صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کے قرآنی علوم کے حوالہ سے متعدد مثالیں بیان کی ہیں۔ حضورؓ نے جو یہ فرمایا "اللہ تعالیٰ نے بیج کے طور پر میرے دل اور دماغ میں قرآنی علوم کا ایک خزانہ رکھ دیا ہے" چنانچہ کم و بیش ۲ ہزار خطبات جمعہ اور بے شمار تقاریر اس دعویٰ پر گواہ ہیں اور قرآن کے حوالہ سے آپؓ نے ہر مسئلہ پر روشنی ڈالی ہے چنانچہ تفسیر کبیر کے بارے میں کئی غیراز جماعت علماء نے تعریفی کلمات کہے ہیں۔ مشہور نقاد و ادیب اختر اورینوی لکھتے ہیں "اس تفسیر اکبر کے عالم علم و عرفان کی تجلیات بیان کرنے کے لئے دفتر در دفتر چاہئیں۔ یہ تفسیر ملت اسلامیہ کی بے بہا دولت ہے۔ قرآن حکیم کی اس تفسیر سے امت محمدیہ کا مستقبل وابستہ ہے"۔ تفسیر کا مطالعہ کرنے کے بعد علامہ نیاز فتح پوری حضورؓ کی خدمت میں لکھتے ہیں "آپکی وسعت نظر، آپکی غیرمعمولی فکر و فراست، آپکا حسن استدلال اس کے ایک ایک لفظ سے نمایاں ہے... اسکی داد دینا میرے امکان میں نہیں۔" نواب بہادر یار جنگ بھی اس تفسیر کو ہمیشہ زیرمطالعہ رکھتے تھے۔ پروفیسر عبدالمنان بیدل صدر شعبہ فارسی پٹنہ یونیورسٹی نے کہا "مرزا محمود کی تفسیر کے پایہ کی کوئی ایک تفسیر بھی کسی زبان میں نہیں ملتی...."

★ ★ ★

اسی شمارہ میں شائع شدہ آل پاکستان تیسرے علمی مقابلہ جات کی رپورٹ کے مطابق ۵ و ۶ جنوری کو منعقد ہونے والی علمی ریلی میں ۱۱۶ مجالس کے ۲۵۲ خدام شامل ہوئے۔ افتتاح محترم مرزا عبدالحق صاحب صوبائی امیر نے کیا جبکہ اختتامی تقریب کے مہمان محترم چوہدری حمیداللہ صاحب وکیل اعلیٰ تھے۔ ضلع سرگودھا کے خدام سب سے زیادہ انعامات کے حقدار قرار پائے۔

★ ★ ★

"احمدیہ گزٹ" کینیڈا فروری ۹۶ء کی رپورٹ کے مطابق چوتھی قومی تعلیم القرآن کلاس ۱۱ تا ۱۳ اگست ۹۵ء بیت الاسلام میں منعقد ہوئی جس میں ۱۱۰۰ مرد و خواتین شامل ہوئے۔

★ ★ ★

محترم سردار احمد صاحب ضلع گجرات کے گاؤں چھپا مل کے ساکن ہیں۔ ۱۵ سال کی عمر میں ایک شیعہ ذاکر کی شاگردی اختیار کی۔ ایک روز ذاکر نے موعود امام کے جلد آنے کے لئے دعا کروائی تو آپ اس دعا سے اتنے متاثر تھے کہ کئی ماہ تک یہی دعا کرتے رہے۔ ایک رات ایسا خواب دیکھا جس کا لطف جاگنے کے بعد بھی بہت گہرا تھا۔ انہی دنوں ایک احمدی محمد لطیف قریشی انکے گاؤں آئے اور نماز کے لئے گاؤں کی اکلوتی مسجد چلے گئے جہاں کے مولوی نے بحث کے بعد انکی پٹائی کروادی۔ جب وہ اپنے میزبان کے پاس واپس پہنچے تو سردار صاحب بھی وہاں چلے گئے اور ان سے گفتگو کی اور خواب بیان کیا۔ انہوں نے "کشتی نوح" دی جسے پڑھنے کے بعد آپ ایک صحابی مولوی امام الدین صاحبؓ کے ہمراہ قادیان گئے جہاں حضرت مصلح موعودؓ کو دیکھتے ہی خواب والا منظر یاد آگیا چنانچہ بیعت کرکے واپس آئے۔ شدید مخالفت ہوئی لیکن چند سال کے اندر ہی مخالفین میں سے ۴۰ افراد احمدی ہوگئے۔ قبول احمدیت کا یہ واقعہ ماہنامہ "انصاراللہ" فروری ۹۶ء میں شائع ہوا ہے۔

★ ★ ★

محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ ۱۹۰۳ء میں پیدا ہوئیں۔ انکے والد حضرت حافظ نبی بخش صاحبؓ آف فیض اللہ چک [illegible] قبل بھی [illegible] آپکے ایک بڑے بھائی [illegible] صاحبؓ نے ۲۵ سال مغربی افریقہ میں خدمت کی توفیق پائی۔ ۲۵ء میں حضرت چوہدری محمد حسین صاحب سے شادی کے بعد محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ نے جھنگ میں سکونت اختیار کی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ۱۰ بچوں سے نوازا۔ ایک فرزند محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب ہیں۔ آپکا ذکر خیر ایک اور بیٹے محترم عبدالحمید صاحب نے روزنامہ "الفضل" ۲۲ فروری میں کیا ہے۔ مرحومہ تہجدگزار تھیں اور قرآن کی تلاوت اس ذوق سے کرتیں کہ بہت سا حصہ زبانی یاد تھا۔ صاحب رؤیا و کشوف تھیں۔ تربیت اولاد کی طرف خاص توجہ دی، سب بچوں کو خود قرآن کریم پڑھایا۔ کچھ عرصہ محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے پاس لندن میں قیام فرما رہیں۔ ۷ اکتوبر ۷۷ء کو لندن میں وفات پائی۔ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

★ ★ ★

ماہنامہ "الہدیٰ" آسٹریلیا جنوری ۹۶ء میں جماعت احمدیہ آسٹریلیا کے جلسہ سالانہ ۹۵ء کی رپورٹ شائع ہوئی ہے جو ۲۴ تا ۲۶ دسمبر کو مسجد بیت الہدیٰ میں منعقد ہوا۔ یہ رپورٹ حاضرین کی تعداد، مقررین کے اسماء یا تقاریر کے عناوین اور دیگر معلومات سے یکسر خالی اور نامکمل ہے۔

★ ★ ★

روزنامہ "الفضل" ۲ اپریل کی ایک خبر کے مطابق محترم غلام مصطفیٰ صادق صاحب (سابق افسر امانت تحریک جدید ربوہ) ۲۷ مارچ کو ۸۹ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

★★اس کالم کے لئے موصول ہونے والے ماہ فروری ۹۶ء کے دیگر ماہوار جرائد میں "نوائے ظفر" نیویارک اور "مصباح" ربوہ شامل ہیں۔

دلچسپ خبریں

مکتوب آسٹریلیا

(مرتبہ: چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل، آسٹریلیا)

کیا مائیکروویو اور بجلی کی ٹرانسمیشن لائنوں سے کینسر ہونے کا خطرہ ہے؟

بجلی کی ہائی وولٹیج کی لائنوں سے برقی مقناطیسی لہریں (Electro-Magnetic Waves) پیدا ہوتی ہیں۔ یہی لہریں مائیکروویو چولہوں میں کھانا پکانے کے لئے استعمال ہوتی ہیں۔ ان کو مائیکروویو (Microwave) اس لئے کہتے ہیں کہ ان کی لہریں بہت چھوٹی لمبائی کی ہوتی ہیں (یعنی ایک ملی میٹر سے لے کر ۰ء۳ میٹر تک) کچھ عرصہ سے یہ بحث چلی ہوئی ہے کہ آیا یہ لہریں جو منٹوں میں گوشت کو گلا دیتی ہیں کیا ان کے قرب سے کینسر پیدا ہو سکتا ہے یا نہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ ہو سکتا ہے اور بعض کہتے ہیں نہیں۔ آسٹریلیا میں بجلی کی ٹرانسمیشن لائنوں کی تنصیب کی راہ میں یہ سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ لوگ اپنے گھروں کے قریب سے کینسر کے خدشہ کے پیش نظر یہ لائنیں نہیں گزارنے دیتے۔

اس معاملہ پر بہت تحقیق ہو چکی ہے اب اس تمام تحقیقات پر امریکہ کے سائنس دانوں نے غور و فکر کیا ہے جس کے بعد امریکن کینسر سوسائٹی کے ڈاکٹر کلارک ہیتھ (Dr. Clark Heath) نے بتایا ہے کہ وہ تمام شواہد جن سے ان لہروں سے کینسر پیدا ہونے کا استنباط کیا جاتا ہے وہ کمزور اور باہم غیر مطابق ہیں اور نتیجہ خیز نہیں۔ لہذا ایسا کوئی حتمی ثبوت نہیں ملا جس سے مائیکروویو لہروں کا کینسر سے کوئی تعلق معلوم ہوتا ہو۔ (ماخوذ از سڈنی ہیرلڈ ۱۰ فروری ۱۹۹۶ء)

○ ○

کانوں کو چھدوانے میں مضر نقصانات

مغربی معاشرہ میں عورتوں کی نقل میں مردوں میں کانوں کو چھدوانے اور زیور پہننے کا رواج ترقی کر رہا ہے۔ کان چھاتی (نپل) اور ناف پر زیور پہننے کو بعض نوجوان فیشن خیال کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو سڈنی ٹیکنیکل یونیورسٹی کے شعبہ آکوپنکچر نے متنبہ کیا ہے کہ جسم کو چھیدنا بھی ایک طرح سے آکوپنکچر ہے اور اس کا غلط استعمال صحت پر مستقل طور پر نقصان ڈال سکتا ہے۔ دوسری طرف صحیح مقام پر آکوپنکچر صحت کے لئے مفید بھی ہو سکتا ہے۔ مثلاً وہ کہتے ہیں کہ کان کی لو کے درمیانی حصہ کا تعلق آنکھ سے ہے۔ سب سے نچلے حصہ کا گلے کی گلٹیوں کے ساتھ، اوپر والے حصہ کا زبان کے ساتھ وغیرہ وغیرہ۔ صرف کان ہی کے ہر حصہ کا تعلق جسم کے کسی نہ کسی حصہ سے ہے اور غلط استعمال نقصان دہ ہو سکتا ہے۔ اور یہی حال جسم کے دوسرے حصوں کا ہے۔

آکوپنکچر چین میں قدیم سے درد اور بیماری کے علاج کے طور پر استعمال ہوتا رہا ہے۔ موجودہ ڈاکٹر اس کے مفید ہونے پر متضاد آراء رکھتے ہیں۔ اس طرز علاج کی جو حکمت بیان کی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ جب دو قدرتی طاقتوں (Yin & Yang) میں توازن بگڑتا ہے تو بیماری اور درد پیدا ہوتی ہے۔ آکوپنکچر اس توازن کو درست کرتا ہے۔ جو ڈاکٹر اس طریقہ علاج کو مفید یقین کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ چینیوں کا یہ کہنا درست ہے کہ جسم کے اندر سر سے پاؤں تک بعض طاقت (Energy) کے غیر مرئی راستے قائم ہوتے ہیں جو جسم کے مختلف اعضاء کے فعل کو متاثر کرتے ہیں اور ان کا دماغ اور اعصاب وغیرہ سے تعلق ہوتا ہے۔ آکوپنکچر انرجی کے ان راستوں کو متحرک کر کے مختلف اعضاء پر اثر ڈالتا ہے۔ اس سے کم از کم کچھ حد تک ضرور دماغ سے پیدا ہونے والی قدرتی دوا Endorphins میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ یہ ایک قسم کے کیمیاوی مادے ہیں جو جسم کے درد کے احساس کو کم کرتے ہیں۔ سائنس دان یہ بھی کہتے ہیں کہ ہو سکتا ہے آکوپنکچر اعصابی نظام پر اس طرح اثر ڈالتا ہو کہ درد کے پیغام کو دماغ تک پہنچنے میں رکاوٹ ڈالتا ہو یعنی نہ پیغام دماغ تک مکمل پہنچے اور نہ درد محسوس ہو۔ لیکن جہاں صحیح جگہ پر آکوپنکچر کرنے سے فائدہ پہنچ سکتا ہے وہاں غلط جگہ پر کرنے سے نقصان بھی پہنچ سکتا ہے۔ لہذا کان اور جسم کے دوسرے حصے چھدوانے والوں کو اس کے ممکنہ نقصان سے متنبہ کیا گیا ہے۔

○ ○

DISTRIBUTORS OF CRIMPLENE/ VELVET & POLYESTER COTTON CLOTH/ QUILTS & BLANKETS/ PILLOWS & COVERS/ VELVET CURTAINS/ NYLON & SATIN FINISH BED SPREADS/ BED SETTEE & QUILT COVERS/ VELVET CUSHION COVERS/ PRAYER MATS/ ETC. ETC DIRECT SALE TO THE PUBLIC

CROWN TEXTILES,
138 ABBEY ROAD, BRADFORD, BD8 8DP
PHONE 01274 724331 / 488 446
FAX: 01274-730 121

Muslim Television Ahmadiyya Programme Schedule for Transmission

28/04/1996 - 7/05/1996

Sunday 28th April 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner- Tarteel -Ul- Quran Lesson No 15 (New)
01.00 Liqaa Ma'al Arab 24.04.96 (R)
02.00 Islamic Teachings: Rohani Khazain (R)
02.30 History of Ahmadiyyat by B.A. Rafiq Sahib (R)
03.00 Learning Languages With Hazoor Lesson No 111 (R)
04.00 Chinese Programme: Learning Chinese Lesson No. 5
04.30 Book Reading With Love To Chinese Brothers
05.00 Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV & Children 27.04.96
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner: Tarteel -Ul-Quran Lesson No. 15 (R)
07.00 Meet Our Friends No. 5 (New)
08.00 Sindhi Programme: Friday Sermon Rec. 25.02.94
09.00 Liqaa Ma'al Arab 24.04.96 (R)
10.00 Bangla Programme
11.00 Learning Languages With Hazoor Lesson No.111(R)
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Children's Corner - Tarteel -Ul- Quran Lesson No 15 (R)
13.00 From The Archives : Question Time, With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.00 Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV & English Speaking Friends Rec. 28.04.96 (New)
15.00 Around The Globe: Hamari Kaenat, No 21
16.00 Liqaa Ma'al Arab Rec. 25.04.96.
17.00 Albanian Programme
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Let's Learn Salat Lesson No.15 New
19.00 German Programme: Pressesihau
20.00 Learning Languages With Hazoor Lesson No 112 (New)
21.00 A Letter From London
22.00 Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih & English Speaking Friends Rec.28.04.96 (R)
23.00 Norwegian Programme: Learning Norwegian Lesson No.7 (New)

Monday 29th April 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Let's Learn Salat Lesson No. 15 (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab 25.04.96 (R)
02.00 A Letter From London (R)
03.00 Learning Languages With Hazoor Lesson No 112 (R)
04.00 Norwegian Programme: Learning Languages Lesson No. 7
05.00 Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV &English Speaking Freinds 28.04.96
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Let's Learn Salat Lesson No. 15 (R)
07.00 Around The Globe: Hamari Kaenat No. 21 (R)
08.00 Siraki Programme : Friday Sermon Rec. 29.04.94
09.00 Liqaa Ma'al Arab 25.04.96 (R)
10.00 Bangla Programme
11.00 Learning Languages With Hazoor Lesson No. 112 (R)
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Children's Corner - Let's Learn Salat Lesson No. 15 (R)
13.00 Indonesian Programme - Q / A
14.00 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec. 29.04.96 (New)
15.00 MTA Sports: Basket Ball Match
16.00 Liqaa Ma'al Arab No 15 (New)
17.00 Norwegian Programme: MTA Norway
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner: Tarteel-Ul-Quran Lesson No. 16 (New)
19.00 German Programme: Islamis Press Schau
20.00 Learning Languages With Hazoor Lesson No 113 (New)
21.00 Islamic Teachings: Islami Akhlaq by Laiq Ahmad Sahib
22.00 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec. 29.04.96 (R)
23.00 French Programme: Learning French Lesson No. 6 (New)

Tuesday 30th April 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Tarteel-Ul-Quran Lesson No. 16 (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab No 15 (R)
02.00 Islamic Teachings: Islami Akhlaq by Laiq Ahmad Tahir Sahib
03.00 Learning Languages With Hazoor Lesson No. 113 (R)
04.00 French Programme: Learning French Lesson No 6 (R)
05.00 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih Iv .Rec. 29.04.96 (R)
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner-Tarteel-Ul-Quran Lesson No. 16 (R)
07.00 MTA Sports: Basket Ball Match (R)
08.00 Pushto Programme: Speech
09.00 Liqaa Ma'al Arab : No.15 (R)
10.00 Bangla Programme
11.00 Learning Languages With Hazoor Lesson No. 113 (R)
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Children's Corner : Tarteel -Ul- Quran Lesson No. 16 (R)
13.00 From The Archives: Question Time With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.00 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec. 30.04.96 (New)
15.00 Medical Matters
16.00 Liqaa Ma'al Arab No. 16 (New)
17.00 Turkish Programme
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner -Let's Learn Salat Lesson No. 16 (New)
19.00 German Programme: Should Women Work or Not.
20.00 Learning Languages With Hazoor Lesson No. 114 (New)
21.00 Around The Globe: Hamari Kaenat No.22 (New)
22.00 Tarjumatul Quran Class: With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec. 30.04.96 (R)
23.00 Chinese Desk: Learning Chinese Lesson No 6 (New)
23.30 Book Reading : With Love To Chinese Brothers.

Wednesday 1st May 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner: Let's Learn Salat Lesson No. 16 (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab No. 16 (R)
02.00 Around The Globe: Hamari Kaenat No.22 (R)
03.00 Learning Languages With Hazoor Lesson No. 114 (R)
04.00 Chinese Programme: Learning Chinese Lesson No 6 (R)
04.30 Book Reading With Love To Chinese Brothers
05.00 Tarjumatul Quran Class: With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec. 30.04.96 (R)
06.00 Tilawat, Hadith, news
06.30 Children's Corner: Let's Learn Salat Lesson No 16 (R)
07.00 Medical Matters (R)
07.30 First Aid With Dr Mujeeb-Ul-Khan(R)
08.00 Russain Programme
09.00 Liqaa Ma'al Arab No 16 (R)
10.00 Bangla Programme
11.00 Learning Languages With Hazoor Lesson No 114 (R)
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Children's Corner: Let's Learn Salat Lesson No 16 (R)
13.00 Indonesian Programme
14.00 Natural Cure - Homeopathy With Hadhrat Khalifaul Masih IV Rec.01.05.96 (New)
15.00 MTA Variety: Dilbar Mera Yehi Hain
16.00 Liqaa Ma'al Arab No 17 (New)
17.00 French Programme
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner: Tarteel-Ul-Quran Lesson No 17 (New)
19.00 German Programme: Kinder Sendung
20.00 Learning Languages With Hazoor Lesson No 115 (New)
21.00 MTA Lifestyle: Cooking Lesson Karachi Kitchen
21.30 Perahan - Sewing Lesson No. 4
22.00 Natural Cure - Homeopathy With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec. 01.05.96 (R)
23.00 Arabic Programme: Learning Arabic Lesson No 5 (New)
23.30 Tafseer -Ul-Quran: Lesson No 5 (New)

Thursday 2nd May 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Tarteel -Ul- Quran Lesson No 17 (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab No 17 (R)
02.00 MTA Life Style - Cooking Lesson Karachi Kitchen
02.30 Sewing Lesson - Perahan
03.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 115 (R)
04.00 Arabic Programme - Learning Arabic - Lesson No 5 (R)
04.30 Arabic Programme -Tafseer-Ul-Quran
05.00 Natural Cure - Homeopathy With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec. 01.05.96 (R)
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Tarteel-Ul-Quran Lesson No 17 (R)
07.00 M.T.A. Variety - Dilbar Mera Yehi Hain
08.00 Sindhi Programme - Friday Sermon 04.03.94
09.00 Liqaa Ma'al Arab No 17 (R)
10.00 Bangla Programme
11.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 115 (R)
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Children's Corner - Tarteel-Ul-Quran Lesson No 17 (R)
13.00 From The Archives - Interview of Malik Saleh
14.00 Natural Cure - Homeopathy With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec. 02.05.96 (New)
15.00 Quiz Programme - Aisha Deneiat Academy No 1
16.00 Liqaa Ma'al Arab No 18 (New)
17.00 Bosnian Programme - Answers to Objections Regarding. Ahmadiyyat
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner -Let's Learn Salat Lesson No 18 (New)
19.00 German Programme
20.00 Learning Languages With Huzur Lecson No 116 (New)
21.00 M.T.A. Entertainment
22.00 Natural Cure - Homeopathy With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec. 02.05.96 (R)
23.00 Norwegain Programme - Learning Norwegain Lesson No 8

Friday 3rd May 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Let's Learn Salat Lesson No 18 (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab No 18 (R)
02.00 M.T.A. Entertainment - Bait Bazi
03.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 116 (R)
04.00 Norwegain Programme - Learning Norwegian Lesson No 8
05.00 Natural Cure - Homeopathy With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec. 02.05.96 (R)
06.00 Tilawat, Hadith, news
06.30 Children's Corner - Let's Learn Salat Lesson No 18 (R)
07.00 Quiz Programme - Ashia Deeniat Academy No 1 (R)
08.00 Pushto Programme
09.00 Liqaa Ma'al Arab No 18 (R)
10.00 Bangla Programme
11.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 16 (R)
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Children's Corner - Let's Learn Salat Lesson
13.00 Friday Sermon
15.00 Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends Rec. 03.05.96 (New)
16.00 Liqaa Ma'al Arab No 19 (New)
17.00 Turkish Programme - Translation of the Holy Quran
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Tarteel-Ul-Quran Lesson No 18 (New)
19.00 German Programme
20.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 117 (New)
21.00 Medical Matters
22.00 Friday Sermon
23.00 Learning French - Lesson No. 6

Saturday 4th May 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Tarteel-Ul-Quran Lesson N0 18 (New)
01.00 Liqaa Ma'al Arab No 19 (R)
02.00 Medical Matters
03.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 117 (R)
04.00 French Programme - Learning French Lesson No 6 (R)
05.00 Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends Rec.03.05.96 (R)
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Tarteel-Ul-Quran Lesson No 18 (R)
07.00 M.T.A. Variety - Conversation With Mustafa Sabet Sahib.
08.00 Friday Sermon
09.00 Liqaa Ma'al Arab No 19 (R)
10.00 Bangla Programme
11.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 117 (R)
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Children's Corner - Tarteel-Ul-Quran Lesson No 18 (R)
13.00 Question Time
14.00 Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With Children Rec 04.05.96
15.00 Meet Our Freinds
16.00 Liqaa Ma'al Arab No 20 (New)
17.00 Arabic Programme
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Let's Learn Salat Lesson No 18 (New)
19.00 German Programme
20.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 118 (New)
21.00 Islamic Teachings - Islami Akhlaq by Laiq Ahmad Tahir Sahib
21.30 Question & Answer With Khuddam 20.04.96
23.30 Chinese Programme - Learning Chinese Lesson N0 7

Sunday 5th May 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Let's Learn Salat Lesson No 18 (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab No 20 (R)
02.00 Islamic Teachings - Islami Akhlaq by Laiq Ahmad Tahir Sahib (R)
03.00 Learning Languges With Huzur Lesson No 18 (R)
04.00 Chinese Programme - Learning Chinese Lesson N0 7 (R)
04.30 Chinese Programme - Book Reading With Love To Chinese Brothers
05.00 Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Massih IV With Children. Rec.04.05.96 (R)
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Let's Learn Salat Lesson No 18 (R)
07.00 Meet Our Friends (R)
08.00 Sindhi Programme - Friday Sermon Rec.11. 03.95
09.00 Liqaa Ma'al Arab No 20 (R)
10.00 Bangla Programme
11.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 118 (R)
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Children's Corner - Let's Learn Salat Lesson No 18 (R)
13.00 From The Archives - Interview Mark Tazy Rec. 18.12.91
14.00 Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends (new)
15.00 Around The globe - Documentary - 'Sankofa'. With Coutesy of W.H.O.
16.00 Liqaa Ma'al Arab No 21 (New)
17.00 Albanian Programme
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Tarteel-Ul-Quran Lesson No 19 (New)
19.00 German Programme
20.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 119 (New)
21.00 A Letter From London
22.00 Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Massih IV With English Speaking Freinds Rec. 05.05.96
23.30 Norwegain Programme - Learning Norwegain Lesson No 9

Monday 6th May 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Tarteel-Ul- Quran Lesson No 19 (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab No 21 (R)
02.00 A Letter From London (R)
03.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 119 (R)
04.00 Norwegian Programme - Learning Norwegian Lesson No 9 (R)
05.00 Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends Rec 05.05.96 (R)
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Tarteel-Ul-Quran Lesson No 19 (R)
07.00 Around The Globe - Documentary 'Sankofa' with courtesy of W.H.O. (R)
08.00 Sindhi Programme - Friday Sermon Rec.06.05.94
09.00 Liqaa Ma'al Arab No 21 (R)
11.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 119 (R)
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Children's Corner - Tarteel-Ul-Quran Lesson No 19 (R)
13.00 Indonesain Programme - Interview of Indonesian Delagates Rec. 27.09.95
14.00 Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec06.05.96(New)
15.00 M.T.A Sports - Games Nasirat -Ul- Ahmadiyya. Pakistan
15.30 Kabaddi Semi Final
16.00 Liqaa Ma'al Arab No 22 (New)
17.00 Turkish Programme
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Let's Learn Salat Lesson No 19 (New)
19.00 German Programme
20.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 120 (New)
21.00 Islamic Teachings - History of Ahmadiyyat by B.A.Rafiq Sahib
22.00 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec. 06.05.95 (R)
23.00 French Programme - Learning French Lesson No 7

Tuesday 7th May 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Let's Learn Salat Lesson No 19 (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab No 22 (R)
02.00 Islamic Teachings - History of Ahmadiyyat by B.A.Rafiq Sahib (R)
03.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 120 (R)
04.00 French Programme - Learning French Lesson No 7 (R)
05.00 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec.06.05.96 (R)
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Let's Learn Salat Lesson No 19 (R)
07.00 M.T.A.Sports
08.00 Pushto Programme - Friday Sermon Rec. 28.01.94
09.00 Liqaa Ma'al Arab Lesson No 22 (R)
10.00 Bangla Programme
11.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 120 (R)
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Children's Corner - Let's Learn Salat Lesson No 19 (R)
13.00 From The Archives - Interview of Basit Ahmad Khan Sahib
14.00 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec07.05.96(New)
15.00 Medical Matters
16.00 Liqaa Ma'al Arab No 23 (New)
17.00 Norwegian Programme
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Tarteel-Ul-Quran Lesson No 20 (New)
19.00 German Programme
20.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 121 (New)
21.00 Around The Globe-Hamari Kaenat No22
22.00 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec.07.05.96 (R)
23.00 Chinese Programme - Learning Chinese Lesson N0 8
23.30 Chinese Programme - Book Reading With Love To Chinese Brothers. Philosophy of the Teachings of Islam

Wednesday 8th May 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Tarteel-Ul-Quran Lesson No 20 (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab No 23 (R)
02.00 Around The Globe-Hamari Kaenat No. 22 (R)
03.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 121 (R)
04.00 Chinese Progrmme - Learning Chinese Lesson No 8 (R)
04.30 Chinese Programme - Book Reading With Love To Chinese Brothers. Phillsophy of the Teachings of Islam
05.00 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec. 07.05.96 (R)
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Tarteel-Ul-Quran Lesson No 20 (R)
07.00 Medical Matters - Typhoid
08.00 Russian Programme - Huzur's Interview with two Russian's.
09.00 Liqaa Ma'al Arab No 23 (R)
10.00 Bangla Programme
11.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 121 (R)
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Children's Corner - Tarteel-Ul-Quran Lesson No 20 (R)
13.00 Indonesian Programme - Bedah Buku
13.30 Question and Answer
14.00 Natural Cure - Homeopathy With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec.08.05.96 (New)
15.00 M.T.A. Variety -Dilbar Mera Yahi Hain
16.00 Liqaa Ma'al Arab No 24 (New)
17.00 French Programme - Huzur's Trip to France Part 1 21/23/24.05/89
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Let's Learn Salat Lesson No 20 (New)
19.00 German Programme
20.00 Learning Languages With Huzur Lesson NO 122 (New)
21.00 M.T.A Life Style - Karachi Kitchen
21.30 Sewing Lesson - Perahan
22.00 Natural Cure - Homeopathy With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec. 08.05.94 (R)
23.00 Arabic Programme - Learning Arabic Lesson No 6
23.30 Arabic Programme - Tafseer-Ul-Quran

Al Fazl International Weekly, London
16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K)
ISSN: 1352 9587
☎ (0) 181 870 8517
Fax: (0) 181 870 1095
Vol. 3 Friday, April 26, 1996 No. 17

دو احمدی مستورات پر دن دہاڑے قاتلانہ حملہ

دونوں کو شدید زخمی حالت میں ہسپتال داخل کر دیا گیا

ایک گھناؤنی سازش کے تحت حملہ آور کے ساتھی نے ایک پر توہین رسالت کا مقدمہ درج کرا دیا

[پریس ڈیسک]: مورخہ ۲۶ مارچ ۱۹۹۶ء کو محترمہ بشریٰ صدیقہ صاحبہ اہلیہ زیڈ۔ یو۔ تاثیر صاحب اور محترمہ سعیدہ بخاری صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر سید عبدالحمید بخاری صاحب، جن کی عمریں بالترتیب ۶۰ اور ۶۵ سال ہیں طارق روڈ پر ایک ٹیلر ماسٹر محمد عارف نامی کی دکان سے، جہاں وہ گزشتہ ۱۵ سال سے کپڑے سلواتی رہی ہیں اپنے وہ کپڑے جو سلوانے کے لئے دیئے ہوئے تھے لینے کے لئے گئیں۔ تقریباً پانچ بجے سہ پہر جب یہ خواتین ٹیلر ماسٹر کی دکان کے سامنے گاڑی سے اتریں تو محترمہ بشریٰ تاثیر صاحبہ تو ٹیلر ماسٹر کی دکان میں چلی گئیں جبکہ محترمہ سعیدہ بخاری قریب ہی ایک دکان پر دھاگہ لینے کے لئے چلی گئیں۔

جونہی بشریٰ تاثیر صاحبہ دکان کے اندر گھسیں کسی گہری سازش اور منصوبے کے تحت اس بدبخت ٹیلر ماسٹر نے ان پر ٹوکے سے حملہ کر دیا اور پے در پے وار کر کے زمین پر گرا دیا۔ ان کے سر کے دائیں جانب ایک کاری ضرب لگی جس سے کھوپڑی کی ہڈی کٹ گئی اور اس سے مغز پر بھی دباؤ پڑا۔ انہیں خون میں لت پت چھوڑ کر ٹیلر ماسٹر اس دکان پر پہنچا جہاں مسز سعیدہ بخاری دھاگہ خرید رہی تھیں اور ان پر بھی اندھا دھند وار کئے جس سے نڈھال ہو کر وہ زمین پر گر پڑیں۔ لوگوں نے مجرم کو پکڑ لیا۔ زخمی خواتین کو آغا خان ہسپتال پہنچایا گیا جہاں محترمہ سعیدہ بخاری کا تین گھنٹے کا آپریشن کیا گیا اور محترمہ بشریٰ صدیقہ کا ۵ گھنٹے تک آپریشن ہوتا رہا۔ گو دونوں مستورات ہوش میں آ گئی ہیں تاہم محترمہ بشریٰ صدیقہ کے بائیں دھڑ پر برا اثر پڑا ہے اور بائیں بازو اور بائیں ٹانگ میں حرکت نہیں ہے۔ یاد رہے محترمہ بشریٰ صدیقہ ماہنامہ مسرت ڈائجسٹ کی ایڈیٹر ہیں۔

بدبخت ٹیلر ماسٹر نے پولیس کے سامنے کئی بیانات بدلے ہیں اور جھوٹ گھڑا ہے کہ یہ خواتین ایسا کپڑا سلائی کے لئے لائی تھیں جن پر قرآنی آیات تحریر تھیں۔ کبھی اس نے کہا کہ اس نے خواب کی بنا پر ان عورتوں پر حملہ کیا ہے۔ چنانچہ پولیس کی طرف سے ایک بیان اخبار جنگ کی ۲۹ مارچ کی اشاعت میں شائع ہوا ہے، جس میں لکھا ہے:

"خواتین پر حملہ کرنے والا ٹیلر ماسٹر مسلسل بیان تبدیل کر رہا ہے۔ کپڑوں پر قرآنی آیات پرنٹ نہیں ہیں۔ اس بات کا انکشاف تھانہ فیروز آباد پولیس نے جمعرات کو جنگ سے بات چیت کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے بتایا کہ خواتین نے جو کپڑے سلائی کے لئے ماسٹر عارف کو دیئے تھے انہیں تھانہ منگوا کر ایک درجن سے زائد افراد نے دیکھا ان پر کہیں بھی قرآنی آیات پرنٹ نہیں تھیں جبکہ خواتین کپڑے دس روز قبل ٹیلر ماسٹر کو سلائی کے لئے دے گئی تھیں اور بدھ کو وہ کپڑے واپس لینے کے لئے آئی تھیں جہاں ملزم نے ان پر ٹوکے کا وار کر کے شدید زخمی کر دیا۔ ملزم نے پولیس کو کئی بیان دیئے اور ہر بیان ایک دوسرے سے مختلف تھا جبکہ ملزم عارف نے ایک بیان میں کہا کہ میں نے خواب دیکھا تھا کہ دو عمر رسیدہ خواتین آئیں گی جو فلاں رنگ کے کپڑے زیب تن کئے ہونگی اور یہ خواتین قرآنی آیات والا کپڑا سلائی کے لئے مجھے دیں گی اور اس کے بعد میں ان پر ٹوکے کا وار کر کے انہیں زخمی کر دوں گا جس سے مجھے ثواب ملے گا۔ اس لئے میں نے اپنے خواب کے مطابق ان پر حملہ کر دیا"۔

اب اس واقعہ کو ایک نیا رخ دیا گیا ہے۔ اخبار جنگ کراچی کی ۲ اپریل ۱۹۹۶ء کی اشاعت کے مطابق "فیروز آباد پولیس نے محمد ارشد کی رپورٹ پر مسماۃ بشریٰ تاثیر کے خلاف توہین رسالت کا مقدمہ درج کر کے تحقیقات شروع کر دی ہے۔ مدعی محمد ارشد نے جو چھ ماہ سے ٹیلر ماسٹر محمد عارف کے پاس درزی کا کام کرتا ہے۔ ۳۱ مارچ ۹۶ء کو رپورٹ درج کرائی کہ ۲۶ مارچ ۹۶ء کو شام ۵ بجے مسماۃ بشریٰ تاثیر دکان پر آئی اور عارف سے کپڑے مانگے تو عارف نے ان کے کپڑے کاؤنٹر پر رکھتے ہوئے اسے استعمال کرنے سے منع کیا کیونکہ اس پر اسماء مبارک لکھے ہوئے تھے جواب میں مذکورہ عورت نے انتہائی غلیظ زبان استعمال کی جس پر محمد عارف قریبی دکان پر گیا وہاں سے گوشت کاٹنے والا ٹوکہ لا کر بشریٰ کو وار کر کے زخمی کر دیا۔ یہ واقعہ دیکھ کر میں اور میرے دیگر ساتھی رپورٹ کرنے کے لئے تھانے پہنچ گئے۔ پولیس نے محمد ارشد کی رپورٹ پر بشریٰ تاثیر کے خلاف توہین رسالت کا مقدمہ درج کر لیا"۔

یاد رہے محمد ارشد واقعہ کے پانچ روز بعد تھانہ پہنچا ہے اور توہین رسالت کا مقدمہ درج کراتا ہے۔

یہ خبریں بھی ملی ہیں کہ علماء نے اپنے ہتھکنڈے استعمال کرنے شروع کر دیئے ہیں اور تھانہ پہنچ کر پولیس پر دباؤ ڈالنا شروع کر دیا تھا کہ عارف کے خلاف کوئی ایف آئی آر نہ کٹنے پائے لیکن متعلقہ پولیس آفیسر نے ٹیلر ماسٹر کے خلاف زیر دفعہ ۳۰۷ مقدمہ درج کر کے ایف آئی آر کاٹ دی ہے۔ یہ دفعہ ارادہ قتل پر لگائی جاتی ہے۔ ادھر ملاؤں نے ۲۷ مارچ کو ایک جلوس نکالا۔ ۲۸ مارچ کو اخبار نوائے وقت کے مطابق سنی تحریک کے رہنما ملاں سلیم رضا نے عارف کی گرفتاری کو اسلام دشمنی قرار دیا ہے۔ اور اس کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔

احباب سے درخواست ہے کہ دونوں خواتین کی مکمل شفایابی کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو دشمن کے شر سے محفوظ رکھے۔ کچھ عرصے سے ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ پاکستان میں ہر خبیث کے ہاتھوں میں احمدیوں پر مظالم کا لائیسنس تھمایا جا چکا ہے۔ اس لئے پاکستانی احمدیوں کے لئے خصوصی طور پر دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ میں جماعت احمدیہ کے دو عہدیداروں کے خلاف

پاکستان ڈے کے موقع پر

ریلیاں نکالنے کی وجہ سے مقدمہ دائر کر دیا گیا

مقدمہ اسسٹنٹ کمشنر پولیس کے حکم سے درج کیا گیا

[پریس ڈیسک]: پاکستان سے آمدہ اطلاع کے مطابق تھانہ ربوہ میں مکرم مدثر احمد صاحب ناظم اطفال اور مکرم بشیر احمد صاحب صدر محلہ دارالصدر ربوہ کے خلاف ۲۳ مارچ ۱۹۹۶ء کی تقریبات کے سلسلہ میں ریلیاں (Rallies) نکالنے پر زیر دفعہ ۱۸۸ اور ۲۹۸/سی ایک مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ یہ مقدمہ پولیس کی ڈائری پر ہوا اور اسسٹنٹ کمشنر چنیوٹ کے حکم سے درج کیا گیا۔ ایف آئی آر کے مطابق ہیڈ کانسٹیبل محمد افضل متعینہ ربوہ نے اپنی ڈائری میں لکھا:

"مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۹۶ء کو بوقت ۸/۷ بجے صبح حسب ہدایت مدثر احمد صدر اطفال الاحمدیہ تمام محلہ جات میں ریلیاں منعقد کی گئیں۔ جبکہ ایک بڑی ریلی تعدادی تقریباً ۱۵۰ / ۲۰۰ قادیانی نوجوان و بچے زیر قیادت بشیر احمد صدر محلہ دارالصدر مختلف بازاروں سے ہوتے ہوئے عبادت گاہ محمود کے سامنے اختتام پذیر ہوئی۔ ان نے کتبے اٹھا رکھے تھے:

(۱) علم بڑی دولت ہے۔

(۲) لوگ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

(۳) تیری عاجزانہ دعائیں اسے پسند ہیں۔

علماء کرام ربوہ کا موقف ہے کہ قادیانیوں نے ۲۳ مارچ کے سلسلہ میں ریلیاں نہیں نکالیں بلکہ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء میں مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا تھا اس لئے قادیانی نوجوانوں نے حسب ہدایت اپنے قائد اس کی یاد میں ربوہ میں ریلیاں منعقد کی گئی ہیں۔ اگر یوم پاکستان کے سلسلہ میں منعقد کرتے تو یہ مذہبی کتبے نہ اٹھاتے"۔

چنانچہ اس رپورٹ پر اسسٹنٹ کمشنر چنیوٹ نے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس چنیوٹ کو خط لکھا.

Subject procession taken out by Ahmadis at Rabwah on 23 March 96. Memorandum: please find enclosed a diary prepared by Muhammad Afzal H.C.No: 1145 Police Post Rabwah and also the speech of Maulana Manzoor Ahmad Chinoti dated 29.3.96. You are therefore requested to take legal necessary action. If any breach of law has accured and violation of section 144 CRPC has been made.

چنانچہ اس حکم کی بنا پر اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس چنیوٹ نے انچارج تھانہ ربوہ کو مقدمہ درج کرنے کا حکم دیا جس نے مورخہ ۲ اپریل ۱۹۹۶ء کو مکرم مدثر احمد صاحب اور مکرم بشیر احمد صاحب کے خلاف زیر دفعہ ۱۸۸ اور ۲۹۸/سی مقدمہ درج کیا۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے چیئرمین، نائب صدر، اور جنرل سیکرٹری (مولوی منظور چنیوٹی) نے مطالبہ کیا ہے کہ ایف آئی آر میں جماعت احمدیہ کے قائم مقام امیر صاحبزادہ مرزا منصور احمد اور ناظم عمومی کرنل ایاز کا نام بھی شامل کیا جائے اور ملزمان پر دفعہ ۲۹۵ لاگو کی جائے اور ملزمان کو گرفتار کر کے مقدمہ چلا کر سزا کا فیصلہ کر کے سزا دی جائے۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

سیٹنگ و ڈیزائننگ۔ خلیفہ رواح الدین احمد